Title - GULISTAN BEKHAZAN MAROOF BA NAGHMA-E-ANDLEEB

Creator - Qutb Uddin Batin

Publisher - Nawal Kishore (Lucknow).

Date - 1875

Pages - 296

Subject - Tazkira Shora - Urdu.

بعون صناع مکین ومکان وفضل خلاق زمین و زمان
گلستان بے خزان
معروف به
نغمۂ عندلیب
مطبع نامی منشی نولکشور به طبع مزین مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خامہ نے جب دیا جواب سوال — روبرو رکھکے گلشن بے خار
منصفان زمانہ کہنے لگے — ہے گلستان بیخزان مین بہار
بلبل فکر پھر تو اسکے باطن — چھپایا یہ کہول کر منقار
نام تاریخی اس شگوفہ کا — نغمۂ عندلیب کہہ اسے یار
۱۲۹۱

مطلع انوار الواع صنعت حسن مطلع تجلیات غزل کائنات حمد اوس شاعر
یکتائی ہے جس نے بے مدد اوستاد بوقلمون مضامین بیت الغزل
عالم مین بحسن حُسن مقطع از مطلع تا مقطع ساتھہ ایک فکر کن کے بیاض
عدم سے لاکر قلم قدرت سے صفحۂ دیوان وجود پہ لکھین اور مضمون تازہ
خلقت خلقت طبع نادرہ سے پیدا کرکے بیت آمد و رفت نقش مثمن ہشت
بہشت معشر ہفت طبقہ و سہ آب چشم قصیدہ سحر ہرابہ لکھے ترکیب بند
شام و ترجیع بند خواب و بیداری بحر طویل کہکشان ہر ایک کو ہر ایک کے
موافق مسجع و مقفی و تضمین کیا پھر اس بحر سالم کو بحر ناپیدا کنار وجہ دعر و

وتوافی وحدت مین اس کثرت سے غرق بحر خفیف کرکے بغیر ناخداے عدد مانند
کشتی تباہی زدہ جو صورت ساحل مراد نہ دیکھے اسکی چشم کو باریک بین کیا پس ایسے
احکم الحاکمین کی صفت حمد بندۂ ناچیز سے کسی وضع ہو تو ان نہین لہذا عنان بارگی
مدعا طرف عرصۂ نعت معطوف کیجے جسکی حقیقت کا کچھ بیان نہین ہدیہ درود نا معدود
بروح پر فتوح خلاصۂ موجودات خاصۂ کائنات کیوان علم جبریل حشم یوسف شیم
موسی قلم عیسی دم ابراہیم ہمم یعقوب کرم ماہ عرب مہر عجم معدن فیض اتم مخزن جود پیہم
مطلع انوار قدم جناب حضرت سرور عالم احمد مجتبی محمد مصطفی ابن عبد اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وذریاتہ وسلم کہ تصنیف دیوان ہستی مخصوص جنکی ذات پاک کیواسطے
قادر مطلق نے کی اور اوراق پریشان نسخہ عالم کے صحاف توجہ آپکی نے رشتۂ لطف
سے شیرازہ بندی بر حق کی ایکنامہ باطن تو ایک خشک مغز تنکا جنکے ذات پاک کے
ثنا و صفت خود موجد عالم آئینہ رو نماے نیک و بد مجمل بے رنگ ازل و ابد یعنے
قرآن مجید مین فرماتا ہے پس تیرا کیا لب و لہجہ کہ میدان نعت مین سر کو قدم کرکے طے
منزل مقصود کرنیکو آتا ہے اور بھی عاجزی بجناب صحابۂ کرام اور یعنی شیخین
اور عشرۂ مبشرہ اور دوازدہ امام چہاردہ معصوم اور حضرت سید الشہدا اور جمیع
شہیدان دشت کربلا اور اہل بیت اطہار اور ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین کے شان مین لا اور تمہید تالیف کتاب مین مشغول ہو تا کہ تقریر سخن کو
نہ طول ہو چونکہ ساقی ازل نے سرشت اپنی خاک زمین میخانہ شعر اور آب آتشین
مضمون شرار آتش سخن ہواے شوق اس فن سے خمیر کی توسن صبا سے مخمور
بادۂ شوق اس شراب تند کا ہوکر اکثر بوتل بیاض کے مانند میخواران شائق بغل
مین لیکر پیر مغان میکدہ سخن جرعہ کش راوق مضامین نو و کہن جناب سید ولی محمد
نظیر کی مدام اثر ساغر چشم عنایت سے سرخوش صہباے نکات رنگین دل تھا
ہمیشہ فیض صحبت پیر مغان سے مست بادہ دقائق متصل ہوتا دریغا محفل میخواران
رحیق سخن وہ جگہہ آراستہ ہوتی ہے اور ہر ایک شراب خوار فکر مضمون کی طبیعت

نشۂ رنگین سے پیراستہ ہوتی ہے ہر صبحی کش مست دقائق صہبائے سخن بے
بیت و لعل شیشہ راوق اشتیاق زیر بغل اس رند نے بھی ساتگین بادہ پیر مغان سے
لیا دل عشق منزل کو مست راوق سخن کر دیا ساقیان خماری چشم مثل مرزا
اعظم علی متخلص با اعظم اور سید گلزار علی متخلص باسیر اوستاد مسلم اور مرزا
مہر صاحب جیسے بکرم اور ہر ایک محترم اک اک سامع کو نشہ شراب فکر سے رشک
خراب خم خانۂ خمار فرماتے ہین اس مدہوش خراب آباد مصطبۂ سخن کو بھی اوس
دور و بادہ مین مدام مخموری دو آتشہ مضمون بناتے ہین اوس عالم بیخودی مین
تذکرہ تذکرہ ہار رہتا جس مست کے دلمین جو آتا سو کہتا چنانچہ گلشن بیخار تالیف
نواب مصطفی خان متخلص بشیفتہ جو اول سے آخر تک دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ
حضرت ہین نوابی پر فریفتہ سبکو حقارت سے یاد کیا اپنی اوقات کو برباد کیا بجز
سات شخصون کے ہر ایک کے نسبت عبارت ہجو آمیز ہے اور اونکے زبان کی
چھری دور راست از دست و چشم بے آبرو پر بہت تیز ہے

بزرگش نخوانند اہل خرد	کہ نام بزرگان بزشتی برد

اور عبارت تذکرہ کی وہ مثل کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر تذکرہ اردو عبارت فارسی یہ
اونکی اور اونکے اوستاد کے عقل کا پھیر اور وہ سات صاحب بہ تفصیل یہ جنکے
سبب ذلیل یہ مرزا نوشہ متخلص باسد و غالب آشنای مومن خان متخلص
بصاحب و مولوی محمد صدر الدین خان متخلص بآزردہ نواب مصطفی خان متخلص بشیفتہ
مولف گلشن بیخار رنجو آشنا سے صاحب گلشن بیخار متخلص بہ نزاکت غلام علی خان
متخلص بوحشت مومن خان متخلص بمومن جنکا انتخاب کرنے والا حکیم قطب الدین
باطن پس جن صاحبونکا گمان احقر کے غلطی پر ہو گلشن بیخار کو ملاحظہ فرمائین
راست و دروغ واضح ہو جائیگا ایسی ایسی بے انصافیان جب نظر آئین تو
عاجز حکیم سید قطب الدین متخلص بباطن نے کہ مرید مولانا و مرشدنا مولوی
غلام نصیر الدین صاحب عرف میان کالی صاحب قبلہ سلمہ اللہ تعالی جو

رونق بخش دار الخلافہ شاہجہان آباد مین تعلیم وتادیب یافتہ بزرگان خود اور سید ولی محمد صاحب جو انکے اوستاد ہین ایک تذکرہ بجواب گلشن بیخار بعبارت اردو زبان جمع کیا جسکا نام رکھا گلستان بیخزان موصی الیہ نے عبث اور بیجا شوخیان اور کچ خلقیان کین کہ وہ صرف از راہ کین ہین سب درست کین اور ہر ایک کا حوالہ موقع پر دیتا گیا اور جو اکثر صاحب سخن مشہور تھے اور صاحب گلشن بیخار از راہ تبختر اونکو چھوڑ گئے اونکی کیفیتین لکھین چونکہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان مخبر صادق نے فرمایا ہے تو خدمت سیر کنندگان نسخہ ہذا مین یہ کمترین ہدیہ گذارش لایا ہے کہ نظر حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرماکر عاصی کی سہو اور غلطی کو قلم الطاف سے درست فرمائین اور شمشیر زبان طعن کو کہ جسکے زخم کا مرہم پیدا نہین بے نیام کام لائین خداوندا یہ تصدق حضرت سرور کائنات خاصہ خلاصۂ موجودات رحمت عالمیان صفوت آدمیان احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب ذی کرم اور جملہ نیک بختان صافی خصلت اور بزرگان خضر صورت اس نالائق کے گوہر کلام کو اپنے ابر نیسان کرم بے پایان سے درۃ التاج بادشاہان سخن کر اور گویون کو وہ ہدایت عنایت فرما کہ اون کی عیب گوئی و درازجوئی کو قفل دہن کہ آمین رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) احمد تخلص احمد بیگ نام گروہ قزلباش سے تھے حسن صبیح رکھتے تھے اور فن سپہ گری مین جوہر ذاتی پائی چنانچہ اونکی تیغ زبان کی آبداری نے سپر کاغذ پر یہ گل رنگین مثل گل زخم کھلائے

یہ غضب سے ہاتھ مین جب تو نے تیغ کھینچ لی	نہ اوٹھ سکا تڑپ کے بسمل سے یہ زمین پکڑی

(۲) احمد تخلص حافظ غلام احمد نام سرشت اونکی ملک پنجاب تھا اور کچھ حال واضح نہوا ہان وہ حافظ کلام اللہ تھے یہ شعر اونکے کلام سے خواہ نخواہ

گرہی ہین بخت اپنے نارسا — اوسکے پانون تک رسائی ہوچکی

۳ آبرو تخلص نجم الدین نام مشہور بشاہ مبارک ستارۂ مولد سعد و نیک الکا آسمان اولاد حضرت محمد غوث گوالیاری غفر اللہ تعالی ذنبہ یہ چمکا برج سکون دہلی سراج الدین علیخان آرزو سے باوجود قرابت قریبہ استفادہ سخن پایا شاعر قدیم ہین مزاج کے سلیم ہین اختر طبع سپہر تربیت لمعہ دکھاتا ہے شعشہ فکر فلک کاغذ کو مانند خورشید یون چمکاتا ہے گوہر سخن کو آپکے قلزم فکر سے آبرو نجم کلام سپہر کاغذ پر رنگ کوکب ہو بہو

سر سے لگا کے پانون تلک دل ہوا ہون عزیز — یہان تک تو فن عشق مین کامل ہوا ہون عزیز
نہ پوسے لبکے دل وہ جبد مشکین — اگر باور نہین تو مانگ دیکھو
نہین تارے یہ ہین گے شفق کی نقط — کسقدر صفحۂ فلک سے ہے غلط
شور ہے اسکے اشکباری کا — ابر و چشم تر فتیا مت ہے

۴ افصح تخلص آغا حیدر علیخان نام لکھنؤ انکی سکونت کا مقام اکثر اوقات محفل مشاعرہ مہاراجہ صاحب مین تشریف لاتے اور زادگان طبع عالی سے سامعین کو مسرور فرماتے حال ترتیب دیوان معلوم نہوا چونکہ اور اشعار بہم نہ پہونچے ناچار صرف دو شعر پر اکتفا کیا کہ شنتی نمونہ از خروارے یادگار روزگار رہے

درگذر اے خدا اتنے میرے عصیان سے — بشریت سے خطا ہوتی بھی ہے انسان سے
نہ خریدار کا حصہ ہون نہ حق بائع کا — مین وہ دانا ہون جو گر جاتے کف میزان سے

اصغر و امجد تخلص مولوی امجد علی خلف مولوی احمدی زیب جید دہلی بینو سواد تھے اپنے فن کے اوستاد تھے افضل فضلا سے زبان صاحب دودمان مضمون عمر عزیز کو بہ تحریر خوش صرف کیا زمانہ ماضی مین بحال نیک علم دین کا یاد حرف حرف کیا حضرت سید عبد اللہ صاحب بغدادی کہ اخص خاصان اولاد حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ سے تھے خرقہ خلافت اونکے سے ترن مبارک کیپرایہ دیگر باقی عمر کو بیچ فقر کے بسر لیگئے مہاناقصوان نے فیض انفاس متبرکہ سے

استفادہ کامل لیا احقر اونکے کلام سے مستفیض ہوا اور عجب لطف پایا بندیکو والد مرحوم سے بہت ربط تھا اونکا کلام اونکو اکثر ضبط تھا صاحب گلشن بیخار نے باوجود اس قرب کے یہ بعد اختیار کیا کہ ایک شعر ان حضرت کا برائے نام لکھا معلوم نہین کہ یہ کیا بدبات اونکے طبیعت مین سمائی کہ اکثر شعرا کی اسطرح برائی تحریر فرمائی چنانچہ ہر ایک کا نشان موقع پر عرض کیا جائیگا اور پتا دیا جائیگا دیوان فارسی اونسے غرض یہ مسئلہ فقہہ دیوان اردو سے بیان کیا اور انکے متانت کا امتحان کیا

خوب رویت کے آشنا ہین ہم — عاشق مظہر خدا ہین ہم
گرچہ خودی ہم سے دور ہو جاوے — حقکی سوگند پھر خدا ہین ہم
شہادت کا ازبسکہ ہے شوق دلمین — تری تیغ کو دمبدم دیکھتے ہین
مسافران فنا کب جہان مین آتے ہین — بلکہ خواب کی صورت کبھی دکہاتے ہین
یہ کسّے پوچھیے کیسی ہے وہ سرای عدم — جہانکو قافلہ آصفر چلے ہی جاتے ہین

آرام تخلص خیر اللہ خان نام خدنگ سار تھے عاشق جانباز تھے پہ سراسری بےچینی اور تمام عمر مانند زبان پیکان خشک کام رہے کبھی بشکل لب سوفار خندہ نکیا تو دہ چشم اونکا آماجگاہ ناوک قضا ہوا اور قد راست جو مثل تیر تھا صورت کمان خمیدہ ہو کر گوشہ تربت مین چلہ نشین رہا یہ نشانہ شست طبع اونکے سے تو دہ کاغذ پر لگا

جبین رکھنا تو غبار راہ رشک گلشن چھوڑ دے — خاک عاشق پہ چھنکتا کیون ہو دامن چھوڑ دے

آرام تخلص راے پریم ناتہ نام قوم کھتری ہنگام تحقیق اور کسی حال سے آگاہی نہوئی ایسا فرمایا جو لکھنے مین آیا

خون آنکھون سے نکلتا ہی رہا — دل کا فوارہ اوچھلتا ہی رہا
کیون دلا راری کہے آرام کی — ایک مجنون تھا سو چلتا ہی رہا

آزاد تخلص شیخ امیر الدین نام شاگرد غلام علی عشرت بریلوی طائران ہمصفا کے

دام فلک مین یون گرفتاری کی

بن ترے سیر چمن کو نگئے ہم ورنہ | خندۂ گل نے ہمین خوب رولایا ہوتا

آزاد تخلص میر فقیر اللہ متقدمین مین اور آدمی بہت ذہین ہین قید دنیا سے آزاد مرد ذی استعداد

سب صنعتین جہان کی آزاد ہمکو آئین | پرجس سے یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا

آزاد تخلص لالہ رام سنگہ نام ایک شخص تھے کہ بعد حصول علم لابدی قرص چشم روشنائی نظر سے نظری ہوا یہ شک حسرت چشم مایوس اونکی سے ٹپکا تازندگی نابینا جیسے غلامان طرح زادیون آزاد دیکھے

اندنون پیارے ترے طرز تکلم اور ہی | طور چشمک اور ہی وضع تبسم اور ہی

آشوب تخلص میر امداد علی نام فرزند میر روشن علی فردغ لاکلام از اہل دہلی اصلاح پذیر میر نظام الدین ممنون ہیندہ انکی منت کا ممنون ہون مولف اندانہ کلام مثل اوستاد خود ہین فقط دہ مرد کیا د شخص متین ہین سخن بفصاحت قرین ہین

ناوک غم سے چھنا یہان تک تن ہی ناکام کا
کنہ کے بوجہہ سے محشر تلک پہونچ نہ سکے
پاس الود گیئ دامن قاتل نہ کیا
دل کہین دیدہ کہین صبر کہین تاب کہین
ہے شوق زخم یارب کس خنجر آزما کا
یہ دیدہ و دل اوسپر مائل ہین میرے دونون

استخوان پہ میرے دہوکا ہے ہما کو دام کا
اسمین پردہ رہا ہم گناہگارون کا
کسقدر ذوق تپیدن سے پشیمان ہون مین
ہائے کتنا شب ہجران مین پریشان ہون مین
اب ہاے زخم دلپر غوغا ہے مرحبا کا
دشمن ہین میرے دونون ہین قاتل میرے دونون

آشفتہ تخلص عظیم الدین خان نام عرف بہوریخان انجام اصلاح پذیر میر محمد علی مائل اول عجب مرد شیدا وارستہ و آشفتہ دل طبیعت اونکی شوق شغل کسب باطن پہ مائل شاغل و شب بیدار و زندہ دل قصۂ عشق سید برات شاہجہان آباد انکے شاعر فکر کی اوستادی

نبی کو خاطر اصحاب کیون نہو منظور
کہ زیب و زینت محفل ہی چار یارون سے

ہے جلا اوس آئینہ رخسار کی گرد ظہور
منصفی ہی حسن کی عاشق سے زیبائی ہوئی

عین بیرنگی ہے آشفتہ بہ رنگ مختلف
آفت جان اوس گل رعنا کی رعنائی ہوئی

ایمان تخلص شیر محمد خان نام سپاہ ان حیدر آباد سے ہین ایسا سنا ہے کہ وہ بانکے شعرا کے اوستاد سے ہین جبکہ ناقوس آہ اونکے سے ایسی نوا آئی تو بر ہمن شوق سخن کا کیونکہ ایمان بجائے شعرا کا انکے سخن پہ ایمان ہے اونکے دین کا قائل ہر مسلمان ہے

روا ہی کون سے مشرب مین کہہ اے عشق نا منصف
دل پرویز خوش ہو خاطر فرہاد محزون ہو

ٹپک پڑتا ہی خون دل سے ایمان آنکھون سے
مئے گلگون کا جب دم بزم مین ساغر چھلکتا ہی

اوباش تخلص شیخ امیر زمان صاحب رئیسان لکھنؤ سے تھے یہان صاحب شاگرد غلام ہمدانی مصحفی یہ نظم انکی ثبت جریدہ کی

دل و دیدہ اپنے جو یار تھے سو وہ بحر غم مین پھنسا گئے
ہین جلنے چشم امید تھی سو وہ صاحب انکے چھوڑ گئے

آشفتہ تخلص مرزا رضا قلی صحبت سکونت معلوم نہوئی تو ناچار کیونکر تلاش کرے کوئی غرض جوان با سوز و گداز بعلم طب ممتاز محفل مشاعرہ آراستہ کر زلف شاہد سخن پیراستہ کرتے مشق طبع اسکے نے دست عنایت طور الشعرا جو سے گوشمالی پائی شعر انکا شستہ و رفتہ مضمون لاف و گزاف سے صاف صورت دکھائی طبع انکی اسطرح جنون افزا ہوئی جو سامعین کو وحشت پیدا ہوئی

جی تھا آنکھون مین یار تھا دل مین
یان تلک انتظار تھا دل مین

چہرہ کچھ اندنون غم پنہان سے زرد سے ہے
ظاہر مین کچھ مرض نہین پہ و لیکن درد ہے

چلا ہے کعبہ کو آشفتہ پارسا بنکر
خدا جو مٹی بیٹھائے اوسے خراب کرے

مر گیا اک صنم پہ آشفتہ
موت ایسی خدا نصیب کرے

اویسی تخلص شاہ محی الدین نام صوفی زادگان بریلی مقام عنان سمند قدم کو طرف دکن معطوف کیا بسبب عدم تحقیق اور حال کا لکھنا سخن نے موقوف کیا

باغ مین گلعذار ہو فصل بہار ہو نہو
مین ہون وہان غزل سرا بلبل زار ہو نہو

آشفتہ تخلص میر منور علی خلف سید علی نواز سادات رشید قدر بارھہ سے ممتاز مقام تولد دہلی علم طب مین مہارت اچہی اس علم کا فیض حکیم حیدر علیخان سے پایا یہ نسخہ مفرح واسطے فرحت خاطر مریضان شایق سخن ہاتھہ آیا

پرسش حال نے پہر یاد دلائی اونکی
گور مین بھی پس مردن نہ کچہ آرام آیا

اجل تو نے کیا کیسا مجہو شرمندہ قاتل سے
تماشا تہا اوسے میرے تڑپنے کی اذیت کا

جو نامہ بر گیا وہ گیا اپنی جان سے
اب جیمین ہے رقیب کو ہم نامہ بر کرین

ہے وصل مین بھی فراق کا غم
ظاہر مین ہون پاس پر جدا ہون

ہے بلا دکی سادگی مین بھی شوخی
میرے خون دل کو حنا جانتا ہے

غش ہوسنگے ہم آشفتہ تاب رخ جانان سے
پوچہیگا قیامت مین دیوانو سے کیا کوئی

انشا تخلص میر انشاء اللہ خانصاحب خلف میر ماشاء اللہ خانصاحب مولد مرشد آباد فیض خدمت سعادت علیخان سے آباد فن شعر دستگاہ کمال تہی جودت و موزونی طبیعت بہر حال تہے مختصر وسنگے قافیہ تنگ کرتے عجب عجب رنگ کرتے شوخی و تندی وطباعی ذہن کی سبب ہمنشینون سے سبقت لیگئے انکے فکر سخن سے اہل سخن حسرت لیگئے ماشاء اللہ کیا مضمون ہے کہ اللہ کہکر ہر اک مفتون ہے

اوس سے خلوت کی ٹہر جاتی تومین اللہ سے
واسطے دودنکے عرش کبریائی مانگتا

جبکہ تیرے مہو تجلی کو غش آیا
لوگون نے کہا حضرت موسی کو غش آیا

جسوقت وہ یوسف سے ہم آغوش تہا اوسوقت
سنتے بہی تہے نام زلیخا کو غش آیا

چلتے ہے حرم کو رہ مین ہوا اک صنم پہ عاشق
ثواب حاصل یہ ہوا عذاب اولٹا

وفورنشہ سے انشا کو غش آیا ہے اے ساقی
شراب پر لگا کی کر دی منہ پہ تڑپتے جا

جگر کی آگ بجہے جس سے جلد وہ شے لا
لگا کے برف مین ساقی صراحی مے لا

نزاکت اوس گل رعنا کی دیکہیو انشا
نسیم صبح جو چہو جاے رنگ ہو میلا

لگی یہ سروی پٹری ہر اک ستارہ جم گیا
کانٹے عرش برین سارہ یکا سارا جگیا

روشنی بخش بہر سو سخن و اہل سخن سے محبت کمال مہر سخن اوس صاحب جلال کا سب بے زوال یہ ذرہ خورشید فکر اوسکے سے آسمان کاغذ پہ چمکا یہ فرمان قضا جریان ناظم سخن سکے نام جاری ہوا

آئے جو خواب مین بھی وہ یوسف لقا تو پھر
اسے آفتاب دولت بیدار سمجھیے

آفرین تخلص شیخ قلندر بخش نام از سکنا سے سہارنپور او نکشف حال انکے سے باوصف تلاش مجبور تھوڑا سا حال طبع سخن آفرین سے لکھا میری جرات کو دیکھیے کہ کہان سے لایا کہین سے لکھا

پہنچا چمن مین تو اب آفرین کہ جون غنچہ
لبو نمین اوسکے نہان ہی بہار خندہ وگل

انتظار تخلص لاعلم شاہد مراد حال جلوہ نما ہوا ہر چند اوسکی تلاش مین کیا کیا ہوا دو شعر جو ہاتہ آتے ہین ثبت دفتر کیے جاتے ہین انکشاف کیفیت انتظار کا کہان تک منتظر رہون انسب کہ طول سخن مختصر کرون

جو ہین بہار گل کے قفس مین خبر گیئ
بلبل بہی سنکے ایسی ہی تڑپی کہ مر گیئ
کنج قفس مین جاکے بناتا ہون آشیان
سیر چمن کے دل سے ہوس اسقدر گیئ

انیس تخلص امیر الدولہ نوازش خان میر نظام الدین ممنون سے شعورہ سخن عیان مضمون سخن انکا ہر ایک نفیس ہوا شعر اسی مطارحات مین یون انیس ہوا

کشتی سے اپنے چرخ خبردار رہ کہ اج
رونے لگے سرشک دیدۂ طوفان فشان ہین
پرکالۂ آتش تھا وہ رخسار انیس آہ
چہرہ جو غضبناک ہوا اور بھی چمکا

آفاق تخلص میر فرید الدین نام تلمیذ پدر ثناء اللہ خان فراق زمرۂ موزونان مین شہرہ آفاق

ہاتہ کا اوس کے خط لکھا لایا
تیرے قاصد مین ہاتہ کے صدقے

انور تخلص ولی محمد خان نام مذاق فارسی طرز کلام سے عیان گلخن فکر سوزان پرکالہ مضامین شرر افشان

ایسی جان بخش ہوا نسیم گل کی آئی
قصہ پرواز مین ہین طائر تصویر کے پر

آگاہ تخلص میر حسن علی نام گلشن بیخار سے ظاہر ہوا کہ قصبہ پرداران شاہی مین شاہ سے بسبب ذہانت وطباعی بہت فنون مین صاحب دستگاہ تھے داستان زادگان طبع افسانہ خواب شایقین سخن افسانہ سخن برای صاحب شوق مستحسن

ہان تیغ کھینچ اے بت نازک مزاج تو
مرنے کو آج یہ بھی گنہگار گرم ہے

امانت تخلص امانت رائے نام مولد ومنشا نامعلوم الاقیام پذیری دہلی مفہوم نقد سخن اس طرح امانت رکھا صراف فکر سخن کا قائل ہوا

تشریف یان نہ لاؤ پر نامہ بر تو بھیجو
مت لو خبر ہماری اپنی خبر تو بھیجو

آگاہ تخلص لا اعلم طرز کلام سے ثابت ہے کہ مذاق سخن پر طبیعت ملتفت ہے فکر سخن ناگاہ ذکر مضمون سے آگاہ

باتین بنا بنا کے نہ کیجے نباہ کی
منہ دیکھو اپنا سیکھو ابھی رسم چاہ کی

امجی تخلص روشن بیگ نام برادر خورد حمید الدولہ ادب یافتہ نصیر سخن الکا غلطی سعنی تخلص کو نظیر

جی دہڑکتا تھا کہ پہونچین نہ آجامے لچک
ہاتھ سے چھوڑ دیا مین نے تراجبان کے ہاتھ

اثل تخلص میر عبد الجلیل نام سادات دہلی کے دلیل نام خارج سے ظاہر ہوا کہ اوستاد کو ظاہر نہ دیکھا باطن مین استفادہ حاصل کیا یہی ایک مطلع مشہور تر عام وخاص پایا وہی میرے لکھنے کو بھی ہاتھ آیا سخن کے نشے مین اثل ہین اس یل کو کیا کیا بل ہین

زلف سے چہرہ پہ یا جنجال سے
جنبش ابرو سے یا بھونچال ہے

امجد تخلص مولوی امجد نام بجز اسکے اور حال نہ کھلا تو خامہ عاجز کا دم بند ہوا اور سب پردہ ڈھنکا

جنگلہی آپکو دیکھون ہون مین جون قطرۂ اشک
اپنی نظروں سے بھی امجد مین گرا جاتا ہون

اثر تخلص حسین علی خان نام نور چشم مرزا حیدر بیگ خوش کلام سر ادب کا آگے

شیخ امام بخش ناسخ کے چھکا یا جب ایسے متانت کا مرتبہ پایا صاحب گلشن بیخار آپ
کہتے ہین کہ یہ اشعار اونکے شہرت تمام رکھتے ہین جسکا ذکر اپنی زبان پر خاص و
عام رکھتے ہین اس غزل مین جو شعر اچھے تھے وہ نہ لکھے اور پھر اکثر لکھتے ہین کہ ہم
انصاف سے نہین گذرتے اور کسیکو بیجا نہین کہا واہ وا کیا خوب فرمایا فعل یہ قول وہ
یہ کہنا اور ایسا کرنا احقر نے اس حال کو دیکھکر اکثر مقامات مین اونکی منصفی اور
بے منصفی کو گلستان بیخزان مین مقابلہ کیا اب اہل انصاف چشم منصفی سے اونکی
منصفی اور بے منصفی کو غور فرماوین مشار الیہ نے کیسا بچا دلہ کیا یہ دو شعر گلشن بیخار
سے لکھے پر خامہ نے بڑی تکرار سے لکھے

بسکہ ورد آنکھون پہ نام اوس تابان کا ہم — بنگیا آخر مرے تسبیح کا جو دانہ تھا
سنکے غل شب تا در زندان وہ آکر پھر گیا — شیون زنجیر خواب بخت کا افسانہ تھا

بخدائے لایزال بندہ کسی سے کد اور کاوش نہین رکھتا کون کہتا ہے کہ انصاف
مرے سخن سے تراوش نہین رکھتا اب جائے غور ہے کہ اچھے اشعار کا یہ طور ہے

رات بھر مجھکو خیال عارض جانانہ تھا — آفتاب روز محشر یان چراغ خانہ تھا
برسون بعد از مرگ بھی سوز غم جانانہ تھا — شمع تھا ہر استخوان میرا ہما پروانہ تھا
تھی ہماری خون کی پیاسی یار بن بزم شراب — چشم شیشہ اپنے نظر مین رات بھر پیمانہ تھا
درس وحشت تھا بیاض چشم آہو سے مجھے — گوشۂ صحرا ابھی طفلی مین مکتب خانہ تھا
تھا شریک مرگ شب فرقت مین یہ سامان جشن — سینہ کوبی خلق کی شادیکا نوبت خانہ تھا

اثر تخلص سید محمد میر نام برادر حقیقی حضرت خضر شعر الخواجہ میر درد جو اپنے عالم مین
یکتا دو چند از کار دنیا سے دست بستہ دل سوے عقبیٰ کشادہ بہت دن گذرے
کہ جہان گذران سے گذرے دیوان اونکا نظر کمترین مین کہان سے گذرے چند
شعر فیض ایک رفیق سے حاصل ہوئے وہی اس دفتر مین داخل ہوئے

مر تو چلے کہان تلک اب در گذر کرین — یا ہم نہین اس آہ مین یا آسمان نہین
اور تو کوئی نہین دام و قفس دامنگیر — تنگ آیا ہون فقط دلکی گرفتاری سے

وشریف تھے حریف وظریف تھے

اپنی تو وہی عید ہے جس روز کہ ہمدم نکھڑا نظر آجاے لب بام کسی کا

امین تخلص خواجہ امین الدین نام از مردمان عظیم آباد مرد قانع و صابر و متدین وآزاد نقد سخن کے امین ہین مرد کامل ذہین ہین

مرتے ہین ہم تو اوسکے لب آبدار پر گر آب زندگی ہو تو مارین ہین دہار پر
صبح گر صبح قیامت ہو تو کچھ پروا نہین ہجر کی جب رات ایسی بیقراری مین کٹی

احسن تخلص مرزا احسن علی نام سرکار نواب آصف الدولہ بہادر مرحوم بزمرہ شعرا انکو کر نخل طبع انکا آبیاری عنایت سجدہ گاہ شعرا سے باور رکھتے ہین کہ مرشد شعرا سے بھی فروغ پایا بلبل طبع انکا چمن کاغذ مین یون چہچہایا

حسن پر اسنے پہراک مہ پارہ گرم لاف تھا گھر سے وہ خورشید رو نکلا تو مطلع صاف تھا
سجدہ گہ ہے خاک احسن ہتو سارے خلق کی دی تھی اس نے جان کسکے حسرت پابوس پر

امین تخلص میر محمد امین نام وطن شہر بنارس سخن مین ایسی دست رس
دل سے کہدو کہ آہ سرد کے ساتھ ٹھنڈی ٹھنڈی چلے تو چل نکلے

احسن تخلص احسن اللہ خان نام جہان آبادی قریب لاہوری دروازہ مسجد سرہندی مین رہتے تھے ایام شباب مین روبرو محراب ابرو کسی بت کے حق سجدہ قضا ادا کیا جا نماز کو مرگ چھالا قرار دیکر اذان سے بانگ ناقوس ملاکر آخرکار زنگ کفر آئینہ دل سے جدا کیا زنار دار عنصر فکر انکا طرف مشرب سخن یون ایمان لایا اور توبہ گناہ سے کرکے مسلمانی پر جان لایا

اوسکی گلی مین احسن شب چوری چوری جانا یہ چال ڈھال تیری خانہ خراب کیا ہے

اسیر تخلص لا اعلم ایک شخص ہین دہلی کی عجز و آدمیت کی عادت ہے شاہ نصیر کی اون پر عنایت ہے امیر مزاج انکا فقیر پرور ہے اونکی سخن کا یہ بیان سرآمد ہے

ایسے تشنہ گلو پر ہی چہرا دیکھیو قاتل بے آب کہین خنجر بران نہوا ہو

اصغر تخلص مرزا اجاد علی نام از گروہ قزلباش میر حسن صاحب مثنوی سے اونکو

ملی شاباش شاہد طبع انکا بستر کاغذ پر یون جلوہ نما ہوا آئینہ کاغذ مین جمال محبوب سخن اس شکل وا ہوا

بزم مین اوسکے جو شب چاند کاغذ کو چلا	اوٹھ کے محفل سے وہ ہین وہ بیتہ مضطر چلا

امیر تخلص امیر الدولہ ظفر جنگ بہادر چھوٹے بھائی نواب آصف الدولہ مرحوم مغفور بہادر پہلے اوج عہد غلام قادر خان سے شہر دہلی مین مجلس مشاعرہ کرتے تھے اور کلام شعرا بشوق دل کان دہرتے تھے

یاس و غم و آرزو جو یہ سب چیز ہے	بل ہے تماشا صلہ دل بھی عجب چیز ہے

اختر تخلص میر اکبر علی نام روشن ستارہ کان سپہر شاعری ہے انشائے ساخت آتشبازی مین گلہائے بوقلمون صفحہ آسمان کاغذ پہ مانند مہتاب وین کھلاتے پہلجھڑی مصرعہ موزون کے جبا نگی طبع سے سر کے طبیعت اشعال مضامین یون بہلاتے ماہ مزاج انکے نے خورشید لطف قلندر بخش جرات سے کسب ضیا کیا ستارۂ فکر انکا فلک کاغذ پر اس طرح چمکا قلم منشی طبع سے اسطرح گل چھوٹے جیسے تماشائی کا جی ایسا خوش ہوا غم بھولے

تماشے کی ہے جا ٹکڑا نیسے جو لخت جگر نکلا	عجب یہ نخل ہے جس مین کہ شکل گل ثمر نکلا

الفت تخلص لالہ منگل سین نام کایتھون عظیم آباد سے ہین مشرف دہلی مین اصلاح سخن مین شاگرد قلندر بخش جرات جیسے استاد سے ہین عاشق طبع معشوق سخن سے یون الفت کرتا ہے اور معشوق سخن عاشق طبع سے اسطرح محبت کرتا ہے

ہر قدم پہ یان تلک آنے مین سوسو ناز ہے	کیونکہ نہ گھبرا جائے دل شام و سحر دو چار کے

ارمان تخلص جگر بند جعفر علی حسرت از مشاہیر دیار مشرق اور ارمان دل یون مبدل بحسرت

تا سر بالین اوسے آنا قیامت شاق ہے	یہ دل بیمار جسکا منتظر ہے مشتاق ہے

لطف تخلص محمد علی نام تعلیم پذیر شیخ ابراہیم ذوق شاگردین اور اوسکے سخن غم والم اوٹھانے کا شوق

تھا تحمل اگر اوسکے ناز کا تو پھر
الم فریفتہ کیون ایسے نازنین کے ہوا

اسعد تخلص مرزا اسعد بخت نبیرۂ حضرت شاہ عالم طبع سعید اونکی یون خوبی پرداز و خیر خواہ عالم

تو اسعد غضب ہے کہ ہاتھون سے تیرے
نہ تسبیح چھوٹے نہ زنار چھوٹے +

الہام تخلص شیخ شرف الدین نام لکھنوی سنا ہے کہ فکر فارسی انکی خوب تھی سخن مین عالم غیب طبع سے یون الہام ہوا زمرۂ شعرا مین انکا نام مشہور عام ہوا

ارے بیکسی تیرے قربان ہون
برے وقت مین ایک تو رہ گئی
نگہ وہ دشنہ کہ طعنہ کٹار پہ مارے
مژہ وہ تیز کہ خنجر کو وہ ہار پہ مارے

اسد تخلص میر امانی نام بیشتر دہلی انکے قدم کی برکت سے آباد تھا کہتے ہین کہ خامہ سجدہ گاہ شعرا انکا اوستاد تھا بسفر لکھنو وہان قطاع الطریق سے کسی نے شکار کرکے منزل اول پونہچایا افسوس کہ اسد پنجۂ اسد قضا مین پھنس کر ہمیشہ عدم کی سیر کو گیا عنصر مزاج انکا نیستان کاغذ مین یون نعرا[ن] ہوا نزد لوگونکا طائر ہوش پران ہوا

بزم بتان ہو جام ہو خلوت ہو پھر تو بس
کافر ہون گر وہان مین خدا کا بھی ڈر کرون
جون تون اسد کو لاتھی اوسکے گلی سے ہم
خانہ خراب راہ مین آکر مچل گیا

اکبر تخلص اکبر خان نام چھوٹے بھائی نواب محمد مصطفی خان صاحب تذکرہ گلشن بیخار کی کتاب مذکور سے واضح ہوا کہ عرصۂ قریب سے انکو چرچے شعر واشعار کے مومن خان انکے اوستاد ہین جنکو بہت کمال یاد ہین

سوچے حضرت ناصح کوئی تدبیر وصال
حیف چارہ نکرے آپ سا دانا دل کا
جنون عشق کا درمان نہو کسی سے کبھی
کچھ علاج کرے جاکے چارہ گر اپنا
قتل کیا اسنے اکبر کو چھپایا گھر مین +
بار ہے اوسنے مجھے جانے ندیا اور کہین
ہون صید دام دیدہ مین صیاد در گزر
عرفات مین وہم ہے کہ فریب کمین

افسوس تخلص میر شبیر علی نام خلف میر مظفر خان لاکلام بسرکار انگریزی کتب فارسی کا ترجمہ بزبان اردو کرتے اور اپنی زندگی کے دن اسطرح بھرتے

قفس سے چھٹنے کی امید ہے نہین افسوس | حصول کیا ہے جو مژدہ بہار کا پہونچا
کچھ بات تم سے کہہ نہین سکتے ہین حیف | مدت مین تم ملے ہو تو غیرونکے گھر ملے

اختر تخلص لا اعلم ہر دو شریف آفتاب مزاج انکا مشرقستان سخن کا سیارہ تھا اونکے چرخ طبع پہ مضمون کا چمکتا ہر ستارہ تھا کوکب مضمون آسمان کاغذ پہ یون چمکتا ہے نجم سخن صحن فلک پہ اسطرح دمکتا ہے

پیچھے بھی ہٹ ہوئی دل سے کہ ہٹا لیکن | نہ تیرے کوچے سے ہرگز قدم اوٹھا میرا

آزاد تخلص شیخ اسد اللہ نام شاگرد مولوی کرامت علی شہیدی ذوالاحترام ہر روزگار پیشہ طبیعت گو مضمون سخن کا سدا اندیشہ

کسطرح باندھون کمر موئی میانکی عشق مین | نقد ہستی توشۂ راہ عدم ہو جائے گا
کوثر سے ابھی جا کے میرا سلسلہ ملجائے | ہات آئین جو نقش سم دلدل کے پیالے
شمع سان داغ دل آزاد روشن ہوگیا | جو بدن مین خون تھا وہ جای روغن ہو گیا

ارشاد تخلص انور علی نام اور حال کچھ روشن نہوا طبع منور اونکے نے رخ شاہد مضمون یون چمکایا

خنجر سے دیون جین نہین ہے رسم پھیر کر دیکھنا | قتل کر کے منہ نہ دکھلایا بہت اچھا کیا

اوستاد تخلص شیخ محمد بخش نام متوطن بریلی طفل سخن نے انکے طبع کا شاگرد ہو کر ایسی قاعدے سے بسم اللہ کی

تصویر مین ہو جو کیونکر کھنچے وہ ٹھیک نقشہ مین | شبیہ یار کھنچوائی کمر بگڑی دہن بگڑا

اسیر تخلص میر مظفر علی نام خدمت ناظرین گلستان سخندان مین محرر التماس کرتا ہے کہ انکے سلسلہ سخن کا شور ہر گوش عالم قیاس کرتا ہے صاحب گلشن بیخار انکی طرف سے پنبہ غفلت در گوش انکے شراب سخن کی کیفیت سے بیہوش ایسے اوستادان مسلم الثبوت کی صفت مین لب وا نہین کرتے تو فی الحقیقت

یہ صاحب اپنے حقیین اچھا تخمین کرتے چونکہ یہ کمترین طبیعت اپنی کدورت سے پاک رکھتا ہے اور ایسے نامضمون کی دور سے تاک رکھتا ہے لہذا حتی الوسع تک درگذر کے ہر ایک صاحب کا حال عرض کرتا ہے اور عرض کرنے کو اپنے پر واجب کیا بلکہ فرض کرتا ہے طائر مضمون انکے دام فکر مین یون اسیر ہوئے پابند سلسلۂ اعتقاد پیر ہوئے

دل چاک چاک ابروئے خمدار نے کیا
کعبہ کو کربلا تری تلوار نے کیا

تارے بنے ستارے گری جتنے کفش سے
رستے کو کہکشان ترے رفتار نے کیا

پتھر کے پھول مرقد فرہاد پہ چڑھے
روشن چراغ لالہ کہسار نے کیا

اعجاز چشم یار نے مردے جلا دیئے
کار مسیح مردم بیمار نے کیا +

حاکم علی سے قمر کو رجعت ہوئی اسیر
شق القمر جو احمد مختار نے کیا

اعظم تخلص مرزا اعظم علی نام از ارشد تلامذہ خواجہ حیدر علی آتش متوطن الہ آباد محلہ صدر مین بعہدۂ محرری ممتاز ہین عرصہ دراز ہوا کہ عاصی کو بھی اونکے خادمون کے خدمت مین بعقیدہ صدق وبدرجہ احسن نیاز ہے سن شریف قریب شصت سال لاغرتن کشیدہ قامت خوش حال فکر انکی ابکار خوش ہمیشہ بمحفل مشاعرات تشریف لاتے ہین اور اشعار طبع زاد وطرح سے گوش سامعین کو مسرت اندوز فرماتے ہین اکثر شائقین بصیغہ شاگردی مستفید ہین اور اونکے بہت سے شاگرد رشید ہین

کہا کہ گرمی بھی ہوتی ہے وصل مین جانی
یہ بند باندھ کے اونکی قبا اوتاری رات

بڑی رفیق تھی لوگونکو اعتبار مین روح
رفیق پر نہوئی قبر کے فشار مین روح

غبار ہے میرا صحرا مین کوسے یار مین روح
نہ ہے قرار مین لاشہ نہ ہے مزار مین روح

سیکڑون لالہ رخون نے بھی جلایا مجھکو
سکہ داغ ملے ہین مجھے چندا ہوکر

خاموشی دیوانہ ہے اثر سے باہر
آواز بھی ہوتی نہین زنجیر سے باہر

اعظم جو خاک ہو تو بحق الہ مرا اب +
یا تو نجف کی خاک ہو یا کربلا کی خاک

جھونکے نسیم مصر کے کنعان تلک گئے	بوئے گل مراد سے کوچہ مہک گئے
عشق نے بعد فنا بھی مجھے نعمت دی ہے	ہڈیون نے مرے کتون کو حلاوت دی ہے
اسکو لازم ہے کہ صدمہ ہو نسیم بچاؤ انسان	روح کچھ دی نہین ڈالی ہے امانت دی ہے
بچ جہان مین خاطر نازک ضرور ہے	بچ کر چلا کرے میری کشتی حباب سے

ارمان تخلص لالہ لچھمن لال نام احقر العباد کایتھی کام پر یہ خوف آتا ہے کہ بعض لطف فرمانے والے ایسا ارشاد کرینگے کہ یہ ہر بار ایسی گفتگو کیے جاتا ہے جبکو سب یاد کرینگے صاحب گلشن بیخار ترقیم فرماتے ہین اپنا حسن تو کیا بلکہ قبح جتاتے ہین از کایتھان دہلی ست مرد زیرکے بودہ این بیت ازو ناچار نوشتہ شد الخ اس ناچار نوشتہ شد کو غور فرمانا چاہیے اور کس کس پہلو کی کروٹین بدلنا چاہیے انھون نے کیون جبر اختیار کیا خواہ نخواہ اپنی طبیعت کو ناچار کیا کسی کے برا لکھنے سے کیا فائدہ مگر انکا دیکھا یہی فائدہ

ہمدم ہون مجھسے یہ کہتے ہو نہ تو یار سے مل	اسکو سمجھاؤ ذرا یہ کہ نہ اغیار سے مل

آزردہ تخلص مولوی محمد صدر الدین خان نام خامہ عاصی نے باوصف دو زبانی انکی صفت مین قاصر ہو کر مختصری پر اکتفا کیا وہ بڑا تیز ہوش دانا و عاقل و ہوشیار و دوربین ہے میرے نزدیک اوس عاقبت اندیش نے اچھا کیا آغاز زبا نیکی خوبیون کا انکی ذات مقدس پر تمام ہوا صاحب گلشن بیخار کا کلام ہر چند مشہور خاص و عام ہوا تیپر انکی صفت کا نہ انجام ہوا اونکو کیا اپنی پختہ مغزی پر خیال خام ہوا تمام تذکرہ مین ان صاحب سے زیادہ کسی کی تعریف نہین لکھی سب بجا اور مزیب و درست خبر یون ہی سہی فکر آزردہ مضامین شایستہ سے شائقین کو دلشاد کرتی ہے اور بزم کاغذ مین سامعین کے روبرو دیون ارشاد کرتی ہے

گو اسیری مین ہون پر مثل اسیر تصویر	نے غم قید نہ پروا ہے رہائی مجھکو
اوبھنے کو بلا مین آپ ہی کچھ خبر ہے عجب	لگایا ہات کس نے آپ کے زلف پریشانکو

تیرے مجروح کے سینہ مین کچھ گرمی سی باقی ہے	وہین بس ہوگیا ٹھنڈا جو کھینچا تیرے پیکانکو
اوس شوخ سے مربوط بہت سہل سہی ہوتی	گر ہم بھی سبک حرکت نا اہل سے ہوتے

مولویصاحب مضارع امر کن مین مصدر ایسے افعال کا ہونا ٹھیرانے ماضی و حال کو مجہول جاننا استقبال اپنے رسم کا معروف کرنا اپنے کلمہ کو سبکے فعل سے اپنے ضمیر مین مستقبل سمجھنا اور فعل جدید کا فاعل ہونا کیا لازم ہے کہ متکلم کو موضوع و متعدی کہنا مضمون غائب کو حاضر پوچھنا نفی کو اثبات بغیر اسبات ثبوت کہنا مشتق کو مطلق دیکھنا فتح کو نصب اور نصب کو فتح کسرہ کو جمع رفع کو تشدید یہ قبیح اوغام کو جزم سکون کو جر وقف کو مفتوح مضموم کو مکسور مکسور کو مفتوح کہکر پیش آنا اور پھر اپنے تئین دائرہ عقل سے خارج نہ گننا اور ساکن کو متحرک متحرک کو ساکن بولنا اور عالم متبحر کہلانا اور اس لن ترانی سے ساکن ہونا زبردستی سے کلام کو زیر و زبر کرنا سبحان اللہ اس نالایق نے نہ صرف صرف مین اپنی عمر کسی نحو سے صرف کی نہ دریافت معنی حال و استقبال حرف بحرف کی نہ بحث نفی و اثبات کا ثبوت جانی نہ تکرار مصدر و اشتقاق کی کیفیت پہچانی لیکن بانی ذی علمون کے گوش گزار ہے کہ لفظ صحیح حرکت برقرار ہے متحرک نہ ساکن ہر شہر و دہر وامان اور مولوی صاحب باوصف علم و فضل کیا غلط لفظ فرماتے ہین با این فضیلت و بکمیت کیا کلمہ لغو زبان پر لاتے ہین سہ گر ہم بھی سبک حرکت نا اہل سے ہوتے تو تصریح ساکن اس مصرعہ مین ناموزون ہند ہا اگر یہ کہیے کہ اساتذۂ قدیم سے کسی نے لکھا تو اونکے عہد کے بہت بول چال فی زمانا متروک ہے اور اون لفظون کو سب چاہتے ہین اسی بھی لکھین تو چوک ہے اور اوس وقت مین وہ لفظ فصیح ہے تو اس زمانے مین قبیح ہین جو قبیح ہین لیس اونکے نزدیک اب بھی فصیح ہین اور اگر یہ نہین سمجھتے تو اس لفظ پر خصوصیت کیا ہے اور الفاظ مثل ہلک اور تنک اور تئین اور سیتی پر بھی نظر چاہیے یہ کیا حرکت ہے کہ متحرک کو تو ساکن لکھین اور لفظونکو ترک کرین اگرچہ ہر مصرعہ سے خطا کے

بزرگان گرفتن خطا ست ؛ لیکن خطا اگر راست آید تاہم لاف خطا نہ کہ راست نہ آوے تو بھی اوسے خطا نہین صاف خطا اگرچہ فارسی مین کسی شاعر نے ساکن لکھا وہ اپر سے ہے لکھا اور بن لکھا تو وہ برہان قاطع نہین ہوتا گو جو لکھا ہوا نہین ہوتا مگر غیاث اللغات مین ملا فوقی کا شعر پایا سو وہ بدین عبارت ہاتھ آیا اور سبے پایا حرکت بفتح اول و ثانی و ثالث نہ بسکون ثانی چنانچہ مشہور است لیکن بعضے اوستادان نوشتہ اند مگر بہتر نیست ملا فوقی گوید

زبس خوش حرکت و شیرین ادا بود ۔۔۔ کہ گر بید او تیرسے خوشنما بود +

الخ پس بہر حال ثابت ہوا کہ لفظ حرکت متحرک ہے ساکن نہین اسپر بھی صاحب تذکرہ وحشتمائی سے صاحب باطن نہین اب شعراے زمانہ حال کے شعر واسطے برہان کے عرض کرتا ہون اونکا لکھنا اپنے اوپر فرض کرتا ہون شعر لقا از گلشن ہجار جسکے بمقابلہ یکہ بکہ تکرار کیا خط اوسے لکھیے حرکت ہاتھ سے کم ہے ۔۔۔ خامہ بھی مرے ہاتھ مین انگشت شش ہے

شیخ امام بخش ناسخ مرحوم فرماتے ہین اور لفظ صحیح زبان پر لاتے ہین

یہ جسم زار بحرکت پیرہن مین سے ۔۔۔ سب مجکو جانتے ہین کہ مردہ کفن مین ہے

لیکن جو صاحب بہت علم رکھتے ہین اونکو یہ زعم اسلیے کہ ہم بڑے عالم ہین اور تقریر زبان سے ہر ایک کو قائل کر دینگے خود سمجھ ہو جاینگے جا بیجا لفظ پہ خیال نہین ہوتا اور بندہ بے علم محض یہ بات خیال مین آئی خدا جانے غلط یا صحیح ہے کچھ اعتراض نہین کیا ایک بات عرض کی ہے اس سے کچھ کمال نہین ہوتا احسن تخلص اسم بامسمی ہمصر آبرو صاحب گلشن ہجار کو شاید شبہ واقع ہوا جسپر یہ گفتگو اس بیت کو مشتہر کیا یہ آبرو یا ظرافت اونکی ہے یا در حقیقت درست ہے لیکن اسکے شوخی مزاج سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریر انکی اس چالاکی مین سست ہے اسکی نسبت یہ فقرہ تحریر کرتے ہین حق و ناحق برا کہنے پہ مرتے ہین چون از صاحب ترجمہ شعر سے آخر کہ لیاقت داشتہ باشد در نظر نبود ناچار ثبت گشتہ الخ طرز تحریر اس عبارت سے ذات شریف کی شوخی معلوم ہوئی

اور گفتگو انصاف سے صاف معدوم ہوئی یہ جو انکے باب مین لکھتے ہین چار ثبت گشتہ تو انکا سررشتہ مزاج خواہ نخواہ سے برگشتہ یہ بھلا کون سی آدمیت ہے ایک بھلے آدمی کو زبردستی برا مشہور کرنا کیا نیت ہے یہ بات دانائی سے باہر ہے بدگوئی نادانی سراسر ہے نہ الحق معترض کو لیاقت و فہمید بغیر قابل گفت و شنید نہین بلکہ انکے اوستاد یہ کلام ہے جنکی اصلاح اسمین تمام ہے آنکھین بند کر لین منہ کھول دیا جو بھلا برا منہ مین آیا سو بول دیا بہرحال وہ شعر یہ ہے جو مطبوع طبع دمہ ہے

نازک بدن پہ اپنے کرتے ہو تم جو غزہ	سو سے کمر نے تمکو پھر بھون سا بنایا

افسر تخلص غلام اشرف نام مرثیہ گو شاگرد مصحفی انکے مقدمہ کی اور کیفیت اظہار نہوئی

جب دیکھے ہے مہ داغ سیہ اپنی جبین پر	آتا ہے اوسے رشک ترے روے حسین پر

الفت تخلص لاعلم مظفرنگری عاشق مزاج الفت شعار سخن مین طرح عاشق انکی تاراج

ہمیشہ کہتے تھے الفت کو لوگ زشت نصیب	سو آج کوچے مین تیرے ہوا بہشت نصیب

امیر تخلص نواب علی محمد خان شاگرد قیام الدین خان قائم فکر شعر کی کثرت اور فوج مضمون سے الفت دائم

اوس شکار انداز سے لگ کر کوئی چھٹتے ہو آنکھ	کیون نہو سوتے تڑپتا منہ وقت رم نخچیر کا

امین تخلص امین الدین خان نام اب فرماتے ہین اور شائقین کو شوق سخن دلاتے ہین

کون آتا ہے یہ کسکے باتون کی آواز ہے	ہر صدائے پا مین جسکے سو طرح کا ناز ہے

آنانی تخلص لاعلم دہلوی ایسا کہتے ہین اور یہ مطلع جسمین خوشی رہتے ہین

کیسکے یہ خار مژگان دلمین کھٹک رہے ہین	جو چشم سے اوسکے قطرے ٹپک رہے ہین

اختر تخلص لاعلم سوا اسکے اختر واقف نہین حال انکا نہ دیکھا نہ سنا کرتے ہین

سفر کمیت کلک ہین چہرہ ستم کی راہ سے	اس دشت پر سموم کو جاتا ہی رنگ سی

افسوس تخلص لا اعلم افسوس اور حال نہ کہلا ورنہ ہین کہتا جیسا سنتا

اوسیکی جہان مین ہوا بندہ گئی	صبا جسکے زلفون مین آبندہ گئی

انصاف تخلص عبد الرحمن خان نام مرد جوان و صالح و خوش کلام ساکن فخر دہلی بسرکار مہاراجہ کاشی ممتاز ہین ہمارے بھی ہمدم نواز ہین اور بدام محافل مشاعرات مین غزلیات سے سامعین کو مسرور فرماتے ہین اکثر مشاعرات مین بلا تکلف تشریف لاتے ہین قلم و زبان باطن فی الحقیقت اوصاف کرتا ہے منصف طبع اونکا محاکمہ کاغذ مین معرکہ شعر کا اسطرح انصاف کرتا ہے

انصاف سے ہمارے توکل کو دیکھنا	پہنچے ہوئی ہین رزق مقدر کو دہیان مین
کہو گذرتی ہے کسطرح اب تمہاری رات	وہ چہیڑ کر کبھی کہتے ہین مجھسے ای انصاف
یہ بلا اسباب ہم کو عالم اسباب سے	درد فرقت آہ و غم جوش جنون عریان تنی
خط لکھا اوس بے مروت کو کئی القاب سے	یار جانی محرم اسرار دل صاحب جمال
پھر بہلا رکھیے توقع کیا کسی احباب سے	دشمن جان ہو گیا انصاف جسدم دل دیا

اشتہر تخلص میر گلزار علی نام جناب خلیفہ صاحب والا احتشام گلبرگ تر ہادی شعر انخل طبع نے بہ آبیاری توجہ والد ماجد شادابی پائی گلدستہ سخن نے بہ نسیم الطاف قبلہ گاہی صاحب اپنے کے ترو تازگی دکہائی انکے گلہاے طبع کی خوشبو سے رشک غنچہ سیارہ ونکا مشام معطر ہوا اور گلستان ابیات مشک افشان نے دماغ گلگشتگان کا اپنے نکہت سے معنبر کیا مصرعہ سنبل پیچیدہ اسیر طرۂ تابدار مصرعہ برجستہ اور کاکل بنفشہ بستہ وارستہ سلسلۂ شعر کے پیوستہ گلدستہ معنا ہین عیسی النفس ہے بلبل تصویر نغمہ سرا اشعار مضمون رنگین سے غنچہ گل خندہ نما شعر آب و تاب مضمون شستہ سے گلوے تشنہ مشتاقان سیراب شمیم گل سخن کے رنگ سے گل تازہ آب آب خرمن دیوان عطر آگین انبار سخن مشک تضمین برق کلام نے ہستی دشمن کا کہلیان جلایا شرارہ بیان نے

خس وخاشاک اعدا کو پھونکا ترشح ابر رحمت خیالات نے تو باوہ ہاے نخلستان
کلمات کو عروج نشو ونما دلایا اور بارش قطرات توجہات نے چمن نشینان حکایات
کو رنگ نمو دکھلایا کہ یہ چمنستان خوبی سے خشک ہاسے مصاریع کج طبعان کو دامن
اصلاح سے درو کیا باغبان بہتری نے روشہاے ابیات ناقصہ کو گل صفائی
لطف سے ہموار بنا دیا نضرت وخضرت اس دوحہ گلشن خوبی کی سمجھکر زمین چمن
زبان ہر برگ سے سبحان وصبدم انبتہ اللہ نباتا حسنا کہتے ہوئے اور آب پاشی
سحاب طبع کی دیکھکر بلبل نغمہ سنج ترانۂ کل شئے حی من الماء مین مشغول رہتی
ہی درخت سخن راقم آثم کا فیض شگفتگی گلہاے تلطف بادی شعرا حضرت
نظیر سے بارور ہوا گل مراد کلام احقر کا نسیم الطاف اونکے سے شاخ مصاریع
پر بہ رنگ بوقلمون ثمر پر لایا نخل ابیات ناقصہ اپنا دست صنعت باغبان طبع
انکے سے پیوند ہوا اور ہر نظارہ گی باغ سخن نے انکے سلسلہ کلام مین سراسر
دل شوریدہ کو پابند کیا ملاحظہ فرمانے والون گلستان بیخزان اور گلشن بیخار کی
خدمت مین کمترین کی گذارش ہے کیونکہ سب بزرگون کی اس خورد پر نوازش
ہے کہ سن شریف جناب خلیفہ صاحب سید گلزار علی متخلص باسیر کا تخمیناً قریب
چہل وپنجسال کے ہے اور تالیف تذکرہ گلشن بیخار نزدیک اس حال کے ہے
اور عرصہ بست وپنجسال سے کم وبیش فکر شعر فرماتے ہین اور مضامین نادر زبان
پر لاتے ہین عرصہ سولہ برس کا ہوا کہ مہاراجہ بلونت سنگہ بہادر والی کاشی
بشوق اتم مجلس مشاعرہ آراستہ فرماتے ہین اور بہت شعرا اوس بزم مین
تشریف لاتے ہین تو یہ مشاعرہ کا شہرہ بسبب صادر و وارد گوشزد عالم ہوا
مگر صاحب گلشن بیخار کا گوش ہوش تذکرہ جمع کرنیکے وقت اصم ہوا نہ راجہ
صاحب کی فکر کا ذکر ہے نہ خلیفہ صاحب مذکور کی فکر ہے مقام انصاف ہے
کہ مولف تذکرہ کو ہر دل عزیز ہونا چاہیے اور ہر کسیکا داغ غیبت آب کرم د ہونا
مناسب ہے کہ جسکا ذکر کرے بخیر کرے نہ کہ آنصاحب کیطرح ہر ایک سے

بیر کرے اگر تالیف کنندہ منعم ہے تو یارانکو ہنگام عزم بالجزم اس امر کے
بالاے طاق نسیان رکھے اور مانند اس کمترین کے عاجزی کو کام فرماکر ہر صاحب
کے ذکر کو بزم دل مین مہمان رکھے باطنا طول گوئی کو مختصر کرے مبادا صاحب
گلشن بیخار اور اونکے اوستاد وہم بزم ہونکو یہ خیال ہو کہ اپنے اوستادزادہ
کی تعریف کی ہمراہ ہمارے خوردہ بینی کرتا ہے ہان ہان اونکی تعریف کی عبارت
مین زبان خامہ سحر طراز سے نکتہ چینی کرتا ہے الغرض یہ گلہاے تازہ گلچین
فکر عاصی نے شاخ شجر مضامین سخن جناب سے سبد کاغذ مین بھری اور
لخلخۂ غالیہ ساے عنبر آساے مضامین معطر کے مغفلیان صاحب عصمت کے
روبرو دھرے طائران مضامین عرش پرواز اسیر سلسلہ سخن سحر طراز

جو بیل کہ گلزار مین اوترا تری تن کا — گلگونہ ہوا عارض گلہاے چمن کا

ثبوت ہی اپنا اوجلے پن کا صفاے دست تیغ زن کا — نہ عضو ٹوٹی ہوا بدن کا نہ تار میلا ہوا کفن کا

کبھی تو شیرین تو چھپ چھپا کر بہار الہ بھی یکھہ آگر — غضب ہی پتھر سی جوش کھا کر لہو ابلتا ہی کوہکن کا

دل ترا سینہ ترا سر ترا سامان ترا — پاس عاشق کی جو ہی سب ہی مری جان ترا

یہ کیا کہ بچنا خار سے اور گل کو دیکھنا — جب صلح گل سے ٹھہری تو پھر کل کو دیکھنا

مکتب سے اوٹھے قیس بھی لیلی تیری ہمراہ — اوسکو بھی سکھا دے تو بہانا کوئی ایسا

طلسم آتش غم سے کیا یہان پیدا — وہان زخم سے ہوئی لگا دہوان پیدا

بات بھی پنجۂ مریم کے مقابل ہوتا — ید بیضا تھا ہتھیلی مین اگر تل ہوتا

گل اگر دہوم سی ہین جو تن ہوتے تو ایسا — غنچہ کو ہنسی آئے دہن ہوتے تو ایسا

سنتے ہین افسانۂ غمگین دنیا سو گیا — ریخ عالم قصہ خوان نے راحت جان کر دیا

آواز سے چٹکی کے ترے بیٹھتے ہین مرد — کیونکر لب عیسی کا اثر ہاتھ مین آیا

بزم مین سوز و گداز اپنے سے درستی ہی — شمع کو روتے نہ پروانیکو جلتے دیکھا

باغبان صیاد و گلچین خار اور خوف خزان — مین ہزار اندوہ وحشت استخوان عندلیب

بے چشم کیون ہین رشک زبان ہو دہان شمع — یہ راز پوچھیے جو ہو گویا زبان شمع

کیا سیہ ہی سی زلفونکی لکھون شعر اسیر آب
پیچ مین لایا ترے زلف رسا کا مضمون
مشکل ہے پھر ہری نہین ہو سکتا اسیر آہ
ساقی کا کیا میٹھا ہے

یا علی بخت سیہ کو مرے روشن کردے
دنیا مین لسانکی اور آنسو کی قدر برابر ہے
سنی ایک کی بھی نہ پیر فلک نے

عجب کچھ تفرقہ سے شعر آب و گلمین پھرتا ہون
مجھے ہیبت سے پانی مین بھی گردش ہے زمین و دنیا
تیرگی دلکی زیادہ ہوئی پیری مین اسیر
شمع سان بزم مین یاری ہوئی تن من مین ہو
داغ تو دلمین ہو سارے چرخ کہن چھوٹا سا
مجھے رعشہ تو ہے چنچل مصور ہم کھینچے کیونکر
گلشن مین جو ہے آمد ایام بہار ہی
جلادیے صیاد کا احوال نپوچھو
ہمین ہڈیون کا لیگیا اک ڈھیر لحد مین
تر رکھا جو اشکون نے عصائے لیلی کو
کس کس نہ تھمتن کی لگی پیٹھ زمین سے
داغ ایسا چاہیے کہ قیامت تلک رہے
گوشہ گزین بھی مجھسا کوئی ناتوان نہو
افسردہ دل جو ہووے تو شور و فغان نہو
آنکھون مین اسکو رکھیے کہ دامن مین پاؤ
دل آینہ سے صاف ہے یا دل سے آینہ

اٹکے ہی کہین دل نہ الجھتی ہی کہین طبع
دل سے اندھیر کیا باندھا بلبل کا مضمون
جور قفس تنگ تر ہین کس سے کہو نہین
کڑوا پیالہ پیجیے کیون ++
تمکو شمع حرم لم یزلی کہتے ہین +
خاک مین ملتے جاتی ہین آنکھو انسے گڑ جاتی ہین
ہزارون ہین فریاد کرتے گئے ہین
مجھے ڈھونڈھ ہے دل مین جستجو دلمین پھرتا ہون
برنگ جام ہاتھون ہاتھ اس محفل مین پھرتا ہون
چاندنی کوٹھے پہ چھٹکی ہی اندھیرا گھر مین
جب کوئی آگ لگا دے مجھے روشن مین ہو
ہے بڑا لطف جو گھر مین ہو چمن چھوٹا سا
مری تصویر پیری مین تری تصویر طفلی مین
بیتاب ہین مرغان گرفتار قفس مین
اڈے کی جگہہ رکھی ہے تلوار قفس مین
کہان لحد بھی نہووے سیر لحد مین
شاخون مین جب یہ دن سے لگے بیر لحد مین
کیا کیا نہ زیب زیست ہوئے زیر لحد مین
درد ایسا چاہیے کہ نہ درمان سے دور ہو
سر کھینچے تا قلم تو میرا خون رد ان نہو +
ہٹی کو لاکھہ طرح جلائین دھوان نہو
طفل سرشک لاکھہ برس مین جوان نہو
سینہ سے دل لگائیے اور دل سے آینہ

ایک گرد و فاختہ کی یہ پھبتی ہے اسیر
دل مین اندھیرے ہے زلفون کا خیال آنے سے
بال ہو جائین نہ کیونکر مرے تن مین کانٹے
سرخروئی ہے جو رنگین ہون حنا مین آبلے
خار پیاسا ایک چھوڑینگے نہ تن مین آبلے
ہر برگ شجر آرہ ہے بہر یہ گل چین
اشک یان چشم مین غم دل مین ہے جان ہاتھ مین ہے
خنجر خون فشان ہے جو قاتل مین نہین
غصہ بھی آئے تو ہیجا نہ سخن سرزد ہو
سر دینا ہے مقدر اگر زر کا نہین ہے
کس نیند چڑھا پھرتا ہے ہوشیار ہو غافل
قسمت مری کھلی میرے بخت رسا کھلے
مال رہجائے کسی پاس نہ دولت رہجائے
تن مین ہوا جو ہے کوئی دم کی بندھی ہوئی
توشہ مسافران عدم کو ضرور ہے
کس طرح سے پردے مین چاہیے سب جسم
جسکو تو جام دے ساقی وہی ہو وے جمشید
رخ جو اپنا [illegible] کو دکھا دون ترا کاٹے انگلی
کفن [illegible] سبز ہے برگ ترا [illegible] سے اسیر

تھی سرو پہ جو فاختہ بالا سے فاختہ
رات بھر دیو نکلتے ہین پریخانہ سے
آبلون کے لیے لازم ہین بدن مین کانٹے
پردہ رہجائے جو بند ہو جائین قبا مین آبلے
ہین پکھالین پانی کے دیوانہ پن مین آبلے
ہر مرغ چمن سیف زبان ابکی ہوا سے ہے
اپنے قاتل کی بہار اور خزان ہاتھ مین ہے
راحت جان شہادت طلبان ہاتھ مین ہے
جسکے کہنے مین ہے گویا وہ زبان ہاتھ مین ہے
مفلس کا جو دل ہے وہ تونگر کا نہین ہے
چوپہلا کرایہ کا ہے یہ گھر کا نہین ہے
سب عقدے کھل گئے جو وہ بند قبا کھلے
یہ بڑی چیز ہے دنیا مین جو عزت رہجائے
گٹھری یہ نافلو ہے بھرم کی بندھی ہوئی
تکیہ رہے کلیجہ پہ غم کی بندھی ہوئی
وہ نازنین نہین جو نازنین دکھائی دے
جسکو تو خم مین بٹھا دے وہ فلاطون ہو جائے
زلف لیلی کو سونگھا دون تری مجنون ہو جا
دہن قبر نشانی در گلزار کی ہے

فصیح تخلص فصحاے کلام معجز نظام اصلح صلحاے فلک احتشام خواجہ حیدر علی نام آتش تخلص از فحواے کلام ازمستثنا سے شعراے لکھنؤ جن حضرت کی ایسی فصیح گفتگو درویش صفت گوشہ عافیت مین رہتے ہین زمانے کے اونچ نیچ وہ سب سمجھتے ہین ابد یا لوسے ریاستے برتن خلق کے دل مین یون جیسے شیشہ مین

پیری آمد و متین و مستحکم و دیرینہ فن شاعری مین سینہ اونکا سخن کا گنجینہ علم مین یکہ زبان سخنوری مین ہمہ دان نیروے فکر سخن اسقدر رکھتے ہین کہ ترکیب بندش سے کورۂ آتش رشک زہرہ ہو جاے قوت مشق و مضمون وہ مسیحا صفت ہے کہ عین خزان مین دیکھا گویا طوطی تصویر ہو جاے صفحہ زمین پر مصور طبع نے ایسے نقاشی کی کہ شبیہ مضمون کو با وصف تصویر ہونے کے طاقت گفتگو ہوا و شاخ فکر سے ایسے گل پھولے ہین کہ جنکی خوشبو سے دماغ رضوان معنبر ہو ہو ہو معاصرین سے فی الحقیقت گوے سبقت لیگئے حاسدا ونکے اپنے سینہ پر داغ حسرت لیگئے آتش محبت سخن انکی ہر ایک شائق کے کانون سینہ مین سوز و سانہ رکھتی ہے جان عدو سے ناہنجار گلخن دیوان انکے سے مانند خس و خار جلنے کا نیاز انداز رکھتی ہے لیکن بارہ ندامت کے پانی پانی اونکو دیا اپنی زندگانی اعتدال عناصر مین آتش نے حرارت کو زیادہ لیا الا یہ ترکیب ضبط انکی ہے کہ سرکش ہونے نہ پایا اونکو اونکا آگے غلام ہمدانی مصحفی کے تہ کیا طوطی زبان خامہ نے یون چہچہہ کیا کہ ہم بازاری کلام سے آتش افسردہ دلونکی بھڑکی جسکی حرارت سے زبان خامہ تڑپکی کباب آتش خوار نیاز مند انکے مضامین چنتا ہے جسکے رشک سے عدو ہنتا ہے

جام بھرتے بھرتے خالی شیشۂ دل ہو گیا	مجلس جمشید برہم ہو چکی قل ہو گیا
کافرون کو زلف کے زنار سے پھانسی ملے	مومنین کا مصحف رخسار سے قل ہو گیا
عدم سے بازگشت روح ہے ایکو زہستی سے	ارادہ بندہ رہا ہے مصر سے یوسف کو کنعان کا
تشبیہ نہ دو ان ترے گیسوے رسا کی	او ترا ہوا چلہ کھون ابرو کی کمان کا
تن سے بار سر آمادہ سودا او ترا	شکر ہے خنجر قاتل کا تقاضا او ترا
حال مجنون تو نہین نوع دگر دیکھا کچھ	ساربان آج ہے کیون چہرہ لیلے او ترا
کٹھری بھر جاکے کوے یار مین داغ دل وہ ہو بیا	کہ پڑا جیسے مفلس نے کھڑے کھاٹ آگ کا پتیا
فریب حسن سے گبرو مسلمان کا چلن بگڑا	خدا کی یاد بھولا شیخ بت سے برہمن بگڑا
قبا سے گل کو پھاڑا جب میرا گل پیرہن بگڑا	جن آئی کچھ نہ غنچون سے جو وہ غنچہ دہن بگڑا

نہین ہو جب ہنسا اسقدر زخم شہیدان کا
تکلف کیا جو کھوئے جان شیرین پھوڑ کر سر کو
کسی چشم سیہ کا جب ہوا ثابت ہین دیوانہ
امانت کیطرح رکھا زمین نے روز محشر تک
اثر اکسیر کا ہمنے قدم سے تیرے پایا ہے
ارادہ ہیرے کھانے کا نہ ای زاغ و زغن کیجو
رگڑوائین نہ مجھسے ایڑیان غربت مین وحشت نے
وہ بدخو طفل اشک انجم ترین دیکھا ایکدن
رہی نفرت ہمیشہ داغ عریانی کو پھاہے سے
لگے منہ بھی چڑھانے دیتے دیتے گالیان جتنا
آگیا مجھکو پسینہ جب کوئی ملزم ہوا
موسم گل مین بدن کو کپڑے پھاڑ کھائینگے
پیری مین بھی دل سے نہ مٹے داغ محبت
دوستی دشمن کی مژدہ ہے اجل کے خواب کا
جامہ تن ہو گیا راہ عدم مین نذر گور
ساحل مقصود دیکھا مین نے جا کر گور مین
نو آسمان صفحہ اول کے نو ورق +
کمر یار سے کھینچ کر ہوئی تلوار جدا
سبزہ بالاے ذقن دشمن ہے خلق اللہ کا
ہون وہ ابتر طفل جسکو جان کھونا سہل ہے
وہ دہن ہے چشمہ شیرین تبسم موج ہے
زخم دل بھرتا ہے جلوہ چہرہ پر نور کا
محفل عشرت مین خستہ خاطرون کو جا نہین

ترے تلوار کا منہ کچھ اے تیغ زن بگڑا
جو غیرت تھی تو پھر خسرو سے ہوتا کوہکن بگڑا
تو مجھسے مست ہاتھی کیطرح جنگلی ہرن بگڑا
نہ اک مو کم ہوا اپنا نہ اک تار کفن بگڑا
جدا ہی خاک رہ ملکر بنانے مین بدن بگڑا
وہ کشتہ ہون جسے سونگھے سے کتو نکا بدن بگڑا
ہوا مسدود رستہ جادہ راہ وطن بگڑا
گھروندے سے کیطرح جسے گنبد چرخ کہن بگڑا
ہوا جب قطع جامہ پر بہار سے پیرہن بگڑا
زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا
خاک مین تن مل گیا جب سر کسیکا خم ہوا
دھجیان لینے کے قابل پیرہن ہو جائیگا
گل صبح کو بھی ہو نہ چراغ اپنے مکان کا
برہمن بتا غضب ہے گاؤ کو قصاب کا
بوجھ اوٹھایا تھا مگر ننگ کے لیئے اسباب کا
ڈوبنا کشتی تن کو مژدہ تھا پایاب کا
کو ٹین اک دو ورق ہے اپنی کتاب کا
بے گناہ ہون سے گھڑی ہو نوین گنہگار جدا
رہرون کی ہوت ہے خس پوش ہونا چاہ کا
کنج مرقد ہے گھروندا میری بازی گاہ کا
وہ ذقن ہے چاہ خال اوسمین تو اہی چاہ کا
چاندنی مین یان اثر ہے مرہم کافور کا
تاک مین خوشہ نہ رکھا زخم کے انگور کا

عالم منطق مصور ہے تری تصویر کا
چھوڑتا میرے گریبان کو نہین دست جنون
ہوگئی یار کے ہاتھون مین جو مہندی کالی
سودا ہوا ہے مرغ جنون کے شکار کا
گیسو نے قرب آئینہ روے یار سے
اوس ہماے حسن کا عنقا مقابل ہو گیا
چال ہے مجھ ناتوان کی مرغ بسمل کی تڑپ
صدا جرس کی ہے غنچون کے کھلنے سے آتی
ساحل سمجھتے ہین تہ دریاے عشق کو
اللہ ری صفائی بیان حدیث دوست
ساقی رہے شراب سے قصر فلک بھرا
صحرا مین جاکے لائے حرارے جو آبلے
پیچھے ہٹا نہ کوچۂ قاتل سے اپنا پاؤن
برسونکی راہ آگئے عزیزان نکل گئے
اسیر ہونے کا اللہ رے شوق بلبل کو
شب فراق مین مجھکو سلانے آیا تھا
تصور ہر نفس ہے پیش چشم اوس پری رو کا
چمن کا عالم آتا ہے نظر کنج شہیدان مین
بہار اس دل کے داغون نے دکھائی چشم قاتل کو
چھٹی افشان جو پیشانی پہ اوسکے چاندنی چھٹکی
برہنہ آیا تھا یان عدم سے برہنہ یان سے گیا عدم کو
سمندر چشم تر باد مخالف آہ و نالہ ہے
لحد پہ یار آتا ہے مجھے شرمندہ کرنے کو

منہ کتاب قطبی ہے خط حاشیہ ہے میر کا
کیا یہ اسکو کسی محبوب کا دامن سمجھا
انگلیونکو مین زبان گل سوسن سمجھا
پھندا بنا رہا ہون گریبان کے تار کا
ڈانڈا ملا دیا ہے حلب سے تتار کا
حق جو کچھ تھا حق جو باطل تھا سو باطل ہو گیا
ہر قدم پہ ہے گمان یان رہ گیا وان لیا
روانہ نکہت گل کا ہے کاروان ہوتا
طوفان ناخدا ہے ہمارے جہاز کا
دم بند ہے فصاحت اہل حجاز کا
شیشہ کیطرح مے سے میرا حلق تک بھرا
پانون نے اون مین جیب کو خار خسک بھرا
سر سے تڑپ کے چار قدم آگے دھر گیا
افسوس کاروان سے مین اپنے بچھڑ گیا
جگایا نالون سے صیاد کو جو خواب آیا
جگایا مین نے جو افسانہ گو کو خواب آیا
نگہبان برق کو ہے کیا ہی اپنے خرمن کا
قدم باد بہاری ہے مری قاتل کے توسن کا
دہان زخم سینہ بن گیا دروازہ گلشن کا
ملی مسی تو آئینہ مین پھولا تختہ سوسن کا
نہ بو ہے کافور مین فرصت نہ گھی نہ وا مجھکو لگا کفن کا
یقین ہے کوئی دم مین کشتی تن کی تباہی کا
نہ منہ دکھلانے کی جا ہے نہ شرم منہ رنجوری کا

تحفۂ تہنیت فراق یار مین معراج ہے
پوچھو حال مرا چوب خشک صحرا ہون
واہ رے اندھیر پھر روشنی شہر مصر
دل وحشی کی بیتابی کہہ گئی چاک سینہ کو
بہار عالم نیرنگ رکھتا ہے مزاج اپنا
صیاد نے تسلی بلبل کے واسطے
پروانون سے لڑایا ہے بلبل کو رات بھر
دریا مین غسل کے لئے اترا جو وہ صنم
دیوانہ ہے کس چاند سے رخسار کا آتش
روز و شب ہنگامہ برپا ہی یہان کو دوست
دو سیہ کار ہون ظلمت کدہ دہر مین
کیا جوان مرد نکو اوجلا یہ دنی رکھو گا
چاک پیراہن ہر اک گل کا بعینہ زخم ہے
پھرتے ہین اس بہار مین مستونکے ساتھ ساتھ
کرینگے الہی صید ایکدن ہماری تیغ قاتل کو
تباہی ہر سے لازم یاد حق اہل توکل کو
طفلی مین بھی شادی مشوش رہو ہے
نفس شقی بھی روح کے ہمراہ تن مین ہے
منزل مقصود کو الہہ پہونچا دے ہمین
ناقوس مین ہوائی صدا اے ہو الغفور
نکلین جو اشک بے اثر آنکھون نے کیا عجب
پہر بزادون کے کوچہ مین ہوئے ہین گرد آلود
تدبیر سے تو کام نہ تقدیر کا ہوا

دو ہی آتا جانتا ہون موت کے پیغام کا
لگا کے آگ مجھے کاروان روانہ ہوا
دیدۂ یعقوب سے نور نظر جاتا رہا
قفس کی تیلیان ٹوٹین گی یہ طائر اگر بھڑکا
جوانون مین جوان بوڑھون مین بوڑھا لڑکون مین لڑکا
کنج قفس مین حوض بھرا ہے گلاب کا
شیشون مین عطر یار نے ملکر گلاب کا
ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا
زنجیر کے غل قہقہہ سے ہے کبک دری کا
ہڈیون پر پڑے لڑتے ہین سگان کوی دوست
چاہتے دوست کفن بھی مجھے تقدیر سفید
اوڑھ لے آپ تو چادر فلک پیر سفید
کھینچتا ہے تلوار کا یارب کہ میدان بہار
ساقی ہو کیطرح لئے جام دوش پر
رگون کا جال یان پھیلا ہوا ہے اپنی گردن مین
خدا پہ چھوڑتا ہے ناخدا کشتی کو طوفان مین
چھٹی نہ ملی جمعہ کو بھی ہفتہ کے غم سے
یوسف کے ساتھ گرگ بھی اس پیرہن مین ہے
وقت شب ہے ابر ہے صحرا ہے آفت خیز ہے
ہم بتکدے سے گئے جو خدا سے ڈرے ہوئے
پیدا ہوئے ہین طفل ہزارون مرے ہوئے
ہمارے پانون کو دھو دینگی جو یہان آ کے تری
تکیہ خدا پہ کیجئے دروازہ بھیڑ دیجئے

خوش حال ہین سُنا کے تجھے ہفت آسمان — یوسف کو کھا کے ہو گئے ہین شیر بھیڑیے
مجھ ناتوان کی خاک جو اوسمین ہوئی شریک — اوٹھ اوٹھ کے بیٹھ بیٹھ گئی گرد راہ کی
بو یار کی سنگھا کے صبا نے اوڑائے ہوش — باد مراد نے مری کشتی تباہ کی

آباد تخلص لاعلم فکر ویران احقر اسکے حال سے آباد نہوئی گو کہ لکھنوی ہین زیادہ طبیعت شاد نہوئی

کوئی ثروت مین بھی ایام غربت دلسے جاتی تھی — نہ بھولا تخت پہ یوسف کو صدمہ چاہ کنعان کا
کیا عجب شوق اسیری ہین اگر منقار سے — بلبلین دامن پکڑ لین دوڑ کر صیاد کا

استغنی تخلص مرزا غلام محی الدین نام صاحب عالم جنکا شاعری کا نام ایسا ارشاد کرتے ہین سامعین کی طبیعت کو اپنے سخن سے یون شاد کرتے ہین

مجھ وجہ نہین نغمۂ مطرب پہ ہو موقوف — کافی ہے مجھے نالۂ بے ربط درا کا
آئی نہ نیند ایک گھڑی بھی تمام رات — مجھ کشمکش رہی نفس سینہ کاہ کی

اعظم تخلص منشی میر اعظم علی نام کہ سابق میر منشی دہلی سے تھے وطن شریف شہر دہلی مقام سے اکثر نظر عنایت نیاز مند پہ مبذول فرماتے ہین مورخی و علم معما فہمی مین کمال دخل اور ایسا آپکا انداز کلام ہے

پڑھیگا کون محشر مین مرے اعمال کا نامہ — سیہ شک نامہ میرا ہے اگر ایسا ہی تر ہوگا
عرق وش چہرۂ رخشان پہ زلفون سے عیان ہے — شعاع برق مین جون ابر گوہر بار ہو پیدا
شب فرقت کا ذرا حال تپش مجھسے نہ پوچھ — جو اوٹھا نالہ کہ از شعلۂ کوہ طور تھا

افہم تخلص محمد علی نام گو کہ پوری ایک بیت بہم پہونچی اچھی ہے سننے کی ہے

صید اسکے شیون زنجیر سے معلوم ہوتا ہے — تڑپ کے رہ گیا شاید کوئی مجنون زندان مین

احمد تخلص سید غلام محی الدین نام حیدر آبادی زانوے ادب پیش میان فیض راست کیا انکی تادیب نے انکی جہالت سخن کو برخاست کیا

ہے خاک سب زمین و زمان اوسکے روبرو — جس شخص کو کہ کوچۂ دلبر سے ہے خوشی

ادیب تخلص میان غلام محی الدین نام حیدر آبادی میان فیض صاحب

سخنگو کے فیض سے انکے سخن مین الہی آبادی

جان شیرین بھی نظر آتی ہے تلخ	پیروی کرنی پڑی فرہاد کی ++
مجنون کو جنون اور ہو بن مین اگر آئی	وحشت ہو فزون بن سے چمن مین اگر آئے

حرف الباء

بخشی تخلص شیخ حسین بخش نام اگرچہ اول تخلص یہی تھا آخر مین عیاشی چونکہ اول بآخر نسبتی دارد لہذا النظر بہ تخلص اول مطلب نکل آیا اصل انکی خاک پنجاب مولد و منشا فخر دہلی رشک آفتاب والد ماجد کے ساتھ دوستی کمال رکھتے تھے اور مشاعرے مین باہم اتفاق خیال رکھتے تھے آئینہ سخن انکا مصقلہ اصلاح حضرت ہادی شعراے قوم سے مصفا ہوا نہیں شعراے جدید دہلی اور خاص ہادی شعرا اور تلامذہ باعزو علی انکے کیا معاملہ تھا اگر اونہونکا ذکر لکھا اور ایسا لکھا کہ اگر لکھنے سے نہ لکھتے تو خوب تھا کیا اونکو اس کتاب کے لکھنے سے بھی مطلب تھا وہ تو دنیا سے درگذرے اور صاحب کتاب کو جو کرنا تھا سو کر گذرے

چوسا پیکان کو لب زخم جگر نے ایسا	تیرے ہے نام کو ظالم کی ذرا تیر مین آب
دھوئین اوس پا ہی نگارین کا ذرا رنگ مین ڈال	تو مصور ہو ترے چہرہ تصویر مین آب
وان گردن بہین ہوئی گوہر کے حوالے	یان حلق گنہگار ہے خنجر کے حوالے
کیا نذر کرون تیری مین اے کاکل مشکین	دل تھا سو ہوا زلف معنبر کے حوالے

بیدار تخلص میر محمدی نام واقف اسرار معنوی مقبول درگاہ ایزدی اہل علماے سربلندی مسند فقر پہ متمکن سلسلۂ فخری بالفن شاعری دستگاہ اصلی اصل انکی دہلی عہد شاہ بکنج سوب سرائے کہ تین کروہ کا فاصلہ شاہجہان آباد سے ہے بسر کیا اور اوسی مقام مین چند نفس اپنا گذر کیا سر دست بیعت اونپہ ہاتھ مولانا و مرشدنا روحی فداہ و قبلہ تحت قمرراہ حضرت مولوی محمد فخر الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے جھکایا اور استفادہ ظاہری و باطنی انکے انفاس متبرکہ سے بدرجۂ احسن پایا آغاز صبح پیری مین بجہد دہلی تشریف لائے

کڑہ دندان فیل کہ انکا فیض قدم کیون نہ سرفراز فرمائے عرصہ دراز تک فسکہ سنجی کی صاحب دو دیوان تھے خضر شعرا مرحوم سے فیض سخن تھا عجب انسان تھے میدان فارسی مین اشہب طبع کو تازیانہ فکر سے جولان کیا اور مضمون دلچسپ و نازک خیالی سے بلبل فکر کو خوش الحان کیا چونکہ تحریر صاحب گلشن بیخار سے تفریق واضح نہین ہوتی تھی لہذا عرض کیا کہ فارسی مین مرتضی قلی بیگ فراق سے فائدہ اوٹھایا جد امجد مغفور راقم سے سلسلۂ اخوت بھی تھا کمترین کو ہنگام نظارہ گلستان دیوان رتبہ گل چینی تھا مضامین خوابیدہ ٹھوکر پاے خامہ کبھی اسطرح بیدار ہو سا معین کے بخت خفتہ بستر غفلت سے ہوشیار ہوئی

تشریف شریف صدق نے صدیق سے پایا — مشہور جہان مین جو ہوا نام کرم کا
بی ہاتھہ مین شمشیر عدالت کو عمر نے — قبضے مین کیا ملک عرب اور عجم کا
عثمان کہ ثنا جنکی ہے تقریر سے بیرون — اوصاف ہے جس شخص کی ہمت کی کرم کا
سلطان ولایت اسد اللہ کہ جسکی — ہیبت سے جگر آب ہو شیران عجم کا
گلچین ستایش ہون چمن ساز جہان کا — دریاے گہر جوش مرے طبع روان کا
چمن مین ایسی ہی نغمہ سرائی کی کہ بلبل کو — سر پر آراے گلشن نے دیا خلعت ہزاریکا
شکوہ کیا کیجے اپنی غفلت کا + + — نام بیدار خواب مین رہنا +
حسرت گیسوے مشکین مین مرے جو بیدار — استخوان اوسکے کا لازم ہے بنائین شانہ

لقا تخلص شیخ محمد لقا نام اصل انکی فخر دہلی سن شعور لکھنؤ مین پایا طبیعت جودت انگیز مزاج تیز کلام چست و درست بنایا نمک چشتی فارسی مین ذائقہ شور انگیز مذاق اردو مین کام و زبان حلاوت آمیز حضرت خضر شعراے راہ راست سخن پائی اسی رہبر نے منزل مقصود سخن دکھلائی ساقی خمخانہ سخن مرزا فاخر مکین سے کیفیت طرز مثنوی اوڑاے اور مضمون رنگا رنگ سے انواع و اقسام کی کیفیت دکھلائی ہم بزم سجدہ گاہ شعرا و مرشد شاعران الفاظ سخن اس دار فنا مین یون لقا ہوئے کوئی دن کی زندگی مین اچھے ہوئے یا برے افسوس پر کیا ہوئے

دیکھہ آئینہ جو کہتا ہے کہ اللہ رے مین — اوسکا مین چاہنے والا ہون اتفا واہ رے مین
رخ اوسکا صفائی ترے تلوے کی نہ پاوے — خورشید ہزار اپنے تئین چہرہ رخ چڑہاوے
آہ کی برق جو سینہ مین چمکتی دیکھے — طفل اشک آہی چھپے دامن مژگان کر کے
کیا خط تجھے لکھے حرکت ہاتھہ سے گم ہے — خامہ بھی مرے ہاتھہ مین انگشت ششم ہے

برکت تخلص برکت اللہ خان نام فیض سخن سے سامعین کو یون برکت ہے
انداز کلام چست و درست شایقین پر ایسی شفقت ہے

جلایان تک تپ غم سے دل غمناک سینہ مین — اگر ڈہونڈہے کوئی دل کو تو پائے خاک سینہ مین

بیان تخلص خواجہ احسن اللہ نام دہلوی بیان حال فکر سخن مصلحتاً مرزا جان
جانا منظر رحمۃ اللہ علیہ سے کرتے مرید حضرت مولانا و مرشدنا محمد فخر الدین محب
نبی قدس سرہ سے تھے کیونکہ جہان گذران پر دل دہرتے عند التحقیق معلوم ہوا
کہ حیدرآباد مین مرحلہ پیمائے اول منزل ہوئی اور اوسی سراے مین جو سراے
فانی مین ہے گل در گل ہوئے

ہوئیگا ذوق حسرت دیدار مین خلل — شیرین گذر تیکھیو فرہاد کیطرف +
مت آیو اے وعدہ فراموش تو اب بھی — جسطرح کٹا روز گذر جاے گی شب بھی
یہان کون ہی اتبلک پوچھتے ہو — تغافل کے قربان تجاہل کے صدقے

برشتہ تخلص میان مشرف نام آشفتہ دل سوختہ جان سینہ بزبان شاگرد
آشفتہ تخلص مسمی بجو ریحان آتش عشق سخن سے مرغ جان انکا برشتہ الفت
برشتہ ہوا سخن سے انکی طبیعت کو اس لطف سے رشتہ ہوا

رشتہ توڑا برشتہ الفت کا + — دیکھہ اوس نے شکستہ حال ہمین

برکت تخلص برکت علی نام اور حال انکا بعد تحقیق یون معلوم ہوا کہ تخمیناً
بیس ۲۰ بائیس ۲۲ برس سے نفس نفیس اس جہان سے معدوم ہوا

موسم گل ہے قفس ہی مین نہ چہان ہوا — منت نسیم سحری مرغ گرفتار سے مل
دل بیتاب کو کسطرح سے ٹھہرائے کوئی — تجھے سمجھائے کوئی یا اوسے سمجھائے کوئی

بیخواب تخلص لاعلم حال انکا باوصف بیخوابی مانند بخت خفتہ بے حس رہا چشم سخن سبز کاغذ پہ بکثرت بیخوابی سے اونگھہ کر خواب شعر کے خیال سے چونکا

مدعا تجھکو بیان نہ آتا تھا + + روٹھنے کا بھی اک بہانہ تھا +

بیخود تخلص لالہ نراین داس نام جہان آبادی آستانہ بوس خضر شعر امزاج بیخود انکا فکر سخن پردازی مین یون ہوشیار رہا

مے گلگون کو چشم کم سے تو مت دیکھہ اے ساقی
بنایا ہے یہ اعجاز مغان نے آب آتش کا

بیجان تخلص شیخ بجو ناتھہ نام دہلوی مرد رنگین مزاج انکا ہنگام فکر سخن تختہ کاغذ پہ یون قرعہ زن فال

آسمان کو پڑینگے ٹوٹ کے ٹکڑے ہوکر
جب کہین آہ ہماری مین اثر ہوئیگا

بزاز تخلص شیخ حسین بخش نام کارگاہ جہد دہلی مین لباس سخن انکے قامت پہ آراستہ گویا کہ جامۂ نیک بختی انکے تن پہ پیراستہ گاشتہ انکی طبیعت کا بازار کاغذ مین دوکان سخن یون درست کرتا ہے جامۂ مضمون قامت نظم پر اس درستی سے چست کرتا ہے

کہون ہون جب سے ملین سکو بلا دوپہ کہتا ہے
مجھے ناحق ہو دوڑاتے نہ آنیگے نہ جاینگے

بیباک تخلص میر نجف علی نام اصل اونکی عرب مولد علیگڈہ حضرت امام موسے رضا رضی اللہ عنہ سے انکے سلسلہ کی لڑی بعلم حکمت جالینوس انکے مزاج کا نام سیقمان لاعلاج کو شفا دینا انکا کام مرض نظم مین غلام ہمدانی مصحفی انکے حکیم اونکی دست شفقت سے انکو تعلیم طبیعت کے چالاک سخن مین بیباک

مجلس مین اونکے ہمنے تہمت کی ڈر کی بابت
سو سو جگہہ سے اوٹھہ کر اپنا مکان بدلا

صیاد دیکھہ ہوس ہے دل داغدار مین
گلپوش کر قفس کو مرے تو بہار مین

بسمل تخلص سید جبار علی نام از مردمان چنار گڈہ انکے نسبت یہی عبارت خواہ نخواہ پڑہ انکے خنجر مصرعہ سے گلوے عدو بسمل تیغ مضمون طایر ابروکے آہو گردن کی قاتل

ہر دم مجھے نیاز اوسے ناز ہی رہا | انجام کار عشق کا آغاز ہی رہا +
یاد آگئی سرشت خاک اپنی + + | اوڑتے جو کہین غبار دیکھا ++
تیرے ہی یاد و ذکر تراہی ہر ان ہے | گویا کہ اسلیے مرے منہ مین زبان ہے

بیتاب تخلص عباس علیخان نام بن نواب عبد العلیخان ذی احترام نوازش
فرمایان بے ریا کی تقریر غالب باطن عاصی ان منصفون سے انصاف کا طالب
کہ صاحب گلشن بیخار جو صاحب انکے مخلص یا ہموطن یا ہمتاش ہین اونکو نہایت
توقیر اور حرمت سے یاد کرتے ہین علاوہ اونکے اور وسنکے نہ دوست نہ کچھ
علاقہ تو یہ حضرت پھر از دست داد راست وغیرہ پر عمل کرکے دلکو شاد کرتے
ہین چنانچہ مبین اس قول کا یہ کہ میان بیتاب صاحب جو شاگرد مومن ہین
توکسطرح کی صفت انکی بیان کرتے ہین خدا جانے وہ اس تعریف کے لائق
تھے یا نہین اس عبارت سے انکے نسبت نشان کرتے ہین **بیتاب** تخلص
عباس علیخان صاحب بن نواب عبد العلیخان غلام محمد خان بن نواب فیض اللہ خان
مرحوم والی رامپور جوانیست نیکو منظر زیبا شمایل مہذب الاخلاق پاکیزہ سرشت
ظاہرش چون باطن و باطنش چون ظاہر آراستہ مدتے در لکھنؤ گذرانده اکنون
چند سال ہست کہ بایہ نازش جہان آباد ارم تزئین ہست و باعث زینت این
فرخندہ زمین از تلامذہ خان والا شان مومن خان ہست این ابیات ازو ست
الہ یایان نہ لکھا جیسے اوروںکے نسبت لکھتے ہین کہ بناچاری نوشتہ شد باطن
این مضمون بہوشیاری نوشتہ شد خیر بہرحال انکے کلام سے اضطرابی دل
بیتاب مکشوف شاہد ان مضمون کی بیتابی یہان سے معروض

آخر فریب کھاکے گیا اوسنے مجھکو قتل | مین نے کہا تھا تم سے اوٹھائینگے مرکی بات
پیدا ہوا رقیب کا غم دل مین اندنون | بیتاب غم بھی کھانے مین اب کچھ مزا نہین
سحر ندیکھنی ہم کو نصیب ہو یارب | شب وصال بھی اپنی یہی دعا ہوگی

بشیر تخلص میر بشارت علی نام رئیس جہان آباد بادیہ پیماے اودہ بھی ہوئے

یعنی منزل مین سیاح روح نے بستر بمقام منزل اول جمایا بشارت سخن میر نظام الدین ممنون سے لیکر شاہد سخن شایقان وفا فہم سے یون ہم آغوش ہوکر اشارت کرنے کو آیا

دل بیتاب پہ ہم ہاتھ دہرے بیٹھے ہین | دیکھتے ہین تجھے حسرت سے بھرے بیٹھے ہین

بیتاب تخلص لا اعلم ایک فرد گروہ تلامذہ شاہ حاتم طبع بیتاب تسکین دہ لعبتان مضمون ہردم

بیتاب بھی کیا جوان تھا ایواے | ہو خانہ خراب اس اجل کا+

بیتاب تخلص لالہ سیوک رام نام گلشن بہار سے معلوم ہوا اسرطبع انکار وبر صنم سخن اسطرح جھکا

محبت کی بھی کیا ہوتی ہین کچھ اے ہمنشین رسمین | کہ خوبان ہمکو یون کچھ دین ہم ونکو اسطرح چاہین

بیتاب تخلص خداوردیخان نام برادر عزیز سعادت یار خان رنگین شاخ سخن بہر حال میر نظام الدین ممنون سے چمن کاغذ پہ تضمین

مجھے وہ ہردم کہے ہے اپنا خنجر دیکھکر | قتل کیجے تجھکو جی چاہے ہے اکثر دیکھکر

بہادر تخلص راجہ بنی بہادر رسارجی والد جسونت سنگہ ساکن صوبہ بہار ۱۲ پروانہ بل مزاج بزم کاغذ مین شمع سخن کا پروانہ

سیاہی منہ کی گئی دل کی آرزو نہ گئی | ہمارے جامۂ کہنہ سے مے کی بو نہ گئی

بیتاب تخلص لا اعلم از متاخرین سخن مین نہایت ہتین

گلہ خون کی گلی مین اے بیتاب+ | خاک پا ہے گلال کے مانند+

بشیر تخلص سید محمد علی نام خلف حافظ قادر بخش صاحب مغفور جو بگہ وہ صوفیہ چاردانگ عالم مین مشہور شاہجہان آباد مین صدہا شریف ونجیب نے حافظ صاحب کے پاے مبارک کو دست ادب سے مس کیا ہزارون نے انفاس متبرکہ اونکے سے شرف حفظ قران مجید بیک نفس کیا ہرچند کہ بزرگی اور اوصاف حمیدہ ذات ستودہ صفات اونکے اس قدر ہین کہ اگر حوالہ قلم کیجیے تو بس ایک نسخہ

مطول تیار کیا اور یہہ بھی سبب مختصر لکھا ہوا کہ ملاحظہ فرمانے والے صاحب ایسا نفرمائین کہ اپنے بزرگ کی کتنی تعریف اور مطول کہنے مین جبر اختیار کیا اصل انکی شاہجہان آباد انقلاب زمانہ سے بادیہ گرد ہو کر انکے بزرگون نے سلون کو اپنے قدم کی برکت سے سرافراز کیا وہ مکان لکھنو سے قریب بست کروہ دور ہے اپنی ریاست کا پا انداز کیا بہر حال حافظ صاحب نے نوری دروازہ مین جو نخر دہلی کا ایک محلہ ہے ریاست قبول کی اور بہت اہل اعتقاد نے اون سے بیعت حصول کی میر محمد علی بشیر نے جو عاصی سے قرابت قریبہ رکھتے تھے سن صغیر سے روزگار عالی وقار بزمرۂ متوسلان میان منو صاحب جو کہ خسر پورہ نواب محمد میر خان صاحب بہادر تھے کئے بعدہ سلسلہ روزگار انگریزی مین بداروغگی ہائے اضلاع جہد دہلی مختار رہکر پھر بعدہ داروغگی ضلع علیگڑہ مین حکام سے محکوم ہو کر چھے بعمر ستی و سہ سال تھانہ پٹہر ضلع کول مین بعارضہ ہیضہ سن بارہ سو تریسٹھ ہجری مین انتقال پایا اور اونکے قبر کا نشان اوسی قصبہ کے تکیہ مین اونکے ورثا نے بنایا جوان جسیم گوشہ سیہ فام فکر خوش کلام اور یہ حضرت بشیر شاگرد میر گلزار علی اسیر ایسا فرمایا جو زبان قلم پر آیا

دام الفت مین پھنسانے کا قصور اچھا رکا — آنکھ کا دل کا ہنسی کا اور تری رفتار کا
برق ہے شعلہ ہے انگارا ہے انگر ہے کہ کیا — حال کچھ کھلتا نہین میرے دل افگار کا
ہو رہا اسم یاہ تھا یان تک کہ از بہر شمار — آفتاب چرخ سمرن کا مرے دانا ہوا
یقین جان دل اسکو کہ بحر ہستی مین — ہے زیست اپنی برنگ حباب ایک قلم
نکر غم اے بشیر اب شفاعت پہ تیرے + — کہ حضرت مصطفی باندھتے ہین +
قید اس بہار مین اگر ایکی برس رہے — صیاد دیا تو ہم ہی رہین یا قفس رہے

باطن تخلص حکیم میر قطب الدین نام راقم آثم مولف گلستان بیخزان پابند سلسلہ شاگردی میان نظیر صاحب اور خواہان فیض صحبت بدل وجان انکی تعلیم سے استفادے سے حرف شناس سخن ہو جائیگا گل سخن اسکا رنگین تر از چمن ہو جائیگا

اگرچہ کلام قابل گذارش نہین تو کیا بزرگون کی اس حقیر پہ نوازش نہین امید کہ سب ناظرین نقص پر نظر نفرما کر بچشم اصلاح ملاحظہ کامل فرمایئن بلکہ اس کمترین خلایق کے انکسار پر رحم کرتے آیئن کیونکہ مانند صاحب گلشن بیخار اس پست ہمت نے سر غرور بلند نہین کیا کیا اونھون نے اپنے نسبت ازراہ تبختر فخر چند و رچند نہین کیا یہ نالائق تو امیدوار عفو کریمانہ ہے اور مستدعی عنایات بزرگانہ ہے سب سامعین و ناظرین قول شیخ سعدی علیہ الرحمتہ پہ عمل فرمایئن اور اس ناچیز کی گذارش کو ازراہ کرم خاطر مین لایئن

مرا پیر دانای مرشد شہاب
دو اندرز فرمود بر روے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش
دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش

بالجملہ چند اشعار سے سمع خراش ہوتا ہے امید ہے کہ بچشم اصلاح ملاحظہ فرمایئن حضرات ناظرین بگوش توجہ سن لین سامعین سے التماس ہے اگر خاطر عاطر مین لایئن جناب باریک بین اور عاصی تو سراپا عیب ہے اسمین کیا شک و ریب ہے پدر بزرگوار سید محمدی متخلص بظاہر تو مفصل حال عاجز کا حرف ظا مین بنام ظاہر ظاہر ہے

یہ کثرت ہے ہزارون رنگ مین ہی جلوہ گر اک تو
یہ وحدت ہی کہ جو انگارہ ہو وہ اک منقل کا
ترے صحرای الفت خیز مین سے بعد کیا کیجے
مقام بے نیازی ہے پہونچنا تیری منزل کا
یہ چارون یار حضرت کی ہین رکن اک چار اسلامی
وجود انکا مگر جو ہر شریعت کے سجنجل کا
روندا قدم سے خاک مین یکسر ملا دیا
پائی صبا نے کون سے تقصیر نقش پا
جو کچھ دیکھا سو دیکھا کیا بیان معراج کی شب کا
تقرب عرش اعظم پہ محمد کو ملا رب کا
حقیقت کھل گئی ذرہ سے خورشید درخشان کی
پتنگے سے مجھے یاد آگیا شعلہ جہنم کا +
کھوج ملا منزل مقصود کا +
خضر مجھے نقش قدم ہو گیا +
جس جا ترا قدم ہے مدینہ کی راہ مین
خط جبین ماست ہم آغوش نقش پا
واسطے سر کے مرے پتھر بنا + +
واسطے پتھر کے میرا سر بنا +

تیرہ بختی اپنی یہ چمکی ہے باطن کیا کہین
کسکی ہون برق تجلی کا دیوانہ باطن
ہو مجھہ سے مقابلہ سخن کا
آوازہ ہون اک مرغ خوش الحان کی گویا
شرم گنہ پہ دہیان کیا جب خیال کا
قضا کے خلد بیدان حور و غلمان ابنہ ہم جو ملی
مجھے تو موسے پر بھی حسینون کو ملا فیض
آسودہ رہروان عدم کسطرح سے ہون
جی گیا مرنے سے مرنے نے جلا یا مجھکو
آہو بخین اپنے آتش یاقوت کا تھا رنگ
سوجھا نہ یاد جنبش ابرو مین زلف کو
کیا اعتماد خواب کا کیون ہو گئے یہ محو
آنکھون مین رہتے دلین جگہہ کر لی حجاب
وہ ظرف ہے خم وحدت کو مین چڑہا جاتا
قفس مین آتی چمن کی مجھے جو یاد کبھی
یہ عشق و حسن مہربان فلک سے علاقہ کیا
گنہ سے توبہ کرا یہ دل سمجھتا ہے نہین الا
چاند پہ شیشہ شیشہ پہ پنجہ پنجہ مین قطرہ زہیب فزا
فوج دعا کا عرش پہ لشکر پڑا کیا
آئینہ کو مہتاب بنایا ترے رخ نے
فنا کی راہ مین کب گم رہ ہوا سقدر رتب غائب
کون سے گل کی تمنا مین تو آیا خورشید
دود سے شمع تجلی وہ ہو ++

مہر ہے سایہ ہمارے اس شب دیجور کا
سنگ جو سر پہ لگا وہ جبل طور بنا
منہ سے کہین بلبل چمن کا +
گلشن کا گرفتار نہ پابند قفس کا
دریا بہا دیا عرق انفعال کا +
گھروندا گلشن جنت سے جن وزو نجن تھا اہ کا
گلگونہ بنی خاک مری روے حسین کا
تکیہ کہین ملے ہے نہ سایا درخت کا
ملک الموت مرے حق مین مسیحا آیا
شعلہ تھا کسی مین کسی مین دہوان تھا
تلوار کی بھی آنچ کو دیکھا دہوان تھا
بچہ تکچہ زلیخا تھی یوسف جوان تھا
پردہ نشین تھے آپ تو پردہ کہان تھا
ترا جمال جو اس جام مین سما جاتا
وہ نالہ کرتا کہ صبا و بلبلا جاتا +
کہین ہین قیس کسکو اور ہے لیلی کا ناقہ کیا
جھگڑا اور عشق کا جھگڑا اور دفاقہ کیا
تکیہ پہ زانو زانو پہ ہاتھہ اور ہاتھہ مین دامان کا
گردون پہ اپنے آہ کا جھنڈا گڑا کیا
عکس دیمین جو سورج کا پڑا اور بھی چمکا
برنگ شمع اپنا یان گریبان سے ہم سر غائب
صورت موج نسیم سحرا تنا بیتاب
رشک لب حضرت عیسی وہ لب +

تیر مژگان سے چھدے کیونکر نگہ کاطی تر
جہان گیا مین اکیلا چھوڑا وان اسنے
نسیم حال خزان کا جو سن گئی ہوگی
ہوش کیون کھوئے گئے دیکھکے جلوا الہی
مدعا طول وہ کج فہم تقاضا دل کا
نکلجانا پھر اوسکا درمیان سے ہیچ یہہ کیا ہے
جوانی مفلسی مستی بہار و جوش مہرویان
عروس گور سے ہونیکو ہمکنار آسے
اندھی سی بھی ضرر نہو روشن دلونکو کچھ
ہمیشہ گوہر ابر کرم سے + +
ہوتین ہین دام ہاتھون کی لکیرین +
یعقوب اپنے جامہ سے باہر نکل پڑے
طلب بھی بوسہ کی دشنام کا سوال بھی ہے
خیال آیا جو باطن کو وفور فسق کا اپنے
گذشت از سر چو آب غم چہ یکدست و چہ یک نیزہ
کرتا نہین ہے بخت سیہ اون سے کو بھی
شیر گرد دن کو نہ لون مین اسد اللہ کی قسم
سن سنکی تری بندش اشعار باطن آج
اک پل کی تھی چار پہر رات عجب سے
راحت ہستی موہوم ہوا خواب عدم
جو ایک اشک بھی آ مرے چشم تر سے بچھڑکے
شیرین زبان ہے جو محمد کے نام سے
کب قطع حرص ہوتی کب ملتی یان فراغت

کام کرتا نہین کچھ مرغ ہوا گیر پہ تیر
اجل وبا سے بغل مین کفن گئی ہو گی
وہ باولی سی تو سنکے چمن گئی ہوگی
ارنی پھر کے تو آ سے حضرت موسی کبھی
آرزو کبھی طلب کبھی تمنا کبھی +
وہ ٹپکا تھا کھو کس بیچ کا کیسی کمر ہوگی
ڈرے اس نجم کد بہین کسطرح باطن گذر ہوگی
اکیلے چار پیادون پہ ہم سوار آسے
میرے چراغ قبر سے بجھکر ہوا جلی
سخی بھر دیتے ہین کشتی گدا کی + +
ترپتی رہگئی مچھلی حنا کی + +
لائے جو گرگ جامہ یوسف اوتار کے
جواب دے ارے مسک تو کچھ وہ سوال بھی ہے
ف تو یکسر شرم کا پانی ہلبون سے ہو بڑھا پانی
بلا سے جان ہوا جب سر سے اونچا ہوگیا پانی
پرورہ ہین جو سایہ زلف دراز کے
سگ اصحاب رسول عربی کے بدلے
حیرت مین رہگئے ہین عدو منہ کو چھپا کے
آئی تھی شب وصل کہ دم مین سحر آئی
نیند آئی مجھے نہ کبھی افسانے سے
تو پانی اتنا ہوا اونچا کہ عرش پہ [illegible]
[illegible] کلام سے
کب [illegible] گیا [illegible] از کر [illegible]

اسنے مٹا دیا ہے تجھے ایکدم مین جون حباب
پا منتی سے بھی چلے پچکے سرہانے والے
دیکھہ باطن کہ چھری شہد کی ہین پیہ معشوق
رکھا فرعون نے موسی کو بصد ناز و نعم
نگلی بہشت جو اس رشک ماہ کی ہو گی
خیال کاکل پیچان مین چرخ کجرو سے
جلوۂ نور الہی رنگ آب و گل مین ہے
ضبط کے معنی ہین یہ کہ نہین ہم منہ سے اُف
عصمت لیلی کی کس صورت نگہبانی نہو
سطر خط کی نہ فقط آیۂ رحمت ہوتی
عقل کل طفل دبستان ہے وہ کیا سمجھے گا
خوف گلچین قضا ہے دل صیاد سے خون
بزم سے خاموش روشن کسکی شمع نور ہے
نپوچھو کچھہ ہماری کسطرح اوقات کٹتی ہے
خدا کی حمد سے وصف بتان سے
فسردہ دل ہے زلف آشوب جان سے
ہزارون رنگ سے کہتے ہین نغمہ +
بڑی دقت سے گذرا رستم دل +
بے باطن آج خورشید سر کوہ +
وہان انکا ہے یہان شوق دیدار رجائی ہے
ہر اک جانب ظہور نور روئے یار جانی ہے
ہوا سے بھی ہے ہلکا جسم ایسی ناتوانی ہے
زلیخا خواب مین بیدار بختی کی نشانی سے

خنجر کی دھار موجۂ سیل فنا ہوئی
کاندھے دیجاتے ہین نعش کے اوٹھانے والے
صورت زخم ہین ہنس ہنس کے رولانے والے
دست دشمن سے خدا دوست ہین پائے جاتے
تو نور صبح جنان گرد راہ کی ہو گی
دھوئین اوڑا دیئے ہونگے جو آہ کی ہو گی
جو رگ گردن سے بھی نزدیک تر وہ دل مین ہے
شورش ہنگامۂ محشر ہمارے دل مین ہے
قیس کی آنکھونکی پتلی پردۂ محمل مین ہے
مہر حاتم بھی نہین مہر نبوت ہوتی
جو کچھہ اس خاک کے پتلے مین بھی حکمت ہو گی
نہ سنا نالۂ مرغان سحر اسپر بھی +
جنبش بال پر پروانہ برق طور ہے
غضب مین دن گذرتا ہے قیامت رات کٹتی ہے
بس اک دو کام کو منہ مین زبان ہے
تعجب ہے کہ بے آتش دھوان ہے
ہمارے منہ مین بلبل کی زبان ہے
ترا کوچہ بھی راہ ہفتخوان ہے +
چراغ صبح دم کا میہمان ہے +
ادھر سے رب ارنی ہے ادھر سے لن ترانی ہے
کہان ارنی کہان موسی کہان کی لن ترانی ہے
اوڑے کیا رنگ کیا آواز ہو سب لن ترانی ہے
تجھے زانوے یوسف پر کسی دن نیند آنی ہے

کہین ہین قطع منزل گرم اشکونکی روانی ہے	ہر رنگ شمع آتش سے ہماری زندگانی ہے
ادہر دیکھا تو باقی ہے اودہر دیکھا تو فانی ہے	حباب آسا کوئی ایک آدہ دم کی زندگانی ہے
غضب ہے گورا گورا چہرا اور اوٹھتی جوانی ہے	گریگی کس پہ یہ بجلی بلا یہ کس پہ آنی ہے
جدہر دیکھو اودہر کوسون تلک پانی ہی پانی ہے	زمین کوچہ قاتل کی اتنی خاک چھانی ہے
بنایا تونے حکمت سے اسے موتی اوسے انسان	گہر اور آدمی دونو کی اصل اک بوند پانی ہے
مین آتش ہون مقابل ہو کے کرتا گفتگو تو یہ	مجھے اسے باطن عاجز طبیعت آزمانی ہے

بہار تخلص لا اعلم نسیم تلاش و صبا تجسس اونکی گلشن سے خوشبو نہ لائی تو شمیم بہار سخن سے نشکہ خذان قتل کرکے کلام کی گلی تختہ کاغذ مین شاخ قلم سے اُس آب و رنگ پہ کھلائی

پیارا انتقام کھائی ہے ہمنے زندگی بھر کی	اوٹھا وینگے نہ ہرگز سر صنم کے آستانے سے

بہجت تخلص لا اعلم شاعر باوقار و ذی کرم قدیما سے ہین رہی پیشوا سے ہین

جنبش اوس کاکل کی جب یاد آتے ہے	سانپ سا چھاتی پہ کچھ پھر جاتے ہے

پیام تخلص شرف الدین علیخان نام مرد شریف و نجیب جد دہلی سے تھے چاشنی شکر فارسی بحلاوت قریب اتفاقاً نمک کلام ہندی سے بھی ذائقہ کام سخن کا درست کیا لباس بندش کو قامت معشوق مضمون پہ موزون قلم شکستہ سے چست کیا راست غلطی صاحب گلشن بیخار کی کج روی اونکی طبع کج رفتار کی کہ ہنگام تلاش دیوان مرشد شعرا مین یہ شعر دیکھا اور بھی مولف گذشتہ نازنینان نے اس شعر کو بنام مرشد شعرا لکھا

ایک عاشق نظر نہین آتا +	ٹوپی والون نے قتل عام کیا +

پروانہ تخلص لالہ جسونت سنگہ نام معزز امراے وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر مرد جوان وجیہ مہر لقا خورشید ضیا مشتری چہرہ سہیل پیشانی ہزارون خوبرو اونکے شمع رخ پر پروانہ وار قربان انکی صفت مین مرغ فکر کی پروانہ طائر خیال نازک مشتغل نازک خیالی پہ پروانہ

نسیم آہ نے شاید کبھی کی تاثیر ++ | شگفتگی سی ترے غنچۂ دہان میں ہے

پروانہ تخلص محمد بیگ نام شاعر خیراباد جوار صوبۂ اودھ جنسے واقف ہر نیک و بد بلا جد و کد شعلہ ادا کی شمع فکر کا زبانہ فروغ سوز کلام پر اسکے ہم میں ایک پروانہ

قتل کر ہان مت کسو کی قسم + | تجھے قاتل مرے لہو کی قسم +

بسیط تخلص لالہ انند سروپ نام ساکن شہر بنارس از خاندان قیم بعہدۂ تحصیلداری سرکار انگریزی ممتاز تھے بس

چھپکتے ہیں جو گل شمع کو گلشن میں بسیطا | ہم لڑا یا کیے ہیں بلبل و پروانے کو

بیدل تخلص خواجہ غلام حسین نام شاگرد حافظ عبد الرحمن خان احسان بیدل انکے کلام کی بدل خواہان اگر از راہ الطاف مستفید کریں تو کمال احسان

بے جگر تو ہیں بہت کون جگر اپنا سا | خشک لب سوختہ دل خستہ جگر اپنا سا
تو بھی تو اے کشش نالہ تماشا و کھلا | کر چکی آہ جو کرتا تھا اثر اپنا سا
راہ عدم کو توشۂ اعمال چاہیے + | مہلت وسے نہ کو مرگ کہ زاد سفر نہیں
قسمت کہ مجھ تالک نہ وہ قاتل پہنچ سکا | محدود کشتگان سے رہ قتل گاہ سے

بحر تخلص لا اعلم نام انکا مانند غریق دریاے عمیق نا آشنا سے گرداب تحقیق رہا ہر چند غواص دریاے عمان فکر میں جستجو کرتا تھا لیکن متلاطم آب غریق ہا کا تجسس سے نے ساحل مراد پر لنگر نکیا فکر شوق طبع روان انکے قلزم سخن میں بیڑا

اہ بیں گل کی آرزو نکلی سے ہے سجھائیگی | داغوں سے دلکو باغ بنایا تو کیا ہوا

برق تخلص قاضی محمد نجم الدین نام برق کلام برق نظام مصرعہ سے کہ شمشیر برق برق کیا برق میں اور اوسی میں سراسر فرق شعر پڑھا کہ بجلی چمک گئی رعد کے دل میں جسکی دھڑک گئی صفت ابرو میں جو مصرعہ ہوا گلو سے عشاق کو تیغ قضا ہوا بزم مشاعرہ دار القضا عاشق کے لیے مفت ہی قتل کا فتوی ملا

وہ اشک کیا ہے جنمیں کہ لخت جگر نہیں | کیا ہے وہ آستین جو لہو میں تر نہیں
رشک عدو و حسرت وصل آرزوے مرگ | صدمہ ہے کون سا جو مرے جان پر نہیں

پذیر تخلص میر نثار علی نام خلف جناب سید گلزار علی صاحب اسیر کہ ہنوز عمر انکی سیزدہ سالہ ہے مگر ذہانت و جودت طبع و ظرافت انکے فکر رسا کی مشہر چون کہ سن صغیر مین کبیر و بے نظیر روزگار ہین تو اسیر طرۂ معشوقہ سخن ہو کر پذیرا سے روزگار ہین کلام دلپذیر ہے شائقین اسیر کو نظیر ہے

مضمون کمر کا اوسنے کہا سے نکالیے — دل چیریے مگر رگ جان سے نکالیے
صورت سے بت کے اور معنی کو ڈھونڈھیے — رشتہ حرم کا کوئی یہان سے نکالیے
بازار عشق مین ہے مزا صم و بکم کا — سنیے نہ کان سے نہ زبان سے نکالیے
جھگڑے مین مذہبونکے پڑے کون اے پذیر — اپنے کو آپ دونو جہان سے نکالیے

حرف التا

۲۵

تصویر تخلص لا اعلم ایک عورت کہ شکل حال انکی ہنگام نظارہ پردہ پوش مصور طبع صفحہ خیال پر حیرت سے ہمہ وش تفتیش حال مین جو با صورت آئینہ تصویر حیران ادراک خیال مین متفحص مثال زلف پریشان شعر کے مضمون پر دل کھنچا جاتا ہے غور کیجیے تو چہرہ کا رنگ اوڑا جاتا ہے

چل ہوا کھا نہ صبا اس دل دلگیر کو چھیڑ — کیا مزا پائے گی تو غنچہ تصویر کو چھیڑ
محبت ابتلک رکھتی ہے یہ تاثیر مجنونکی — کہ بن لیلی نہین کھنچتی کہین تصویر مجنونکی

تراب تخلص مولوی تراب علی نام ایک صاحب دیکھنے مین آئے سیہ فام لحیف اونکی بہت توصیف نہایت خدا پرست بت شکن ذوق استماع سماع مین گوش ہمہ تن کبھی ذکر شغل و اشغال کا ہے شعر و شاعری کی قیل و قال ذکر خدا مین ہمہ شب حال ماضی واسطے استقبال فرض خدا کے راضی عمر عزیز قریب پنجاہ سال ہر فن مین صاحب کمال رونق افزاے جد وہلی ہوے اب حال معلوم نہین کہ کہان تشریف لیگئے طرز سخن خاصی وضع فکر اچھی مضامین ازبس مرغوب ترکیب بندش نہایت خوب

ڈوب کر دل مین مرے تیر کا پیکان رہا — او کمان دار ترا مجھپہ یہ احسان رہا

آفرین ہے تری ہمت کو تراب شیدا | عشق کافر کا کیا آپ مسلمان رہا

تمکین تخلص میر نثار علی نام عرصہ انتقال کو شمارہ بروج سے حساب کر لیجیے دستگاہ قرعہ زنی اور شمار نجوم مین اونکو اوستادی کا خطاب دیجیے بارہا محفل مشاعرہ مہاراجہ صاحب بہادر شریک ہوئے اور اشعار طرح و غیر طرح مین بہت ٹھیک ہوئے عمر قریب شصت سال کا نذکے چوتھے گھر مین ہجوم جماعت سخن کا یہ حال

ساقی لو مجھین رکھہ سینہ سے تو پشت برابر | مدہوشی مین سمجھا ہو نہین رو پشت برابر

تسلی تخلص لالہ ٹیکارام نام آشناے بحر فارسی چاہ طرف آبحیات ہندی فارسی مین اوستاد اسکے فاخر مکین ہندی مین میان مصحفی جیسے ذہین مولد لکھنؤ اٹاوہ مسکن قدیم کلام انکا تسلی بخش مضطر و سقیم

اب بھی اس نیم جان مین کچھہ ہے | فایدہ امتحان مین کچھہ ہے ++

تمنا تخلص محمد عیسی نام مولد شاہجہان اباد امتیاز لکھنؤ مین پایا نظم و نسق سخن میان مصحفی مرحوم سے ہاتھہ آیا سخن عیسی انفس مردگان مضمونکو زندگی کی ہوس

غیر سے شکوہ مرا ایسی دیکھی دانائی تری | مین ہوا رسوا تو کیا ہوگی نہ رسوائی تری

تابان تخلص میر عبد الحی نام گل والے جسم انکے نے بیچ خاکدان دہلی کے صورت آب و رنگ پائی انھون نے قرابت اپنی تا بحضرت علی موسی رضا رضی اللہ عنہ پہونچائی با وصف خوبرو لیلی شیرین عشق فرہادی دکھاتے اور با وجود وجاہت لیلی محبت مجنونی جتاتے غلطی حساب سخن کی خامہ تجربہ گاہ شعرا سے درست ہوئی فرد ارج متناسب شکستہ رقم مضمون کی چست ہوئی مرزا جان جانان مظہر علیہ الرحمتہ مجروح خنجر نازاسی محبوب رشک غلمان کے مانند عندلیب دور افتادہ گلشن ہزار جان سے تابع فرمان کے عہد شباب مین اختر تابان عمر انکا آسمان زندگی سے ببرج قضا پنہان ہوا ستارہ مضمون

بالاے چرخ کاغذ اسطرح درخشان ہوا

ہے سوز عشق مجھ میں یہان تک کہ بعد مرگ ‎ ‎ پروانہ مرغ روح ہو شمع مزار کا
کس کسطرح کی دلمیں گذرتی ہیں حسرتیں ‎ ‎ ہے وصل سے زیادہ مزا انتظار کا
حرم کو چھوڑ رہوں کیوں نہ بتکدہ میں شیخ ‎ ‎ کہ یان ہر ایک کو ہے مرتبہ خدائی کا

صاحبو عجب تماشے کی بات ہے صاحب گلشن بیخار کی نہ تحقیقات صحیح نہ تلاش میں راستی اختیار کی ہوشیار ہو کے ایسی غفلت کی صحت سے بالکل نفرت کی چنانچہ اس جگہہ ایسا سہو فاحش سرزد ہوا کہ جسکا بیان بیرون از حد ہوا یہہ شعر جو بنام تابان چھپا یا وہ کلیات مسجود شعرا میں نظر آیا راقم نے دیکھا معتبرون سے سنا وہ شعر ایک یہ ہے فقط جیسا اونکا گمان ہے غلط

گل نکلتا ہے زمین سے جو برنگ شعلہ ‎ ‎ کون جا سوختہ جلتا ہے تہ خاک ہنوز
آتا ہی فاتحہ کو بھی لیکر رقیب ساتھ ‎ ‎ لاتا ہے خار قبر پہ میرے بجاے گل
بیان کیا کرون ناتوانی میں اپنی ‎ ‎ مجھے بات کہنی کی طاقت کہاں ہے
کرون دعوی خون میں قاتل سے اپنے ‎ ‎ کب آئے گی یارب قیامت کہاں ہے

تمنا تخلص محمد اسحاق خان نام ایک فصل میں جو ہر و باغ سودا پذیر ہوا اور ہر خلط معتدلہ اپنے قوام سے متغیر ہوا مرد عشق اندیشہ زخمی تیغ معشوقان ناز پیشہ جویاے مرہم وصل خواہان اندمال جراحت اصل با وصف اسکے پھر سپر سینہ روبروے خدنگ ناز مژگان جگر خراش ناوک غمزۂ لبتان سحر طراز کی تلاش الحق حکما نے عشق کو قسم مالیخولیا سے لکھا ہے اور جو نسخہ مجرب تجویز کیا درست و بجا ہے با وصف اس شوریدہ سری کے مزاج وحشت انگیز طرفہ صحراے شعر آیا ہرچند اطبا مانع آئے الا دیوانہ بکار خود ہوشیار پایا یہہ شعر انکا کسی زمانے میں کمال مطبوع طبیعت اس کشتہ انداز محبت رشک باغ تھا اور بصد شوق ہر دم ورد زبان اندوہ گزین مہجوران کا تھا

اپنی تو یہ صورت ہے کہ جون بلبل تصویر ‎ ‎ پرواز کی طاقت نہیں اور پاس چمن ہے

ترقی تخلص مرزا تقی خان نام امیر بلند خاندان اثر نام آوران فیض آباد والا دودمان سخن کو حضیض تنزل سے اس طرح ترقی بخشی انکے خیال نے مضمون کے ستارے کو آسمان فلک پہ ایسی بلندی عنایت کی

پیچھے ترقی دیکھیے کتنی ہو مجھکو اب	پہلی غزل مین میرے تو ہم سبق ہوا
ساکنان کعبہ نے کی بت پرستی اختیار	وہ صنم نام خدا کیا ان دنون جوبن پہ ہے

تاب تخلص لالہ مہتاب راے نام جاے تولد دہلی ملیا وکشمیر مہتاب سخن جا بجا کی خامہ جادو طراز سے سخن کاغذ مین روشن ضمیر

الفت مین نکو نا کبھی اسے فتنہ گر ایسی	جو ہوتی ہمیشہ سے تمھاری اگر ایسی
یا تنگ تکو ناصح نادان مجھے اتنا	یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

تحیر تخلص غلام مصطفی نام برادر زادہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب گلشن بہار کی کیا کیا شوخیان گزارش ہوئین جنکو شعلے کی سمجھ نہ پڑے کی تمیز انکے نسبت کیا عبارت تحریر کی جسکی تردید کو بندے نے یون تقریر کی اگرچہ از علم بہرہ ندارد امابمقتضاے الولد سر لابیہ الخ گو کہ یہ بقول راوی اول شاید ایسے تخلص نے غلط محض انھون نے سچ جھوٹ اونکا عیب لگایا یہ کیسے نکتہ چینان صحبت صرافان سخن سے انکے نقد فکر کو رواج حاصل بلکہ کتنے ہین کی فہم ناقص کو نزدیک عیار کامل گو کہ حسب ایماے مومی الیہ بے علم ہے مگر کمال ذہانت حاصل باوجود بے علمی صاحب علم کہنے کے قابل حقیقت یہ ہے کہ کوئی کیسا ہی برا ہو مگر بھلائی اسی مین ہے کہ اپنی تحریر و تقریر سے برا نکہے عیب گوئی و غیبت بڑا عیب ہے جو کوئی اس لکھنے والے کی عبارت دیکھے اچھا کہے مشہورہ سخن کا یہ شاہد رعنا فراق شعر گوئی کے فتراک مین شہرہ آفاق

کیا اطفال کو نے سنگ اوٹھا لانے کی	آمد آمد ہوئی شاید ترے دیوانے کی

تمکین تخلص صلاح الدین نام مجنون صفت شہریون کی صحبت سے کنارہ مانند سرو آزاد تجرد کو بہتر سمجھا اوس مین گذارہ عالم سخن انکا منشہ کا غذ

کس شگفت سے مشکن ہوا جسکا مداح آج روبرو سامعین کی باطن ہوا

یہ عشق اور حسن کو جس روز کہ ایجاد کیا | مجھکو دیوانہ کیا تجھکو پریزاد کیا

تجمل تخلص لا اعلم لکھنوی صاحب گلشن بیخار انکے نسبت کیا فقرہ بٹھاتے ہین اور کس کس طرح کے اعتراض اوٹھاتے ہین کہ لکھتے از علم بہرہ نداشت الخ اتنے فقرے فقرے دیتے ہین اور جنکی کم علمی مشہور کردی خدا جانے یہ کیا عادت انکی ہے کہ ساری خوبی دور کردی کسی کے برا کہنے سے کوئی برا نہین ہوتا الا نا واقف کے نزدیک اچھا نہین ہوتا بلکہ دلیل کرتے ہین کہ فلان شخص نے فلان کس کو ایسا لکھا تو وہ ایسا نہوگا نہین تو ویسا تھا اور ایسا لکھا

تپش کے لیکھے ہین دیدۂ تر بیٹھ گیا | اوٹھتے اوٹھتے مرے آخر کو وہ گھر بیٹھ گیا

تپش تخلص لا اعلم انکے حال سے بندہ نا محرم سوز دل نے تپش کی تلاش ہین بہر تپش کی سراغ نہ پایا پتا ہاتھ نہ آیا

کیا ہین دل سے چل تجکو تماشا ایک دکھلاؤن | تہ کاکل عرق آلودہ وہ گردن جھلکتی ہے
لگا کہنے تپش کیونکہ بہلا اب گھر سے ہین نکلون | اندھیری رات ہے برسات ہے بجلی چمکتی ہے

تپش تخلص مرزا محمد اسمعیل نام عرف مرزا جان انکا سلسلہ نسب حضرت سید جلال الدین بخاری سے پہنچتا انکے نہال عمر نے گلستان دہلی نشو و نما پایا اصل انکی بخارا انکے آیینہ فکر کو خضر شعر اسنے چمکایا

کچھ نہ تیرے سلیقہ سے پھنسے ہم نہین صیاد | لائی ہے ہمین دام مین تقدیر ہماری
ہین آوارہ اشک کے قطرہ کا بھی ہے رونا مشکل | نکلے وہ لیکے ہین جتنے دل تھام اپنا

تعشق تخلص لا اعلم مرتبہ شاگردی کا حضرت استاد عشق سے حاصل کیا اپنا نام اون کے شاگردون کے زمرے مین داخل کیا

سامنے دیکھہ کے آتا ہے تعشق وہ کون | بار سے کہ ابتو ہوا خوش دل محزون تیرا

تجمل تخلص محمد عظیم نام قلندر بخش جرأت سے حاصل تعلیم تمام

کتاب قصہ فرہاد و دفتر مجنون | یہ دو ورق ہین مرے عشق کی کہانی کی

تجلی تخلص محمد حسین نام عرف حاجی پسر میر محمد کلیم دہلی مین جو باغ چاندنی
چوک مین ہے وہان کے مقیم مرد حریف دقیقہ رس آگے مین کیا عرض کرون
بس صاحب گلشن بیخار یون کہتے ہین کہ از مثنوی لیلی مجنون بزبان ریختہ
از خیالات او بنظر رسیدہ پذیرا سے دل افتادہ اور ہست الخ بجز اسکے کوئی اور
ہجوئی کوئی خلط انکی سرشت مین خمیر نہین انکو سواے ایسے اختراع مضمون کی یاد
کوئی تدبیر نہین جسوقت سامعین سنے اوسکو زیب گوش کیا برق تجلی سکر
مثال موسی بیہوش کیا

بہ شوق دیکھ لیپس مرگ بھی تجلی نے — کفن مین کھولدین آنکھین تماشا جو یار آیا
ترا دامن آگیا جو مین روز حساب مین — لگنے لگا ہٹھا واسے آفتاب مین
جب رات تھی دراز ملاقات کم ہوئی — ملنے کے دن جو آئے تو پھر رات کم ہوئی

تصور تخلص حیدر حسن نام مراد اسکے اولاد امام زید شہید بجرات تمام تلمذ
جرات کے ادب سے مستفید متوطن قصبہ پنکواڑہ سو خامہ بہزاد طبع چہرہ تصویر
سخن کو بغازہ جودت یون تاب دیتا ہے مصور فکر یا فی طبع سے نگار صورت
گرہی اسی شکل سے لیتا ہے

تصور گر مجھ شی یار کی مجکو رلاوے گی — بہت گر بھیگا ہوا منہ پسینے کی علامت
لیگئے یون ترے کوچہ سے تصور کو لوگ — جون اوٹھا دین کسی بہ بہشت کو بیمار

تجلی تخلص تجلی شاہ نام مولد انکا حیدر آباد سنتے مین آتا ہے موسی فکر دیدار
شاید مضمون سے طور کاغذ پر یون نقش لکھاتا ہے

دامن کا عکس کے پڑا ہی کہ آج تک — پھیلا رہا ہے سرو لب جو بہار ہاتھ

تسکین تخلص میر حسین نام صاحبان والا شان جانے غور ہے کہ یہ تسکین
جو صاحب گلشن بیخار کے دوست اور مومن کے شاگرد ہین تو انکا یہ طور ہے
اپنی کتاب مین انکی بہت صفت کرتے ہین انکی محبت کا دم ہر دم بھرتے ہین
تشفی سخن مومن خان سے پائی تسکین شائقین اسطرح فرمائی

بے بال و پری کھوتی ہے توقیر اسیری	صیاد کبھی لیکے یہان دام نہ آیا +
ہر صبح وہ ڈھونڈھے ہے کوئی تازہ خریدار	صورت مری ہر روز بدل جاے تو اچھا
چپ لگی مجکو تو چھپا بھی پھر وہان ہوگا	راز اپنا نہ خموشی سے بھی پنہان ہوگا
وحشت اب لاش کو لے بھاگے گی +	تنگئ گور سے گھبرا یاد آیا +
نام تسکین یہ مضمون تپش نازیبا	تمنا تخلص جو سزاوار تو بیتاب مجھے

تسکین تخلص سعادت علی نام عنایت فرمایان رفیع الشان عمدہ کا مقام دہلی
تسکین تخلص کا امتحان نہ صاحب گلشن بیخار کے دوست نہ مومن خان کے
شاگرد تو اس سبب انکی دیکھیں کس طرحکی عبارت کے بالا کرے تسکین تخلص
سعادت علی نام یکے از تلامذہ قمر الدین منت ہست ادراست اور یہی ایک
شعر لکھا مجھے یہ تہ افسوس آیا کہ دہان تسکین کی تسلی یون کی اور یہان
تسکین کو بیقراری یون دی فکر طبع سے شائقین کو تسکین دل بیتاب
سامعین پر صد آفرین

کیا خاک ہو صفائی بھلا ہم مین یار مین	خط بھی لکھا جو ہمکو تو خط غبار مین

تجلی تخلص میر غلام علی نام تصنیف جنکا قصہ لیلی مجنون تمام کوئی شعر ہم
نہ پہنچا اسسے ڈرتا ہون ناچار دو شعر داستان سے عرض کرتا ہون سینہ ا
قلم وادی ایمن صفحہ کاغذ دشت روشن

کھینچ مکتب مین کچھ لیتے ہم	[illegible] پشت سے پا آئے ہم
تجلی دل اناری عشق دیکھ	بیمار چنا ناری عشق دیکھ

تمنا تخلص میر کفایت علی نام ولد میر الہی بخش برادر مولوی محمد دراز علی
کا کلام قصبہ میرٹھ من مضافات دہلی وہان کے ہم رئیس عالی سن بارہ سو
السٹھ ہجری جو دہلی مین رونق افزا ہوے بندہ انکی خدمت مین بہرہ اندوز
ہوا سر رشتہ داری محکمہ استیصال ٹھگی اور ڈکیتی مختار محفل مشاعرہ
مشفقی مرزا فضل علی صاحب تمنا تخلص ہمراز جوان خوشرو اچھا انداز گفتگو

تنہا سے شکوہ ملتا ہے وہ ماہ پر ملام — ان روز دن اوسکے بخت کا ہو اختر آفتاب
رحم کرتے ہین وہ حال پہ سب ان روزون — ملک الموت بھی آیا تو مسیحا ہو کر
وطن تھا رشک چمن آسمان نے چھڑا دیا — بستان سبزہ بیگانہ کتنے دور مجھے
ہر گھڑی مجھکو ترقی و تنزل سے ہے نصیب — درد سر کم ہو تپ درد جگر افزون ہو جاے
کیون منہ پہ یہ لگاؤ ہین دھبے خضاب کے — پیری نہ رنگ لائیگی عہد شباب کے
کم ظرف ہین جو بکتے ہین حق پیکے ساقیا — منہ اپنا بند رکھتے ہین شیشہ شراب کے
زلف کا سودا ہے عشق سبز رنگ یار سے — ساتھ سے داغ جنون کو مرہم زنگار ہے
دور ہے چرخ ظلم پرور کا + — کون اس شکدہ سے ہین خورسند ہے

تپش تخلص میر عبد علی نام اصل انکی ایران مولد شریف جہد دہلی سلسلہ نسب حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ سے سبحان اللہ لطافت طبع گوہر فشان ظرافت ذہن فیض نشان ہنگامہ آرای بزم نظم گستری رونق افزاے مجلس سخن وری شیرازہ بند مجموعہ سخن نخل پیوند مضامین نو وکہن انشا بخشاے تخم زدگان انبساط پیراے دلشدگان مبدع قوانین نکات بدیع مخرج دقائق صفات بلیغ منبع فیض کن فیکون مرجع اسرار بارگاہ بیچون مقبول ازلی شاگرد رشید گلزار علی تخلص با سیر صاحب حسن و تدبیر نظم فارسی مرجع سخن ہندی آج

کیا ترے شوخ دو نگاہ ما تم سے + — گر دو بالا جوش اعظم سے ہے +
دیدن دل عشق مین کچھ تھے ہم برسون — طاقت و صبر بھی جاتی رہی کل برسون
اشک باران کی بھی ہو قلت و کثرت ظاہر — چشم تو روئی ادہر ابر ادہر سے برسے
نہ ہی ہے عشق کی عادت مری ہو کھیا تکی — کیا ہے کس لیے پھر درد قصور مجھے
فراق درد و الم سے ستم فغان تپش — یہ ساتون گھیرین ہین ہفتہ سے قصور مجھے

تمکین تخلص محمد یوسف نام یہ عزیز مضمون کا دم بھرتے ہین زلیخاے سخن کو کنعان کاغذ مین کس تمکین سے جلوہ گر کرتے ہین

تھا دم لب پہ اور کبھی دل سے آہ تھی — فرقت کی رات کیا مری حالت تباہ تھی

حرف الثاء

ثنا تخلص ثنا اسد خان نام فرخ آبادی ایک صاحب سبزه رنگ گداز طبع انداز شعر خوانی نہایت وضعدار عرصہ پانچ سال کا ہوا کہ عاصی سے مقام علیگڈہ مین بمکان شفیقی منشی شیخ نبی بخش صاحب سررشتہ دار اتفاق ملاقات ہوا ورنہ بولا جد دہلی مین اونکا مقسوم لایا بمحفل مشاعرہ منشی ابو الحسن صاحب اور محمد امیر خانصاحب تشریف لاے سامعین کو مضامین نادر سے ایما ہنا کی شاخ بنفشہ اونکی زلف سخن پیچ پیچان لچو نیتی اونکی شعر کی ثنا خوان

خود آرائی مین بھی دیکھو ستم ایجاد ظالم	پڑا ہو باف بھی تو اطلس چرخ جفا جو کا
یہ گویہ ونکی تفنگ لگنے کی بوچھار	کہ بنگیا ہدف چرخ چاند تارے رات
تھا جشن شام شب قدر صبح عید کو رشک	وہ دن کدہر گئے یارب کدہر سدھارے رات
کیا ثنا شعر لکھین دست ملاکت کی سبب	سر کو پا باندھتے ہین پانون کو سر باندھتے ہین

ثروت تخلص سید درویش نام آزادانہ وضع مجردانہ انداز گنج طبع اونکا در بہا مضامین سے دکان کاغذ مین سرمایۂ ناز

قابل تجھے جفا کے اوٹھانے کے ہم ذرا	ثروت تباہ ہے یہ اوس آفت پناہ کی

ثابت تخلص میر معز الدین نام کمین برادر مرزا احسن بخت ثابت ہے کہ سیارۂ سخن حافظ عبد الرحمن احسان سے قابل فلک تخت

ہاتھہ سے کسی چشم ستمگر کا ہون بابل ثابت	کیونکہ محکوم مرا ابلق ایام نہو

ثنا تخلص میر شمس الدین نام کشمیری شاگرد شاہ مشتاق طلب گل سرخ مضمون شاخ طبع پر رشک رنگ غیرت العنب

چمن مین ہر خندہ گل ہم جو دیتا ہے اور تو ہے	فغان ہر نالہ ہے فریاد ہر زاری ہو اور مین ہون

ثاقب تخلص لاعلم متقدمین سے ہین بے پروایانہ بسر کرتے شاگرد حاجی شاہ مبارک ابرو پر مرتے ستارۂ مضمون فلک کاغذ پر روشن نجم ثاقب سخن چرخ قرطاس پر پیر توافگن

مرے ادب نے رکھا مجکو یہان تلک محروم | کہ بعد قتل بھی دامن تلک لہو نہ اڑا

ثابت تخلص اجابت علیخان نام مضمون شعر اسطرح سے بیان تمام خاطر
شکستہ پر ثابت مقرر ہے کہ یہ مذاق سخن سے بہرہ ور

وقت مرنے کے مرے پاس وہ موجود ہوا | اپنے ہی جی کا زیان اپنے تئین سود ہوا

حرف الجیم

جرأت تخلص شیخ قلندر بخش نام نظر ایسا آتا ہے کہ انکی آنکھین نور بینائی
سے محروم مزاج انکا طرف علم موسیقی کے رکھتا ہے و بموہم آہنگ سازو
برگ اس علم کا سلم علم احکام انجم شماریسی محرم خوشہ چین خرمن مرزا
سلیمان شکوہ ہوا اور جیسے بیان شکوہ بمعصر غلام ہمدانی مصحفی و میر انشاء اللہ خان
اکثر مشاعرات مین اون سے ہم ردیف رہے تخمیناً چالیس برس گذرے
کہ ہوے اس جہان سے روان طرز کلام خوش اسلوب انداز سخن نہایت مرغوب
رسوخ شاگردی اسکے سے جعفر علی حسرت نازان طبع متین و مستحکم و صاحب دیوان
صاحب گلشن بیخار ان سے یون کرتے ہین تکرار وہ کہ چون از اصول و قوانین
این فن بہرہ نداشتہ نغمہ ہاے خارج از آہنگ بسر ود آوزہ اش کہ چون طبل
دور تقرر رفتہ از انست کہ پذیراے خاطر دگواراے طبع او باشد والواط حرف
بیہودہ معنہ را ابیاتش لغایت خوش ادا و دلربا آمدہ بالجملہ ہر انچہ از دیوانش
بطریق اہل فن بود انتخاب و درین اوراق ثبت افتاد الخ تو کیا جو اشعار
داخل گلشن بیخار ہین وہی قابل دید و مشاہیر و بار ناپائدار ہین لیکن قیاس
مین نہین آتا کچھ کہا نہین جاتا مگر یہ کہ انسان ہے کیونکہ اسکے کلام مین خطا
سرزد نہین کون ہے جسکے سخن مین رطب و یابس و نیک و بد نہین بہر حال
ثابت ہے کہ صاحب گلشن بیخار کو ہر ایک شاعر کا نقصان بیان کرنا اور رہ رسم
کسی کے سخن مین دل توڑ کر نقص کامل پہ دھیان دھرنا چشم نا بینا سے
مبصران سخن کو نور کلام دکھایا اور دیدہ و دانستہ عین الطاف سے سوجھایا

ترے پسینہ کی بو کا عالم بیان کر دے سمجھ دی ہے
نہ لطف یہ بو ہے عطر میں نہ یہ لطافت گلاب میں ہے

لب وہ کہ لعل کے بھی نگینہ پہ حرف ہے
سبزہ وہ پشت لب کا کہ مینہ پہ حرف ہے

ہو کیون نہ تختہ مشق اطبا ترا مریض
جون لوح مشق اوسکے پسینہ پہ حرف ہے

جراءت اوس بن بقول حیران آہ
نہ لگی آنکھ جب سے آنکھ لگی +

جنون تخلص مرزا نجف علیخان نام لخت جگر مرزا محمد علیخان ملک مالوہ بنارس عرصہ ہوا کہ حسب اتفاق آب و خور انکو ہوئی جہد دہلی کی ہوس مجنون مزاج لیلاے سخن کا دم ساز دماغ مختل سودا پرداز

دلکو شاید کوئی ستاتا ہے ++
قاصد اشک تیز آتا ہے ++

جعفر تخلص میر باقر علی نام برادر زادہ میر نظام الدین ممنون نور چشم میر قمر الدین منت ادب یافتہ برادر کلان خود عرصہ قریب ہوا کہ ہنگام بازگشت سفر حجاز ہوئے قضا سے رہین منت توشۂ راہ عدم سفرہ کا غذ پراس مرثیے جینا ہر ایک خویش و اقارب کا دل آتش حسرت سے بھنا

تیغ یون دل مین خیال نگہ یار نہ کھینچ
نا خدا ترس تو کعبہ مین تو تلوار نہ کھینچ

جام تخلص لالہ کنور سین نام شاگرد شرف الدین مضمون پسر غلام محی الدین عشق تمام زمانے مین مشہور ہے مضمون سا نگین کاغذ مین اس کیفیت سے چھلکی شراب سخن جام طبع مین یون ڈھلکی

چھپی ہے یاد کے کھوڑہ پہ گو مہرہ ہو الیکن
نہ دعوی کر سکے گلگون سے تیری ہمعنانی کا

جانی تخلص بیگم نام نور چشمی نواب قمر الدین خان مرحوم زوجۂ نواب آصف الدولہ اونکی نسبت مفہوم مین شدت علالت مین اس مطلع بدیہہ سے مطلع کیا جو زبان زد عالم و مشہور زمانہ ہوا

کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم ناتوان کی
رگ رگ مین نیش غم ہے کہئیے کہان کہان کی

جھمن تخلص لالہ جھمن ناتھ نام سودا ے دہلوی کے ہم نشین تھے اور مضمون سے بندہ ناکام

دل جون سپند عشق کی آتش سی جل گیا ۔ ایک آہ کھینچتے ہی مرا دم نکل گیا +

جانؔ تخلص جانعلی نام سر ادب آگے مرشد شعرا کے جھکایا سلسلہ یک جہتی نواب بیرم خان سے ملایا

ذکر اوس زلف کی درازی کا + ۔ صبح سے تا بشام ہوتا ہے ++

جہاندارؔ تخلص مرزا جہاندار شاہ عرف مرزا جوان بخت ولی عہد فردوس آشیانی حضرت شاہ عالم یک لخت سن بارہ سو ایک مین لبشہر بنارس جہاندار روح اونکی نے بیچ فردوس کے علم فنا نصب کیا خنجر زبان واسطے قتل اعدا کے بادیۂ کاغذ مین یون تیز ہوا

آخر گل اپنی صرف درمیکدہ ہوئی ۔ پہونچی وہان ہی خاک جہانکا خمیر ہوا

جہانگیرؔ تخلص مرزا جہانگیر نام آب و ہوائے لکھنؤ پذیرائے خاطر بہت رہا مرد مجنون مزاج بہ پیروی سودا عبث ہر کسی کو زخمی کیا خود بھی زخمی ہوئے پھر دہلی کو گئے عارضۂ لاحقہ نے سر شوریدہ مین شورش زیادہ کی میر شاہ علی درویش تخلص کو مجروح کرنے کو طبیعت اپنی پھر آمادہ کی بعوض اس خطا کے محبوس ہوئے تیر قضا کا نشانہ ہوکر زندگی سے مایوس ہوئے قیدی روح زندان تن سے رہا ہوا طائر جان قید خانہ بدن سے چھوٹ گیا وحشی طبع خشت زن سودا ہیونکا یہ سخن

وہ کافر مرا درد کیا جانتا ہے ۔ جو گذرے ہے مجھپر خدا جانتا ہے

جلالؔ تخلص لا اعلم فیض آبادی عجب کمال ہوا آنکھون سے پنہان صورت حال کا جمال ہوا

کیا ہوا مین نے جو ٹک جانب ابرو دیکھا ۔ اتنی بس بات پہ تم کھینچنے تلوار لگے

جولانؔ تخلص میر حسن علیخان نام وطن دکن عیان ہوا سمند خامہ ولکا عرصۂ قرطاس پر اس شاد کامی سے جولان ہوا

کنج قفس مین دیکھ کے بے بال و پر مجھے ۔ اے ہمصفیر و چھوڑ گئے تم کدھر مجھے

جنون تخلص شاہ غلام مرتضی نام ستودہ ہاے الہ اباد سے ہین خضوع وخشوع زہد وعبادت مین معروف گو نہ شوق شاعری تھا تو مزاج سودائی اونکا سمت وادی مضامین اسطرح مصروف

تری چشم مست سے ساقیا وہ سیاہ مست جنون ہوا ۔ کہ جو دو الٹہ طاق پر جو دہری تھی وہ وہین دہری رہی

جنون تخلص فخر الاسلام نام استفادہ سخن میر نظام الدین ممنون سے پایا گروہ صوفیان دہلی سے تھے وحشی مزاج نے صحراے کاغذ مین زمین شعر کی خاک کو یون اوڑایا

اوٹھی جو شرم تو دو تو نکے دل ملے نکلے ۔ بجز حجاب یہان کچھہ نہ فاصلے نکلے

جوشش تخلص محمد روشن نام عظیم آبادی طرز گفتار رنگین وضع تحریر مین مستحکم علم عروض مین تضمین جب جنون کی جوشش ہوئی تو سخن کی اسطرح کوشش کی

سفید ہوگئین آنکھین ہوا گریبان سرخ ۔ ہمین تو رونے نے آخر یہ رنگ دکھلایا
اوسکا خدنگ داغ جگر سے نکل گیا ۔ ایک تیر تھا کہ صاف نظر سے نکل گیا
وہ زمانہ کیا ہوا جو مری گریہ مین اثر تھا ۔ یہی چشم خون فشان تھی یہی دل یہی جگر تھا
اوسکی آنکھونکو دیکھین اسے جوشش ۔ منہ تو دیکھو شراب خوار دن کا
دیکھی ہم مین اور اون آنکھونمین کیا بنتی ہے ۔ لوہو کے پیاسے ہین وہ تشنۂ دیدار ہین ہم

جوان تخلص مرزا نعیم بیگ نام فدلہ رباے خوان مرزا سلیمان شکوہ جوش طبیعت سے اس مین ہین مضامین کا انبوہ

دیوار در کی چھاتی سو راخ ہوگئی ہے ۔ کیا روزنوں سے اوسنے آنکھین لڑائیان ہین

جوشش تخلص رحیم اللہ نام دہلوی مقلدی بانوایان مین اوستاد اور غلام ہمدانی مصحفی کی شاگردی سے انکا دل نہایت شاد بانواے فکر انکا لیلی لیلی سخن گلوے طبع مین حائل کرکے اس جوشش سے یا فقیر کہتا ہے فکر کے تکیہ مین مضامین کی صورتون کے آگے اس شکل سے گویا رہتا ہے

مین نے جو کہا تجھہ سن کیا نہ الم گذرا ۔ بولا کہ ابے تیرا وقتی ہی جہنم گذرا

جذب تخلص میر بہکاری نام ایک عزیز سکنائے بریلی سے تھے مرد شایستہ علم وادب سے آگاہ کسب جہل دریا سے ناواقف زمین بہت ملکو نکی دستیاری جریب پاسے ناپتے خواہ نخواہ آخر جوار یا قرب بخارا مین لبستر فنا جہا یا مزاج جہان گر دسنے مجمع شائقین مین حال ملک سخن یون سنایا

وان صفائی وخود نمائی ہے ++ ۔۔ یان مری جان کی صفائی ہے +

جوہر تخلص مرزا احمد علی نام قوم قزلباش جوہر تیغ طبع اونکا اسطرح فاش

آتش دہ چمن ہو یا برق آشیان ہو ۔۔ اے مرغ نالہ کچھ ہو ایکشب تو پرفشان ہو

جراح تخلص غلام ناصر نام اصول کشمیر مولد انکا دہلی مقام ملاحظہ فرمایان گلستان سخن کی خدمت عالی مین گذارش ہے کہ خامہ صاحب گلشن بیخار کے انکی نسبت کی عبارت مین کیسی خصوصیت کی نیزاوش ہے زخم تیغ زبان لگاتے ہین پھل مین یہ پھول کیا کھلاتے ہین یہ عبارت انکی نسبت اسپر دعوی صداقت بتیش جہت ثبت نامش ورین عجالہ بناچاری حوالہ قلم شد الخ مقام انصاف ہے اسمین کیا کچھ لاف ہے ایسا کیون جبر اختیار کیا نشتر تیز آبدار کیا اور جب لکھا تو ناچاری کیا اختیار مین بے اختیاری کیا انکے حرف حرف سے غرور پایا جاتا ہے تب شکل آئینہ زنگ آلود دکھایا جاتا ہے عاصی کے تو سب مخدوم ہین یہ کلام عالم کو معلوم ہین انکا جراح طبع بانکا جن سے مضمون کا زخم یون ٹانکا

جراح ٹانکے دینے مین مت کر ورنگ تو ۔۔ اسواسطے زخم مرے یار گرم ہے

جوشش تخلص محمد عارف نام سخن کے محکمہ مین انکا انتظام انکی طبیعت کی جوشش دیکھیے اور میری طبع کی کوشش دیکھیے

جون آئینہ جو ستم رسیدہ + ۔۔ رہتا ہے مدام آبدیدہ ++

چھپا تخلص چھپا بیگم دختر مرزا بابر اور کیفیت پوشیدہ تر ہمنہ بغیرت یا معاصی انکے حال سے گمراہ چھپنا مرنا اختیار سمجھا اپنہ نہ فنا جانے نہ لقا انکا فکر شعر بہت جی نہ پر شوق سخن کہتا ہے اجی نہ ایسا کچھ فرمایا کہ جوہر دل مین لگو بجھایا

یہ کسکی آتش غم نے جگر جلایا ہے
کہ تا فلک مرے شعلہ نے سر اوٹھایا ہے

ڈبڈبائی آنکھ آنسو تھم رہے
کاسۂ نرگس مین جون شبنم رہے

جولان تخلص الف شاہ نام بندہ کے حال پر نظر شفقت تمام عمر قریب ستر برس لباس گیروا لال غریب الوطن سن بارہ سو چولسٹہ ہجری مین فرخ آباد سے دہلی مین تشریف لائے عاصی نے اونکی خدمت سے بہت فیض اوٹھائے اکثر مشاعرے مین تشریف لاتے ہین اور غزلیات طرح وغیر طرح سے سامعین کو خوش کر جاتی ہین سے کیا کہے اور یہ عقیدت کیش + برگ سبز ہست تحفۂ درویش + عاصی پر نہایت نظر عنایت ہے نیازمند کو اون سے بدل محبت ہے. شاگرد خواجہ حیدر علی آتش فیض تعلیم سے انکے مضمون دلکش انکی فکر کا فقیر محلہ کاغذ مین یون گدائی کرتا ہے آزاد طبع بازار سخن مین اسطرح لیے پھرتا ہے

سیر جہان مضایقہ جولان نہین مگر
نقش نہو سکے پائے توکل کو دیکھنا

گیسو سے سیہ بڑھ کے شب تار نہین ہے
آنکھون نے جھڑی نرگس بیمار نہین ہے

کرتا ہے سدا شور و فغان یاد صنم مین
ناقوس برہمن سے دل زار نہین ہے

ہر اک کو تمنا ہے ترے وصل کی ایجان
کس کس کو تری خواہش دیدار نہین ہے

یوسف سے کہو یار کہین اس جا پہ سمجھکر
یہہ کوے صنم مصر کا بازار نہین ہے

کر دیتا ہے نالون سے دل مردہ کو زندہ
اعجاز سے کم یار کی گفتار نہین ہے

چمکین تخلص لاعلم روبرو اور شعرا کے اسکے گل کلام کی بو سے دماغ سامعین معطر پریشان جمیع حاضرین کو یہہ خطرہ کہ اس بلبل کی تاب کہان گل مضمون کے گندہ بہار سر ہلائے مضامین رنگ برنگ سے بوے بہاری آئی خاکروب فکر صحن طبع کو جاروب شعاعی سے یون صفائی بتاتا ہے صحت خانہ کاغذ مین حاجت مند مضمون کم کم آتا ہے

عجب کیا وحشت مین اوٹھادی قیس سیرا ہے
لگتے ہین جو زلف کا بند ہا دھیان

سعادت مند لڑکے خدمت استاد کرتے ہین
پیچش رہی شام سے سحر تک

بہگایا خون مدت تک خیال رودم رنگین نے | ٹرٹرا پیٹ مین اوٹھا جو دیکھا زلف پیچان کو
وہ مضمون اسکا پیدا کیجیے طبع گرامی سے | جسمین انت یا چھین کا غل ہو گورجامی سے

جان تخلص جانصاحب نام لکھنوی طبیعت انکی طرف فکر ریختی مالوف دیوان ریختی مضامین زنانہ کے تزئین مین مصروف انکو کچھہ زنانی گفتگو پسند ہے جنکو ایسی باتون سے نفرت ہے اون تک مردونکا دم بند ہے کلام زنانہ گفتگو زنانہ

اگر دوزخ نہوتا قدر کرتا کون جنت کی | ہے رتبہ سوم کی خست سے حاتم کی سخاوت کا

جوش تخلص شیخ نیاز احمد نام تعلیم یافتہ شیخ ابراہیم ذوق شاعر طبع کو مضمون شعر سے اسطرح شوق

غش آئے ہر کیا سنتے ہی ذکر اوسکے جفا کا | در پردہ مزا چکھتے ہین ہم روز فنا کا

جان تخلص جان صاحب فیض آبادی صحبت ذائقہ یاران ذی علم رہا شعر گوئی کی طرف انکو یون علم رہا تا نہین سخن عشاقان جان باختہ کو دریچہ کاغذ مین اشارہ بتاتا ہے دل طالبان انکے ناز و غمزے کی گرمی سے پگھلا جاتا ہے

جان و دل بیچتے ہین ہم اپنا + | ایک بوسہ کو لیلو سستا ہے +

حرف الحاء

حقیر تخلص شیخ نبی بخش نام انکے خاندان عالیشان کا ذکر انکے والد ماجد کے حال مین بیان ہو چکا انکے خصائص جیسے انکے والد کا معاملہ تھا اوسی طرح پر بخوبی نشان ہو چکا عرصہ دراز سے سرکار انگریزی بعہدہ سرشتہ داری فوجداری ضلع علیگڈہ تشریف رکھتے ہین ہم اور یہ آپس مین آبا و اجداد سے ایک عرصہ دراز سے ملاقات و انس کی توصیف رکھتے ہین شعر گوئی مین تلمیذ پذیر میر گلزار علی اسیر یہہ کلام حقیر با توقیر

سنا یہ قصہ ترا یاد آیا + + | پھر ہمین ظل ہما یاد آیا + +
ید بیضا کا جو مذکور ہوا + + | اونکا نقش کف پا یاد آیا + +

آج پھر اوس بت کافر نے حقیر | وہ ادا کی کہ خدا یاد آیا ++
عین نور نظر گبر و مسلمان ہو تم + | چشم بد دور بتو قدرت یزدان ہو تم
مجھ مین اور قیس مین ہے فرق حقیر | وہ مقید ہے اور مین وارستہ

حسرت تخلص لالہ ذوقی رام نام دہلی انکی جاے مولد فرخ اباد مین قیام سامعین کو انکے نغمۂ گفتاری پر حسرت ناظرین کو شیرینی خط سے حیرت

بیرنگ آبلہ الواے یہہ کیا زندگانی ہے | کہ جسکے پانون پڑتا ہون وسیکو سر گرانی ہے

حسن تخلص میر غلام حسن نام خلف میر غلام حسین ضاحک مولد دہلی اصل ہرات سجدہ گاہ شعرائے ہجوہاے نادرہ انکے والد کی نسبت لکھین اونکی کیا بات ایام شباب مین سمت طلوع آفتاب یعنی فیض آباد کے جمہور ملازمان نواب سردار جنگ پسر نواب سالار جنگ ملازم اور فخر شاگردی نسبت میر ضیاء الدین ضیا کی انکے مزاج نازک خیال خوش مقال پہ قائم تا در طبع عدیم المثال بدیع فکر ندرت کمال انداز تحریر مثنوی بطرز شایستہ طرز تقریر بنوع بایستہ مثنوی سحر البیان مشہور بہ بدر منیر اس متانت و فتانت سے لکھی کہ جسکے ہر ایک شعر کی صفت باہر تقریر سے اوسکی ہر بیت کا وصف و حسن معانی لطافت و شوخی خارج تحریر سے صاحب گلشن بیخار کی انکی نسبت کیا شوخی کی عبارت ہے جس سے ممدوح کی توقیر و بزرگی اور ہجو ملیح کی اشارت ہے بخدمت انصاف فرمایان معرکۂ سخن عرض ہے اور اسکی منصفی حاکمان سخن پر محکمۂ مشاعرہ مین فرض ہے لہذا بعض فقرات محررہ انکے درج گلستان بیخزان کے منصفان سخن کے روبرو بیان کیے منصفی کیجیے داد دیجیے حقیر سچ عرض کرتا ہے یا غلط ہنگام تحقیق جسکا قصور ثابت ہو تو بموجب حکم شرع شاعری وہی مستوجب سزا ہو جو عدول حکمی کرے تو حکامان اقالیم سخن کے موافق امر ناقص بدلا ہو جاتا وقت طرفداری تفرباکر حق اللہ فیصلہ کرین جیسی جسکی کیفیت اظہار ہو معاملہ کرین بیداد کی عبارت سے جسکی بنیاد کہ شکایت پہ ہو اصناف سخن فی الجملہ قدرتے

داشتہ لاسیما مثنوی اینکو میگفت مثنوی سحر البیان کہ مشہور بہ بدر منیر است شہرت تمام دارد و قطع نظر از پالغزی ہاے شاعری بمحاورہ عوام بہ نگفتہ بلکہ داد بلاغت وادہ الخ لفظا پالغزیہاے شاعری کو غور کیجیے خیال انکے بطور سمجھیے حرف فی الجملہ کو بلا حظہ فرمائے واد معرکہ کی دلائیے و بمحاورہ عوام بہ نگفتہ مطلب یہ کہ خاص لوگونکو یہہ طرز خاطر پسند نہین کچہ انکے دلپسند نہین عیب لگانا ہر شخص کو انکی عادت ہے نزدیک رہنے والے ہون یا دور سکے یہی نیت ہے حسن شاہد سخن حسن بوجہ احسن یون جلوہ گر ہوا جسکی لطافت و متانت پہ حاسد کا ٹکڑے جگر ہوا

اظہار خموشی میں ہے سو طرح کی فریاد	ظاہر کا یہ پردہ ہے کہ مین کچھ نہین کہتا
مین حشر مین کیا رودون کہ اوٹھ جائیے پھر	بر پا ہوئی ایک مجھ پہ قیامت تو یہین اور
دامن صحرا سے اوٹھنے کو حسن کا جی نہین	پانون پھیلائے دیوانے نے بیابان دیکھکے
دروازہ کو کھلا ہے اجابت کا پر حسن	ہم کس آرزو کو خدا سے طلب کرین
تیرے ہمنام کو جب کوئی پکارے ہے کہین	جی دھڑک جاتا ہے یہ لگے کہین تو ہی نہ ہو
شب وصل ہم سے آج ایہم کسی ڈھب سے	گریبان سحر کو ٹانک دیجو دامن شب سے

حسرت تخلص لالہ عظیم آبادی شاگرد مرزا جان جانان مظہر شعر خوب و خوش گفتہ و طباعی انکے کلام سے اظہر

قسمہا دے ہمسری کرے کون	جسکا پیدا سے یون مرے کون

حسرت تخلص جعفر علی نام لکھنوی پیشہ آبائی عطاری جب شعر و شاعری کا شوق ہوا ایکو مین لگی آگ یاری حصہ قریب تک عطاری کی لیکن بعد ہمدردی یاری کی ہمنشینی اور شروع کیے اونہونے بھی درگزر کر دنیا کو چھوڑا اور اہل دنیا سے اپنا صاف سنہ عذر اگرم و سرد زمانہ اور سفید و سیاہ روزگار سے علیحدہ بسم الله کی گنبد مین بیٹھے فقر انکی یہہ کی کہ درستی سخن مرسب سنگہ دیوانہ سے سیکھی

آشیان چھوڑ چلے اے چمن آرا ہم تو	آگے پیچھا ہے سر پہ گلستان اودیکھا

ہے غبار آلودہ یان تک اشک اس غمناک کا ۔ دست مژگان میں سدا رہتا ہے سبحہ خاک کا
ساقی مے دے کہ اہل مجلس ++ ۔ پانی پانی پکارتے ہین ++++
نازک دلون کے زخم کو مرہم کبھو نہو ۔ پیراہن حباب پہ پیوند نہو +

حجام تخلص عنایت اللہ نام سہارنپوری از تلامذۂ مجموعۂ الشعر اصول بہمت مولانا و مرشدنا جناب حضرت مولوی محمد فخر الدین محب نبی رحمت اللہ علیہ سے کیا ہو تراش فکر مقراض زبان سے ریش سخن کو اصلاح دیتا ہے شانۂ ذہن زلف مضمون کو اس پیچ میں لیتا ہے

خط آنے سے بھی اپنی رسائی نہین ہان ۔ حجام کس طرح سے ملین کیا ہنر کرین +
یہہ جی مین تمنا ہے کہ اون انکھیں پوچھون ۔ سمجھے نہین کس واسطے بیمار تمہارے

حسین تخلص نواب غلام حسین خان نام از زمرۂ افغان و رئیسان شاہجہان پور علم مجلسی معقول میدان کربلا کے کاغذ مین یون چھلکے انکی زبان کی ساطور

تشنۂ آب دم خنجر ہے بسمل اور بھی ۔ دست نازک کو ذرا تکلیف قاتل اور بھی

حنیف تخلص میر چراغ علی نام چراغ طبع میر شیر علی افسوس جیسے روشن ضمیر سے انکی طبع منیر مصباح فکر بزم شعر اسکے لیے فانوس خیال مین مثال شمع پر تنویر لکھنؤ کے رہنے والے ہین جنکی شمع فکر کی یہہ او جاتی ہین فتیلۂ فکر سخن چراغ کاغذ مین مانند سراج منیر امنور تجلی شمع وادی ایمن سے روشن تر

ہے اپنے تو نزدیک وفا خوب ولیکن ۔ ہے لطف جو تیری بھی طبیعت ادھر آئے

حاتم تخلص شیخ ظہور الدین نام از نو فکران کہن جوانی مین سیکھا یہہ کار لیکن فن پھر دست ہوس کھینچکر پاسے تو کل دراز کیا دہلی مین فقیرانہ اپنا انداز کیا صاحبان فکر سے بہتون نے فائدہ حاصل کیا مسعود شعر اسنے اپنے کو انکی طرف مائل کیا حاتم طبع یمن کاغذ مین اسطرح سخاوت کو طے کرتا ہے فیاض فکر ذہن شہر بیان مین السخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا کا ذکر مضمون پر دیر ذکر کرتا ہے

تو اذیت پیشہ دشمن ہے بغل مین دل ہین ۔ وہ ... پہلو سے صحبت کرم قابل نہین

مفلسی اور دماغ اے حاتم + کیا قیامت کرے جو دولت ہو +
پیری میں آج یار ہے ہمکنار سے ساقی شتاب آکہ خزاں میں بہار ہے
بیچو دامن دو رہیں ہیں سب حاتم اندنو کیا شراب مستی ہے +

حشمت تخلص میر محتشم علی نام اصل انکی شہر بدخشان پیدائش جہان آباد زبان فارسی میں نکتہ دان نگینہ کا لعل بیان شوق سے شوخ تر یاقوت سخن عقیق شفق سے نہایت احمر میر محمد افضل ثابت اور عبد الرضا متین سے ہم ردیف ہر دو شریف چالاک نظر پانہ دہ حریف سخن کو انسے یوں جاہ و حشمت معنی کو اسطرح مرتبہ و شوکت

گور کے سوتے دیوانوں کو جگاتی ہی بہار شور ہے غل ہے قیامت مست آتی ہے بہار

حیدر تخلص میر حیدر علی نام اصل لاہور ساکن پشاور نور چشمان حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا طور جذبہ طبع پیش بیان حال درویش

لے سنگ و خشت مجھپر خاص و عام نکلا بارے جنون کی دولت اپنا یہ نام نکلا

حافظ تخلص محمد اشرف نام عالم موسیقی میں مہارت کامل صاحب گلشن بیخار کو انسے بھی خصومت حاصل یہہ اونکی ظرافت سے عجیب طرحکی قباحت ہے بعضے دلی والے صاحبوں کی تحقیر لکھا کسیکو قابل تحریر لکھا تا کہ کوئی یہہ سمجھا نے کہ اوروں میں سے سرگوشیاں کرتے ہیں لیکن نکتہ رس تو ایجاد کنایہ پہ دھیان دھرتے ہیں حافظ صاحب کی نسبت یہہ عبارت تحریر کی افسوس کہ حافظ کی بھی تحقیر کی اور فن موسیقی خود را بیگانہ می داند شاعرے ممتاز انداز الشان در بیان نسبت لاجرم ایں بیت ثبت گشت الخ ماشاءاللہ کیوں نہ آپ برا ذکر کرتے کسطرح عیب جوئی پہ دھیان نہ دھرتے یہہ تو شاعر یا حافظ پر قدح کا خدا حافظ بندے کی یہہ دھن ہے اونکا وہ سخن ہے کیا کلام ہے جس سے حاسد کا دل سی پارہ دل کیا بلکہ جگر بھی پارہ

اب بھی میں جی کیطرح زلفکے پیچ دیکھیں آہ تو نے کو منہ کو چھپایا نہ مجھے معلوم تھا

دہلی مین بعمر سی و شش سال آئینہ ہستی سنگ قضا نے چور کیا طے مرحلہ دہلی تا مقصد دار کیا جرأت کے استاد جرأت کے شاگرد حیرت

بہ شکل نقش پا اوس کلی سے ہم اوٹھ نہیں سکتا
ہوا ممنون احسان خوب اپنی ناتوانی کا

حسرت حزین تخلص لا اعلم طبع اندوہ گین اردو مین یون بیت مین کہین

ویران ہوا خزان سے چمن یان تلک کہ ہم
چاہین کہ جا کے بیٹھین تو کہیں خار و خس نہین

حقیقت تخلص محمد حنیفا نام ساکن دہلی لہ مشق سخن کے مصلح حکیم قدرت قاسم قطعہ نظر شاعری مرثیہ گوئی سے بھی ناظم

یہ جو ہم و غیروں کی شکوہ کیا کرون مین آپکا
ہو رہینگی پھر کبھی باتین ہمارے آپ کی

حکیم تخلص محمد اشرف نام لعلاج امراض مہلک مسیح زمان نسخہ کتاب طبع شفا بخش مریضان سخن مطب گاہ کاغذ مین عیان

کیون کیا مین ہر نگہ زخم ناسور
ہنسا ایک بار تو سو بار رویا ++

حقیقت تخلص میر شاہ حسین نام حقیقت حال یہ کہ قلندر بخش جرأت اسکے استاد سخن اصل بلخ مولد دہلی لکھنؤ مسکن کلمہ کلام یون زبان پہ آیا جو صحیفہ مین درج کیا گیا

دلا اب دو نول کا ٹینگے اوقات آہ و زاری مین
ہوئے بیمار بس ہم بھی تری بیمار داری مین

حیرت تخلص غلام فخر الدین نام صاحب فن انکے بیان سے صورت مجلس آرائی اہل انجمن

ہم اوس بزم سے یون پر ارمان نکلے
جوانی مین جسطرح سے جان نکلے

حکیم تخلص محمد پناہ خان نام خلف سید شریف خان فخر شاگردی خضر شعراسے صاحب علم موسیقی اور موسیقی مین دخل کامل پہلے تخلص نثار تھا معلوم نہین بعد ازین کیا اسم ارتھا بنا برین فکر شریان سخن کا حال امتلا و خلو سے قرابادین قرطاس پہ بیان حکمت بیان کرتا ہے لقمان طبع نسخہ معتدلہ امراض مختلفہ کی تشخیص مین ادویہ مفردات سے ترکیب دیکر ایسا نشان کرتاہے

گئے ہین حکیم آیا بتخانے سے مسجد مین | ہمکو تو تعجب ہے وہ گبر مسلمان ہو
ہم بھی صنم کے غم مین نہ ایمان سے گئے | کتنے ہین بندگان خدا جان سے گئے

حیرت تخلص میر مراد علی نام مرادابادی تجار طرف کوہستان بینائی سحر ساز کلام صاف آئینہ کاغذ مین اس شکل سے منہ دکہاتا ہے شنے والے کی یہہ صورت ہے کہ مارے حیرت کے سکتے کا عالم ہوا جاتا ہے متاع سخن کاغذ کی الماری مین دہری ہے اقمشۂ مضامین سے دوکان فکر بھری ہے

کہان ہے شیشئہ ہی تشنہ بہ خدا سے تو دکہا | مرے بغلین جہلکتا ہے آبلہ دل کا

حقیر تخلص میر امام الدین نام متوطن جہان آباد مرد شایستہ نیک نہاد خجستہ بنیاد

ہون ہست و نیست عالم تصویر کیطرح | گویا ہون اور خموش ہون زنجیر کیطرح

حسن تخلص خواجہ حسن نام گداز دل رحیم طبع خجستہ اوضاع شاگرد جعفر علی حسرت علم موسیقی مین رشک نکیسا لکہنو مین ایک معشوقۂ خراب آباد کنندۂ دل عشاق مسماۃ بخشی سے کمال محبت سامعین و ناظرین فرمائینگے کہ یہہ ایسا ہی نوکر لاتا ہے اور تقریر مناظرہ کو تا مقدور بڑہاے جاتا ہے تحریرہ مان بندہ جاے غور ہے اونکی نسبت صاحب گلشن بیخار کی عبارت کا یہہ طور بلطف ظرافت طبعی باعتبارہی زیبا نہین یہہ تو وہ نقل ٹہری کہ خدا تو جواب دیچکا مگر چچا جی سے جیتے ہین اونکی تحریر سے معلوم ہوا کہ درویش تھے اور باختیار خود خرقہ بسر سیتے تھے بھلا یہہ بیہودہ بدگمانیان ہماری وہ آنکہہ کہان کہ ہم جیسے بزرگونکو دیکہین تحقیر فقیر بے مناسب بر عنوان

خاکساران جہان را بحقارت منگر | تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

اگر اس راست گوئی پر کوئی صاحب کج مزاج ہون تو مرضی اللہ کی بندے کے نزدیک تو قدر و منزلت یکسان ہے گدا و شاہ کی ایسا فرمایا بدگو کو جلایا

اشک کے آنکہون سے اکبار یہہ چلے آنسو | ہنسی ہنسی مین جو ذکر وداع یار ہوا
یہہ طفل اشک کی میرے عجب پڑی ہے خو | کہ ایک بات سنی اور گلے کا ہار ہوا

حشمت تخلص مرزا فخر الدین نام اسکے شاہ سخن کا ہین شوکت احتشام

تربت بیمار ہجران کا نشان ہے بن | یہہ عالم ہے کہ عالم نوحہ گر ہے

حرف الخا

خالق تخلص عبد الخالق نام جد دہلی مین مرزا سلیمان شکوہ بہادر مرحوم کی سرکار کے ملازم جوان جسیم چیچک رو اکثر محفل مشاعرات مہاراجہ صاحب تشریف لاتا قائم مزاج گفتگو زبان مین لکنت وقت بیان کلام مین متانت

مین نے نگین کیا اوسکا نقش کر دامن | سر چلا دیہ احسان نہوا تکتا سو ہوا

خالق تخلص خالق بخش نام پنجابی الاصل ہمشیرہ زادہ شیخ نبی بخش حقیر مولد و منشا جد دہلی کرہ ابریشم محلہ تاچنچ مین سکونت پذیر جوان نوعمر خوش خلق بحاسن النفات کامل شعر و شاعری پر انکا دل اوستاد کی طرف سے نبیرہ سکے پیدہ نکیب سخن مین ہین اور وہ بزرگ مشہور خالق فکر انکا مخلوق مضامین پیدا کرتا ہے خلقت شائق کو عالم عالم جہان چاہے شیدا کرتا ہے

وصلمین گر ہم شکر رنجی جانان پیدا | نخل امید مین ہو نگے گل خرمان پیدا
اوڑگیا وصفت نگارین ہو جو اوس شوخ کے وہ | مائہ رنگ حنا مین بھی ہوئی جان پیدا
زخم کہاتے ہی ہو گیا بیہوش | تھی خدنگ نگہہ کی بجھال شراب
نہین ساغر تو جانے دے ساقی | مین کرون اوک اور تو ڈال شراب
کیا کیا نہ سہی سر و جہکائے مین فلک نے | کس کس کو بنایا نہ کمان تیر بنا کر
قریب کسکا بہت دور تم تو ہو صاحب | کہ میرے پہلو مین ہو خواب مین تیرے پاس
فراق یار مین بیچ کہا یہہ بینا سے رات | غضب ہے تو بہی نہین آئی نا شکیب کے پاس
تو چونک کر وہ یہہ کہنے لگی کہ سن کمبخت | مین تیرے پاس ہون یا تیرے نصیب کے پاس
سرو قد زلف بنفشہ گل نرگس آنکھین | تن سمن غنچہ دہن اور گلستان عارض
پہر ہوس آئی بیابان کی خدا خیر کرے | پہر جنون آگے ہوا دست و گریبان ہمسے
سینہ اوراق شمع روشن سے | نور اونکا شعر ہمارا ہے + +

خلیل تخلص سید ابراہیم علی نام خلف سید محمد علی بشیر مرحوم جنکا حال حرف الباء مین بہ تخلص بشیر مرقوم سبزہ آغاز جوان وجیہ ایام قریب سے گلچین باغ سخن اور حصہ اوستاد کیطرف سے بطور خالق سپرد من میر احقیقی ہمشیرہ زادہ بشوق طبع تحریر غزل پر آمادہ آذر طبع بتخانہ کاغذ مین اصنام مضامین اس شکل سے تراشے اور خلیل فکر نے بتان مضمون اس صورت سے توڑے

ناتوانی سے ملے زور نقاہت مجکو
بال بھر بھی ہے نہین ہلنے کی طاقت مجکو

تیرہ بختی کی شب آئی ہے بس اندھیر ہوا
زلف کے پیچ مین آئی مری شامت مجکو

مرے دل کے مکانکا ہے نگین محبوب یزدانکا
یہ کاشانہ ہے منزلگاہ نور شمع ایمان کا

ہے جو ابرو کا تصور مجھے مضطر مین ہون
یہہ تڑپتا ہون کہ گویا تہ خنجر مین ہون

منتشر رہتا ہے مجموعۂ خاطر اپنا
ہر ورق جسکا پریشان ہو وہ دفتر مین ہون

خدا کریم ہے کچھہ معصیت کا خوف نہین
کریم کے آگے نہ پرسش گناہ کی ہوگی

آئے تھی روتے ہوئے جاتی ہین رلواتی ہوئے
یہان تو رونا ہی رہا آغاز کیا انجام کیا

صنم بے نقاب اپنا مکھڑا دیکھا دے
تجلی کا موسی کو نقشا دیکھا دے

میرا رشک یوسف مرے ہاتھہ آئے
مقدر جو خواب زلیخا دیکھا دے

یہان تاب امروز و فردا نہین ہے +
مجھے تو ابھی اپنا جلوا دیکھا دے

یہ آنکھین ہین طالب ترے دیکھنے کی
انہین جلوۂ روے زیبا دیکھا دے

کرین کیون نہ سیراب پانون کے چھالے
جو سوکھی زبان خار صحرا دیکھا دے

رہیگا نہ یون رنج فرقت ہمین
کبھی تو طبیعت سنبھل جائے گی

کبھی تو یہ عاشق مزاجی کی خو + +
بدلتے بدلتے بدل جائے گی

رہیگا نہ بیتاب سینہ مین دل +
تڑپ اسکی اکدن نکل جائے گی

ہمارے صنم کے مقابل خلیل
خدائی بتون کی نکل جائے گی

خندان تخلص لا اعلم حال انکا کیا کیجیے رقم شاہد مضمون چندان خندان کہ چشم عاشق مضطرب سے گریان

گردش چشم پر ترے جبکہ نگاہ کیجیے
خانہ دل کو اپنے ہاتھہ آپ تباہ کیجیے

خیال تخلص غلام حسن خان نام برکت اللہ خان بہکت فارسی گو ہے جو انکے چچا تھے مشورہ سخن حاصل صاحب گلشن بیخار ہر ایک سکے برا کہنے کو مستعد رہتے ہین چنانچہ یہہ تحریر پیدا اونکی اسکے قابل کہ دو دیوان دارد قریب صد ہزار بیت و اسچہ ما اندوی گزیدہ ایم انیست آفرین ہے کیا خوش پسند ہین آپ ہمہ تن خردمند ہین آپ کہ لاکہہ بیت ہین سے چہہ شعر پسند آئے جنکو وہ زبان پہ لائے آہ انکے نسبت او نہین بڑا خیال آیا جس سے سامعین کے دل کو ملال آیا

جہلک ایسی کوئی دکھلا گیا سمہ پارہ عرقی ہین
کہ جون چلمن مشبک رہگیا نظارہ عرقی ہین

پہرتے سر سے ہوا خانہ مجنون آباد
پانون جب سہنے دہرا آسکے ویرانے ہین

حاضر ہین ہم تو آو شمشیر کین نکالو +
جو دلکی آرزو ہے اوسکو کہین نکالو +

جرعہ افشان ہو ہمارے خاک پر عاشق کبھی
ہم بھی ایسا قی تری مجلس کی ہیخوار تھے

مژگان کی یہ کاوش نہین ناوک فگنی ہے
ابرو کی اشارت نہین شمشیر زنی ہے

تیرا شگفتگی پہ جو آیا ہے دل خیال
اے غنچہ فسردہ تجھے بھی ہوا لگی +

خاکی تخلص حیدر بیگ نام معدن مولد ہا اصل بدخشان کان وطن ہین انکا لعل جان پنہان جوہری طبع الکام صح رقم جسکے رشک سے رنگ سخ حاسد پارہ فیلم

ہم عشق بھی سیکھین اگر اوستاد کوئی ہو
دل تو ہی بتادے تجھے گر یاد کوئی ہو

خادم تخلص لا اعلم کہلی خادم مزاج محمد وہان محفل مشاعرہ کی خدمت ہین اس ادب سے مصروف ہوا جسکے تکلم کا شہرہ رفتہ رفتہ یہان تک مشہور ہو معروف ہوا

اسکے ہاتھون ایک جہان ویران ہے
چشم بھی میری کوئی طوفان ہے

خلق تخلص میر احسن نام نور چشم میر حسن مصنف مثنوی بدر منیر لعلہ یدر والدہ خود بوجہ احسن

دل لگاتے تو لگا یا یہ نتھا کچھہ معلوم
جی پہ کیا گذرے گی اور جان پہ کیا ہوئے گا

خلیق تخلص میر مستحسن نام چہوٹے بہائی میر احسن کے فن شاعری ہین

برادر کلاں سے ادب پایا غلام ہمدانی مصحفی نے اپنے تذکرے میں شاگرد اپنا بتایا خلیق یہہ ایسے جنکے مداح ہم جیسے

اشک جو چشم خونفشاں سے گرا	تھا ستارہ کہ آسمان سے گرا
غفلت میں غرق اپنے ایکدم کبھو نہ آیا	ہم آپ میں نہ آئے جب تک کہ تو نہ آیا
کسکے خرام ناز کا پامال ہوں خلیق	لگتی ہی چوٹ دلکو مرے ہر قدم کے ساتھ

خادم تخلص خادم علیخان نام ساکن فرخ آباد نواب ناصر جنگ بنگش کے پیچھہ اوستاد انکے نک بندی کا شعور حلاوت فارسی میں یہہ زور

مجھکو کہتے ہو کہ چل باہر ہو +	آپ کے کہنے سے کب باہر ہوں

خان تخلص اشرف خان نام لکھنؤ یا مین دہلی سکونت کا مقام جب سفر سے وطن کو آتے محفل مشاعرہ ترتیب دیجا تی غلام ہمدانی مصحفی سے اصلاح سخن وضع خوش اچھا چال چلن

ایجان غم فراق میں تم زہر کھاؤ	اسکے سوا نہیں کوئی تدبیر دوسری

خستہ تخلص غلام قطب نام حضرت سلطان المشایخ نورہ مرقدہ کے خادم اولاد حضرت سید محمد کرمانی قدس سرہ سے سلسلہ باہم شاگرد بجو ریخان آشفتہ سخن انکا شستہ ورفتہ خستہ خاطروں کا دل شاد کرتے ہیں ہم اونکو اسطرح یاد کرتے ہیں

جلوہ اوس مہ نے جو ناگاہ لب بام کیا	روز خورشید درخشاں کو وہیں شام کیا

خسرو تخلص نواب فخر الدین خان دست زمانہ سے خط کافی اور عیش وافی پایا آگے ہمت بلند انکے طلا مثل خاک زر دلپست ہاتھہ آیا خرد دقیقہ سنج شایستہ فکر سخن نادر وبایستہ مدت سے تیغ زبان بہ نیام کام سے شاہد مضمون وصل ناکام ہے فکر سخن میں کمال ذی شعور عقل کلک دو زبان مشہور کلام وہ دقیقہ رسا سنے جسکی ہر کسی کو ہوس ہے

لبوں پہ جان ہے جلدی پہونچ کہیں ظالم	یہ آرزو ہے کہ دم تیرے روبرو نکلے

خان تخلص محمد یحیی خان نام ذکی دہلی مین گذر اوقات شیرین اوستادان حضرت کے سعادت یار خان رنگین وحاتم۔

یاد جسوقت تیری آتی ہے + + | مجکو ہچکی وہین لگ جاتی ہے + +

خاکسار تخلص محمد یار نام دہلوی ساکن قدم شریف صاحب باطن روشن ضمیر طبع لطیف

تیرے باغبان کا یہ دیکھا سلیقہ | کہ نرگس کو بویا نہ بوئین یہ آنکھین +

خادم تخلص لا اعلم پانی پتی سخن انکا خادم یہ مخدوم باقی اور اوراک کیفیت سے بندہ محروم

رات بھر ماتم پروانہ مین روتی ہے شمع | اشک سے داغ جگر اپنے کو دہوتی ہے شمع

خستہ تخلص محمد عبد اللہ خان نام اصل انکی بزرگونکی کشمیر جائے تولد شاہجہان آباد انکا سخن خستہ خاطر ونکے یون دلپذیر

سایہ سان پہونچے تو تجھے پانون تلک گر پڑ کر | اوس نے دامن کو بھی پر ہات لگانے نہ دیا

خلق تخلص رائے جادون رائے نام حیدر آبادی خلق آزادگان انجمن سے شہر کا غذ مین یون آبادی میان فیض حیدر آبادی انکے اوستاد جنکی انکے ہر شعر پر چشم توجہ صاد

کنج قفس مین کب مجھے اے عندلیب زار | یاد بہار صدمہ صرصر سے ہے غرض
غم مین شیرین کے کٹورہ شیر کا | ہے لبینہ کھوپری فرہاد کی +

خوشنود تخلص لا اعلم او ر معاملات سے عاصی نامحرم انکے کلام سے سامعین خوشنود آزردہ خاطر معدود

ہو نہ کیون رحمت پروردگار + + | آج ساقی کا پیالہ ہوگیا + +

حرف الدال

درد تخلص خواجہ میر نام طور الشعرا ولد خواجہ محمد ناصر عندلیب تعداد بزرگی وکرامات خارج سے دایرہ تحریر سے خامہ سحر کار جادو نگار کو باوصف جوہر

دو زبانی قدرت تسوید صفت تو کیا بلکہ عاجز ہے تقریر سے اگر ایک وصف ہو
تو بہر حال حال اوسکا ضبط ترقیم بعنوان بس شرح اخلاق یا محاسن اشفاق
یا توصیف زہد و صلاح تقویٰ اسکا کیا بیان زہد شب عبادت روز اور اد شام
وظیفہ نیم شبی دلفروز فن شاعری مین شہنشاہ طبع نے کوس لمن الملک بجایا
شاہان ملک سخن نے غاشیۂ ارادت کندھے پر اوٹھایا مطلع اونکا مطلع خورشید
سے روشن و چندان ذرہ مضمون ہیچ کاغذ پر مانند ستارہ سحری درخشان
نیسان طبع سے گوہر مضمون صدف کاغذ مین پیدا جنکی آب و تاب سے لمعۂ نور
ہویدا نہنگان آہو گیر نشانہ تفنگ خامہ سے دریائے فنا مین غرق صیادان حوت
معانی جسکے رشک سے آب خجالت مین تا فرق علی ہذا القیاس ہر علم سے بہرہ مند
ہر فن سے خورشید علم موسیقی مین حنجرۂ داؤدی جسکی آواز سے سامعین کو سدا
خوشنودی دیوان جادو بیان سے اختر فیضیاب ہوا حاسد پرکین کا دل آتش
حسرت پر کباب ہوا سبحان اللہ صاحب گلشن بیخار چونکہ ذو فنون ہین تو ہر جگہ
افترا پردازی کرتے ہین اپنے تذکرہ مین انکی صفت جو اسقدر کرتے ہین تو ایک
سبب سے ڈرتے ہین اوستاد انکے مومن خضر شعرا کے قرابت دار اور کتاب
بمشورہ اونھین کے ہوئی ہے بنا بر کیونکر انکے وصف مین قصور کرتے توصیف
پر دل کسطرح نہ دھرتے اسپر بھی جس غزل مین جو شعر اچھا تھا او سے چھوڑا
انکی تعریف سے اس پردہ مین منہ موڑا اب عاصی شعر عرض کرتا ہے بیان
اوسکا اپنے اوپر فرض کرتا ہے

سینہ و دل حسرتون سے چھا گیا / بس ہجوم یاس جی گھبرا گیا
گو نالہ نارسا ہو نہ ہو آہ مین اثر / مین نے تو در گذر نکی جو مجھسے ہو سکا
اے دردیہ درد دل سے کہو ناصعلوم / جون لالہ جگر سے داغ دہو نامعلوم
گلزار جہان ہزار پھولین لیکن / اس دل کا مرے شگفتہ ہو نامعلوم
جب عشق مین تیرے مر گئے ہم / پھر تو ہی نہ جا جدہر گئے ہم

تیرے ہی گلی میں راہ نکلی +
کرتا ہوں سوے پر بھی روا خلق کی حاجت
نے گلگونے ثبات نہ ہمکو ہے اعتبار
گلہم بخت سیہ سایہ دار رکھتے ہیں +
ہمیشہ فتح نصیبی ہمیں نصیب رہے
اگرچہ دختر رز کی ہے محتسب در پے
جہان کے باغ میں کچھ دل سوا نہ پھل پایا
ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کریں تم پہ
ہر طرح زمانے کے ہاتھوں ہوں ستم دیدہ
خدا جانے کیا ہوگا انجام اسکا
نظر میرے دل کی پڑی درد کس پہ
روندے ہے نقش پا کیطرح خلق یہاں مجھے
اے گل تو رخت باندھ اوٹھاؤں میں آشیان
ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے
تیرے لئے درد کسی سے نہ بنے
بہ فنا نہ خراب رفتہ رفتہ آخر
اے درد بہت کیا پر دیکھا ہمنے
بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ
عشق اور حسن دونوں ہیں پیدا انہیں کے ڈھ
دھڑکے ہے دل کہ دیکھیے دونو میں کیا ہو
درد اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے
درد جوں نقش قدم تھا سر رہ میں آ کے سکے

بھولے بھٹکے جدھر گئے ہم ہیں
بے حس ہوں یہ ناخن کیطرح عقدہ کشا ہوں
کس بات پر چمن ہوس رنگ و بو کریں
یہی لباس ہیں ہم خاکسار رکھتے ہیں
جو کچھ کہ آوے ہے دلمیں سو یار رکھتے ہیں
جو ہو سو ہووے غرض انتظار رکھتے ہیں
فقط یہی ثمر داغ دار رکھتے ہیں
نگہ یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں +
گر دل ہوں تو آزردہ خاطر ہوں تو رنجیدہ
میں بے صبر اتنا ہوں وہ تند خو ہے
جدھر دیکھتا ہوں وہی رو برو ہے
اے عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کہاں مجھے
گلچیں تجھے نہ دیکھ سکے باغباں مجھے
میرا ہی دل ہے یہ کہ جہاں تو سما سکے
بہتیروں نے چاہا پر سبھی سے نہ بنے
ایسا بگڑا کہ اپنے جی سے نہ بنے
دیکھا تو عجب جہان کا لیکھا ہمنے
جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہمنے +
ہر ایک اپنے کام میں مرد نبرد ہے
ہم اہل دل ہیں ہمکو تو دونوں کا درد ہے
جو سانس بھی نہ لے سکے وہ آہ کیا کرے
ہٹ گیا اور رہ گیا میں کی پانوں کے دھر سکے

درویش تخلص میر شاہ علی نام آبا اسکے صوفی علوم مرتبت اور سپہ سالاری رکھتے

کاسۂ گدائی سخن نغمہ خوان نعمت میر نظام الدین ممنون سے تیار دریوزہ گر طبع انکا دروازہ کاغذ پہ سایل ہوا نعمت سخن کیطرف اس سوال سے مائل ہوا

درویش کو مجنون بھی لکھا کرتا تھا مصحفی | اس مملکت عشق مین سلطان سمجھکر

داغ تخلص میر محمدی نام خلف رشید میر سوز جوان خوبصورت زیبا منظر با وصف معشوقی بعاشقی دلسوز مناسبت معشوق زیبا منظر بحسن و خلق و صورت سرا سر بعمر بست سالہ پروانۂ شمع رو ہو کر شبہاے دراز دل برشتۂ الفت بصد سوز برشتہ چونکہ خمیر مایۂ الفت ہے سوز غم جدائی سے برشتہ و سوختہ آخر شست بلاے غم فراق و اضطرابی سے شکار کیا عنان صبر کف اختیار سے گئی اور شوق نے بیقرار کیا قریب تھا کہ ساغر عمر لبریز بادۂ فنا ہو ایک دوست یکدل نے جا ناکہ خدا جانے کیا ہوا اوس حور شمائل کو بصد حیلہ و تدبیر شوق وصل دیا ہنوز وقت آنے کا نہ آیا تھا کہ محبت نے اوس کے دل مین دخل دیا واسطے تشفی وحشت و سودائی اپنے کے عہد آنے کا کیا اور وعدۂ وصل بشوق اتم عنقریب دیا چونکہ عاشق مضطر بیقرار یک لمحہ کار عمر خضر کرتا ہے طاقت انتظار کہان جان مین پانی کو اور دل عاشق مین صبر کو قرار کہان بتوقع اسکے کہ اس حادثہ جانگاہ سے تن زار کو بچا وے اور اس برق خرمن دلسوز سے خس و خار تن کو جلا وے مرغ روح کو قفس تن سے اوڑایا قبر مین درد جدائی لیکر سمایا عاشق بیدل و مضطر کو نہ وہ تاب کہ سنگ تحمل وعدہ سینۂ مشتاق پر لائے نہ وہ طاقت کہ تیر بلا سے ضبط شوق سپر سینہ کو بچائے دم واپسین یہ شعر پڑھا اور طائر روح ہوا ہوا

ازجان رفتہ بود کہ مکتوب تو آمدہ دیگر چہ نو لیسم خبرم زود گرفتی ❊ دیکھیے عشق فتنہ پرداز کو نہ کہ جاگیر مایۂ ناز کو اوس شعلۂ شمع حسن کو بھی پروانہ کے مرگ کی خبر دی

آئی سر نعش کشتۂ غم ❊ وہ سرو روان و نخل ماتم ❊ جراح طبع انداد خون کے لیئے نشتر ابن سخن کو داغ دیتا ہے عاشق جانباز کو اس رنج و غم سے فراغ دیتا ہے

اسی کے پاس ہو دل کیا ہوا ہی ہمنشین دیکھو — اِدہر دیکھو اُدہر دیکھو یہین دیکھو کہین دیکھو
پکڑنا چور کا مشکل نہین گر کچھہ سمجھہ ہووے — ہوائی رنگ دیکھو باہتابی سے جبین دیکھو
اسیکے پاس ہے رہ رہ کی یہہ جو مسکراتا ہی — اسیکا جیب دیکھو ہات دیکھو آستین دیکھو

دلبر تخلص چھوٹی بیگم طرز تحریر محکم نظر بازون سے اشارے ہین وہ اس کلام کے بارے ہین

دلبر مجھے اسواسطے کہتی ہے یہ سب خلق — تا مجکو نہ دلبر ہی سمجھکر کبھی آدے

دانا تخلص میر فضل علی نام عاقل و فہمیدہ مرد دقیقہ شناس نکتہ رس و سنجیدہ تیز طبیعت کی عقل ہی جسکی یہہ نقل ہے

دل نہین ہر ایک کے سودا ہی خریداری کا — یوسف مصر تو ہی ہے مگر اے یار عزیز

دریغ تخلص سید زین العابدین نام اوستاد انکے شاہ نصیر دردمندان جگرسوز کے روبرو بصد دریغ یہہ فقیر

یون وہ بولا دیدۂ تر دیکھکر دو چار کے — ڈوبتے مجکو نظر آتے ہین گھر دو چار کے

دارا تخلص مرزا دارا بخت نام خلف الصدق حضرت ظل سبحانی مرزا ابو ظفر بہادر ہمائی مقام قیصر بخت قابل تخت شمشیر لہراسپ سخن سر دشمن کی کھلیان پر برق تاب سکندر فکر دارائی مضمون پر ظفریاب تخت سخن پر حکومت سے کلام مین بھی ایک صولت ہے

کیسی چشم میگون کا تصور ہمکو ہے دارا — قدم اوٹھتا نہین ہی لغزش مستانہ رکہتے ہین

داود تخلص لا اعلم ابن سخن کف طبع مین معجزۂ شاعری یون مرقوم

چاندنی کی سیر کو کسطرح نکلے وہ صنم — دیکھنے کا تماشا آفتاب آتا نہین +

دلخوش تخلص لالہ بہادر سنگہ نام بزرگ انکے عہد محمد شاہی مین نامی شاہد سخن محفل شعرا مین بہ پیرادی گرامی انکے کلام سے ہر ایک رنجیدہ دل خوش دل خوش کیا بلکہ جگہ جی جان متصل خوش

ہون ترے ہجر مین جون دیدۂ نرگس حیران — چشم پوشی نکر آ اپنے گنہگار سے مل

دردمند تخلص کریم اللہ خان نام دردمندان سخن کے روبرو انکا یہہ کلام

کنارے سے کنارا کب ملے ہے بحر کا یارو ۔۔۔ پلک لگنے کا مضمون دیدہ پرآب کیا جانے

دل تخلص آزاد خان نام اصل قوم ہنود جب ہوا انپر فضل رب المعبود انکے دلکا ایمان طرف اسلام آیا درگاہ رب العالمین مین براے سجدہ سر جھکایا الحمد اللہ ہادی مطلق یہ تصدق عنایت ہر کافر کے دل سے ظلمت کفر دور کرے چراغ ایمان انکے دلون مین پرنور کرے اب یہہ انکا دل گروہ کہ دل زندہ اور نفس مردہ شاہد سخن پہ دل دیا ہوش و خرد متصل دیا

یہہ تماشا ہے کہ قاصد کو ملے ہے دشنام ۔۔۔ خطا کا انعام کیا نامہ و پیغام کیا

دل تخلص مولوی شمس الدین نام دہلی کے متوطن انکی متانت فکر پہ طبیعت ضامن انکا سخن بدل سننے بلکہ متصل سنئے

صبح ہوآئی ہے اور رات چلی جاتی ہے ۔۔۔ تیرے ابتک بھی وہی بات چلی جاتی ہے

دلسوز تخلص خیراتی خان نام ساکن قصبہ ٹپل جو علیگڈہ کے لیہہ سنجی مین اول جیپور مین انتقال کیا اسطرح بیان حال کیا سخن انکا دلسوز طرز کلام آتش افروز

جگر فراق کے صدمون سے لالہ زار رہا ۔۔۔ یہان خزان مین سدا موسم بہار رہا

سب سہین گے ہم اگرلاکھ برائی ہوگی ۔۔۔ پر کہین آنکھ لڑائی تو لڑائی ہوگی

دولہن بیگم تخلص نواب بہو بیگم صاحبہ نام دختر نواب خان خانان بلند عصمت کہ اور حال بھی کسی نے سجا نان کیا ہر دس فکر سے جنکا شوہر معانی کے ساتھہ ذکر ہے

بہا ہے پھوٹ کے آنکھون سے آبلہ دلکا ۔۔۔ تری کی راہ سے جاتا ہو قافلہ دل کا

اتنے کم ظرف نہین ہین جو بہکتے جاوین ۔۔۔ گل کے مانند جو مرجائین مہکتے جاوین

دل تخلص زور آور خان نام ساکن کول صاحب دیوان سامعین کو لازم ہے کہ انکے کلام کو سنئے بدل و جان

کیا سینکو داغنے لگائی آگ گلشن مین — عیان ہین داغ حسرت لالہ صحرا کی چھاتی پر
فاتحہ کو غریستان سے جو زوار آئے — لائے تربت پہ مرے وادیئے مجنون سے گل
ساقی نے جو پلایا تجھے مین نے پے لیا — زاہد تجھے خبر ہے حرام و حلال کی

دل تخلص لاعلم مرشد ابادی شاہد مضمون پر جان جلادی

امید وصل اوس سے عبث کو رکھے ہے دل — جس سے کہ رسم نامہ و پیغام بھی نہین

دلگیر تخلص میر حمایت اللہ نام عقل و ہوش مین شگفتہ خاطر علم رمل مین مشکل سعد سے چشم قرعہ کے ناظر

دلگیر سے تم چھپکے اگر آن کے ملتے — رسوائی ہر کوچہ و بازار نہوتی +

دیوانہ تخلص راے سرب سنگہ نام شاعر مستثناے روزگار علم عروض و قوافی مین بہت دانا و ہوشیار فکر اشعار فارسی مین دیوانہ کیا بلکہ فرزانہ نظم اردو کی تحریر مین یکتاے زمانہ ہر چند گفتگو وحشیانہ لیکن انداز تحریر ہوشیارانہ

دل ہے کہ تیرے تیغ کے آگے سے ٹل نجاے — رستم کا کب جگر ہے کہ زہرا پگھل نجاے

دوست تخلص لاعلم فرخ ابادی ہر دشمن و دوست کے دلکو اوسے شادی

روپوش گریہ مرے چشم سے سیلاب نے لی — بیقراری دل بیتاب سے سیماب نے لی

دیوانہ تخلص مرزا محمد علیخان نام ساکن بنارس بندہ ہر چند ہوشیار ہے پر زیادہ اسکے حال سے واقف نہین بس

چلتے چلتے ایکدن دیوانہ بس اوٹھ جائیگا — جون چراغ مضطرب ہم سینہ سوزان کمیت

داغ تخلص میان ہدایت علی نام وطن حیدرابا د میان فیض صاحب سے اوستاد کی تعلیم سے دلشاد مضمون فکر فراغ دل بہار لالہ رخان داغ دل

گہ کعبہ گاہ دیر کے پتھر سے ہے غرض — اک بت کے واسطے مجھے ہر ہر سے ہے غرض

حرف الذال

ذوق تخلص شیخ محمد ابراہیم نام دہلی وطن قدیم شاعر مسلم الثبوت جنکا خطاب خاقانی ہند خاقانی کے ندیم خامہ جادو نگار رو کش سحر سامری

مصرعہ برجستہ رشک خنجر ابرو سے پری بیاض رشک بیاض گردن محبوبان سواد نظم روکش سیاہی چشم مہوشان متانت و فتانت کا کلام عاصی اوسکا مشتاق لاکلام بسر کار دولت مدار کیوان بارگاہ سپہر احتشام حضرت ظل سبحانی مرزا ابوظفر بہادر دام سلطنتہ جمہور شعرا مین ممتاز کسی کا کیا لب و لہجہ جو بمقابلہ کلام فصاحت نظام اوس اوستاد زبان کی کرے زبان دراز شاگرد شاہ نصیر نصیر اوستاد سے بہتر تحریر اونکے کلام کا شایق ہر صاحب شوق ہر صاحب شوق کو سننے کا ذوق

ہم ہین اور سایہ ترے کوچہ کی دیوارون کا
کام جنت مین نہین ہے ہمسے گنہگارون کا

بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا
سبزہ تربت میرا وقف غزالان ہی رہا

کب لباس تنو مین چھپتے ہین روشن ضمیر
پردۂ فانوس مین بھی شعلہ عریان ہی رہا

مجھمین اوسمین ربط تھا گویا برنگ بو و گل
گو رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا

پنجہ جب میرے قاتل نے بغل مین مارا
جو چھڑا منہ اوسے میدان اجل مین مارا

ال جب اوسنے بہت رد و بدل مین مارا
ہمنے دل اپنا اوٹھا اپنے بغل مین مارا

دل کو اوس کاکل پیچان سے نہ بل کرنا تھا
یہ سیہ بخت گیا اپنے ہی بل مین مارا

مرگئے پر نہوا امیر کا انداز نصیب +
زور بازون نے بہت ذوق غزلین مارا

کہے ہے خنجر قاتل سے یہ گلو میرا +
کبھی جو مجھسے کہے تو ہے لہو میرا

تامل کیجیو ذوق طپیدن دیکھیے کیا ہو
کہ ابتک ذبح کرنے کا نہین قاتل کو ڈھب آیا

ایک دن بالکل نہین اسے چارہ گر اچھا ہوا
داغ ابھر ہر تازہ ہوا گر زخم اودہر اچھا ہوا

نخل گل ٹھنڈی نہ ہو نصف سبو مین ہی لگا
تو کھڑا ہو رکھ سکے میرا گلدستہ سر پہ پا

وہ کون ہے جو مجھپہ تاسف نہین کرتا
میرا ہی یہ جگر ہے کہ مین اف نہین کرتا

لکھیے اوسی خط مین کہ ستم اوٹھ نہین سکتا
پر ضعف سے چھٹکی ہین قلم اوٹھ نہین سکتا

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر

لب جو ہین غنچہ نکلی وا کیا جا ڈکیا کہنے کو ہین
شاید اوسکو دیکھکر صل علی کہنے کو ہین

وہ جنازہ پہ مرے کس وقت آئے دیکھنا — جبکہ اذن عام میرے اقربا کہنے کو ہین

عبث تم اپنا رکاوٹ سے منہ بناتے ہو — وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکرائے ہو

آچکی ہے سر گرداب فنا کشتی عمر — ہر نفس باد مخالف کا ہے جھوکا مجھکو

تنگ کیا اور مرہ کیا ہنسو دونون کو بلا سمجھے — اسے تیر قضا اوسکو پیر تیر قضا سمجھے

زخم دل پہ میرے کیون مرہم کا استعمال ہے — ہشک اگر چھنکتا ہے تو کیا لون کا بھی کال ہے

ہو ذلیون کو حق نہ ہو آنکھ سے کہ لا دین بلا یہہ — عین حکمت تھی جو معدوم البصر عقرب ہے

سر بوقت ذبح اپنا اوسکے زیر پا ہے — یہہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جاے ہے

رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکائے ہے — مژدہ خار دشت پھر تلوا میرا کھجلائے ہے

ہان مدد طاقت کہ ہے ضعف سے سینہ مین دم — دیکھیے لب تک خدا کیونکر مجھے پہنچائے ہے

واہ رے شور محبت خوب ہی چھڑکا نمک — استخوان میرے ہما کس کس مزے سے کھائے ہے

بس کہ ہم سوز جنون بھن جائینگے دل اور جگر — رحم جوش گریہ چھاتی پھر ابھی بھر آئی ہے

قطرہ قطرہ آنسو جسکے طوفان شدت سے — پارہ پارہ دل ہے جسمین تو وہ تودہ شرر ہے

وہ اپنے سینہ مین ہے آہ آتشین اے ذوق — کہ برق دیکھے تو فی النار والسقر ہو جائے

ذرہ تخلص لالہ رام ناتھ نام خاور کاغذ مین خورشید مضمون درخشان ذرۂ فکر صفحہ بیاض روشن پہ یون تابان

ہے کوچہ مین روز و شب پڑا پھرتا ہی یہہ ذرہ — بجا ہے ایسے دیوانے کے مطالب کو روا کرنا

ذوہکا تخلص لالہ خوبچند نام ساکن دہلی شاگرد شاہ نصیر اصلاح سخن مین موافق انکی راے اور تدبیر

نقش پا خالق گیتی سے بنایا مجھکو — جسکے ذرہ مون سے لگا اوس نے مٹایا مجھکو

شرم سے ہوگئے پانی تری دولت سے جنون — موج دریا بھی ترے پانو کی زنجیر کو دیکھ

ذوقی تخلص ذوقی شاہ نام ایک فقیر لکھنؤ وطن گدائی فکر کا محلہ کاغذ مین ہر ایک دانا سے یہہ سخن

رکھ ہات وہ قبضہ پر یہہ ہم ہو لگا کہنے — اب تو ہی ترا سر ہے شمشیر ہے اور مین ہون

ذاکر تخلص مرزا احمد بیگ نام وطن شاہجہان آباد مرزا رستم بیگ انکا اوستاد ورد سخن کے شاغل ذاکر طبع یون ناقل سخن مین زور اور دستے کشتی ہے کیونکہ مرزا رستم بیگ کی پشتی ہے

چھوڑا اسلام کو اور کھینچ کے قشقہ ذاکر | طالب کفر ہوا اوس بت عیار سے مل

ذوقا تخلص ذوقا شاہ نام متوطن بنارس مرد فقیر سر اونکا برہنہ مانند خورشید پر تنویر موے سر شکل خطوط اشعاع تکیہ سجدا انکے متاع فقیر سخن کے ہاتھہ مین قلم کاغذ کا جھاڑا اور دبال سابقان سخن سے اسطرح سوال

سے بام کے ہین زیب نہ زینت کسو گھر کے | ہم باٹ کے روڑے ہین یدہر کے نہ ادہر کے

ذکا تخلص ذکا اسد خان نام سلسلہ نسبت تا حافظ رحمت خان شاعر فکر اپنا انکی بیاض سے اسطرح شعر خوان

آہ کسطرح سے اوس پردہ نشین کو دیکھون | اوسکے گھر مین تو کوئی روزن دیوار نہین

ذوقی تخلص لالہ ذوقی رام نام مرادابادی شاخ سخن باصلاح شجرۂ فکر شیخ مہدی علی زکی پیوند ثمر گرانمایہ بذریعہ عطر فروشی بسر کرکے ایام ہیولی مین مقلد گروہ بانوایان ہوکر خورسند عطر سخن شیشے کاغذ مین دماغ افروز سامعین خط الف اللہ سے روشن اونکے جبین مجموعہ سخن عنبر بیز چیلا مضمون کا بہت تیز

ملنے سے تصور مین کچھ کم نہ مزا دیکھا | گر وہ نہوا اوسکے تصویر ہی او رمین ہون

حرف الرا

راسخ تخلص ظفریاب خان نام از فروغ اندوزان نواب منصور علیخان تھے خلف حافظ رحمت خان جسکی شرح بیان کی حاجت کلک دو زبان کو صفحہ کاغذ پر کہان حریف و ظریف طرار و جرار استعداد علم کلام سے ظاہر فن شعر مین بہ صاحب ہنر نکات سے ماہر عرصہ دراز سے فکر سخن کرتے ہین اور بفراغ بال سے چمن کاغذ مین سخن کے پھول ایسے کترتے ہین کلام مین ہمسر شیخ امام بخش ناسخ

وخواجہ حیدر علی آتش جیسے راسخ الاعتقاد خوش اور کاذب بہ عہد مشوش صاحب گلشن بیخار تمام زمانہ کے شعرا کی صفت سے بجز اپنے دوستونکے تحریف کرتے ہین ہم جیسے عاصی سب صاحبون کے وصف خواہ دوست آشنا یا ناآشنا ہون تالیف کرتے ہین صاحب گلشن بیخار نے تذکرہ کیا لکھا نوابی کی ہر ایک شاعر کی یہان خانہ خرابی کی اگر منصف ہوتے تو ایسے حرکات سے ہر ایک کے ساتھہ پیش آنے سے سکون کرتے جو زیر و زبر ہونا نہ پڑتا اسی طرز تحریر تذکرہ سے ڈرتے بلکہ حبل المتین انصاف کو مستحکم پکڑ کر فدوی کیطرح ہونا تھا صراط المستقیم انصاف پر چل کر اپنا عیب کھونا تھا اگر اب بھی منصفی کو کام فرماوین تو اپنے حرکات سے باز آئین بندہ صواب پر ہے وہ بہ سرخطا کمترین کا اعتراض بجا اونکا عذر بیجا کلام راسخ انکا سخنان عدو کا ناسخ وہ منسوخ ہے اور ناسخ راسخ

بار ور تجرید سے ہوتا ہے پتلا خاک کا
قطع دنیا کا ٹھنا اسیا ہے نخل تاک کا

کب سہی ضرب سخن راسخ کیسی طبع تیز
یاد بھی ہے تازیانہ توسن چالاک کا

بندہ خط وخال کا عنبر ہوا +
مشک کب اوس زلف کا ہمسر ہوا

منزل مقصود کا پایا سراغ +
خضر میرے پانون کا چکر ہوا +

ہے خم ابرو تری یہہ ماہ نو +
دیدۂ مشتاق مین خنجر ہوا +

راسخ اب اوسکے لب میگون بغیر
گور کا لب یہان لب ساغر ہوا

جوشن ترک فلک کو بھی ہوا ڈر پیدا
تیغ تیری نے کئے اور ہی جوہر پیدا

سختئ دہر نے رکھا ہے گران بار مجھے
لون درم ہات مین تو ہوتے ہین پتھر پیدا

گو تکو اوس شوخ کا اقرار ہے بھی اور نہین
میرے ملنے سے اوسے انکار ہے بھی اور نہین

لاغر ہے ضعف ایسا ہے کہ شکل عکس خس
بستر غم پر تر ابیمار ہے بھی اور نہین

خاموشی سے دل جلے کہنے سے جلتی ہے زبان
حال اپنا قابل اظہار ہے بھی اور نہین

گہ اوٹھا لیتا ہے گہ سینہ پہ رکھتا ہے وہ ہات
سانس لینا اب ہمین دشوار ہے بھی اور نہین

چین بے دیکھے نہین اے ردیف جاتی ہے جان
عکس عینک کیطرح نکلا سبکہ وجی سے وہ
اوس آب حیات سے جدا ہون
اوس بت کو کہو نگار رام راسخ
کنج غم میرے تن پہ داغ سے روشن ہوا
مصحف روئے صنم کارد ز دشب کہتا ہون کہ
وحشیان خط سبز اسے راسخ +
بلی نہ کرہ ناری سے عشق کی آتش
اسے تخلیہ گلشن یہان اپنا آشیان ہے
ایک شور الامان ہو ارض و سماسے پیدا
خیال زلف پیچان شام غربت کی سیاہی ہے
ٹپکتی ہے سراسر حسرت دیدار نامہ سے
ابتو بیدار ہوا سے طالع خفتہ میرے
کمال راحت دل رنج دنیا کو سمجھتا ہون
دل وحشی کو ہے خار غم ہجر اسے آسایش
عبور بحر آفت خیز ہستی ہے تجرد مین
مفتون صنم یہ دل دیوانہ ہوا ہے
سیل آہن ہے میرا مصرعہ بچشم قیح مین
خوش ہون مین تصور مین ہی جیسے کوئی طفل
بے دیدہ گریان ہو کہان دلکی صفائی

وہ تجلی قابل دیدار ہے بھی اور نہین
دہر مین اب راسخ بیمار ہے بھی ور نہین
مچھلی کیطرح تڑپ رہا ہون +
ایک مین بھی تو بندہ خدا ہون +
خانۂ تاریک مین اپنے مہ تابان ہون مین
گرچہ کافر ہون لیکن حافظ قرآن ہون مین
تتلے گلیون مین چنا کرتے ہین
مرے نہادمین ہے جائے آب و گل شعلہ
اسکے نہ فصل گل مین زہنار توڑ ڈالے
دنیا مین تونے ظالم کیا بار توڑ ڈالے
تصور روئے تابان کا دعائے صبحگاہی ہے
سواد مردم دیدہ سے ترکیب سیاہی ہے
آج سونا ہے تہ دامن جلاد سے مجھے
دہان اثر در طول امل آغوش مادر ہے
علاج خون فاسد رنگ آخر نوک نشتر ہے
سبکدوشی تعلق سے مرے کشتی کا لنگر ہے
یہان کعبہ نثار در بتخانہ ہوا ہے
بیڑیان اعدا کے پا کی ہندشل شعار ہے
پستان جو نپاوسے تو وہ انگشت کو چوسے
روشن نفسان رہتے ہین وقت صبوحے

راجہ تخلص مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب نام فلک مرتبت گردون صولت والا احتشام زینت افزاے جدہ دہلی خامہ عاصی کو وصف تحریر سخنا مین بجاے نقطہ گوہر بے بہا نیسان طبع سے صدف کاغذ مین ٹپکانے کی ہوس

علم درسی مین ہادی شعرا مرحوم سے بہرہ وافی اوٹھایا اور لفکر سخن سید گلزار علیصاحب متخلص باسیر پسر ہادی شعرا سے استفادہ پایا اور سن بارہ سو پینتالیس ہجریمین بزم مشاعرہ ببارگاہ فلک اشتباہ مہاراجہ صاحب ترتیب پائی اور شعراے نامدار سے مثل خلیفہ گلزار علیصاحب وغیرہ کی خوش بیانی سننے مین آئی شعراے اطراف صادر و وارد بھی آتے نقاد سخن نزر مضامین محک امتحان پر دار العیار مشاعرہ مین دکھاتے تو اس مشاعرہ کا شہرہ مشہور ہر بلاد مثل لکھنؤ اور شاہجہان آباد صاحب گلشن بیخار نے اپنے تذکرہ مین مذکور نکیا انکا بیان حال لکھنا منظور نکیا یہ بھی انکی خود آرائی ہے اور اپنے نزدیک بڑی بے پروائی ہے ازانجا کہ کلام الملوک ملوک الکلام قول بزرگان ارقام دیوان ضخیم نے ترتیب پائی اور طبع ہر سبکی طبع مین اپنی محبت جتائی راجہ صاحب کا کلام سنہ کاغذ پر لیے ان حکمرانی کرتا ہے ہر ذی شعور کی عقل کو اپنی کچہری مین دیوانی کرتا ہے

خانۂ دل مین خدا دخل بتو نکلا نکلا
کعبہ ہم سمجھے تھے جسکو وہ کلیسا نکلا

چتر ہے داغ جنون سر پہ تو نالا ہے نقیب
دشت وحشت مین عجب ہو ہم سر راہ نکلا

اے جنون عریان تنی مین ہی تجمل ہو گیا
بال سر کے بڑھ گئے یہان تک کہ غل پیدا ہو گیا

خاکساری مین ہے نقش نعل طوق بندگی
دلمے مین راجہ غلام شاہ دلدل ہو گیا

اے شعلۂ طور اتنا تو ترے ہات مین ہے دل
کیون داغ سویدا ید بیضا نہین ہوتا

نخچیر کے ہات مین وہ ہات دیے بیٹھے ہین
دست فرعون مین ہوا بھی ید بیضا پیدا

صاف قائل سے ہون اتنا کہ یقین ہے دم قتل
میرے خون کا بھی نہو تیغ پہ دہبا پیدا

دھوکا ہو سرخ انگلیون پہ شمع طور کا
دیکھے کبھی جو تو سہی مہران کسیکے ہات

کیا جانے کہان قافلۂ ہمسفران ہے
یاران عدم کی نہین آئی ہے خبر پھر

اب دیکھیے کہ کیا ہو یہان یک نشہ دو نشہ
اوس خوش نگہ کو نرگس شہلا کی ہے تلاش

ناتوانی نے بنا یا عصا +
گویا تیرا ہی دہن مین بھی ہون

حسن بازاری کہو کیا مال ہے ماہ کنعان ہو تو اوسکو بیچیے
کیا جانے ہمدم ہمیں کسوقت ہو وحشت ہر وقت رہے طوق و رسن ساتھ ہمارے
روائے روے لیلی جا بکر ودڑا عبث مجنون بھلا کب چادر مہتاب راجہ ہاتھ آتی ہے
زلف کے یاد حکایت آئی + + اور شب بڑہ گئی شامت آئی +

وہ پیام یار لایا اس نے کھولی فال نیک پاے قاصد چوم اور دست عامل چوم
یہہ سچ ہے کہ تلوار کی ہوتی ہے بری آنچ کیا قہر ہے تیغ نگہ یار مین گرمی +
قصر مین بھی دوستو نکی دشمنی مجھسے رہی میرا گھر ڈہانے کو نقش بوریا آنے لگے
قیس کو مکتب مین ہنسی تھی پڑی لیلی سخت اے مری جان غم جو علت ہے تو دل معلول ہے
بت اگر سنگدل ہے اے راجہ + کہہ با تو ہمین اوسکو تو پانی +

رقت لا اعلم طفل سخن آغوش دایۂ کاغذ مین مچلتا ہے خامہ انکی صفت
مین خوش بیانی سے چلتا ہے

بلبل سکے تھی رو رو ہمدم یہی قفس مین کیجونہ تو کسیکو یارب کسیکے بس مین

رسا تخلص لا اعلم قلم کے بخت نارسا جو ایسے رسا کی کیفیت حال کو نہ پوچھا

ہم بھی ہین رسا وقت کی کیا اپنی سلیمان سے قید مین ہر ایک پریزاد ہمارے

رضا تخلص لا اعلم نام انکا کچہ معلوم نہوا ازانم پوری طور کلام اس وضع کا
سخن پہ راضی برضا ایسا فرمایا

اب کوئی لحظہ مین مجنون پہ بلا آتی ہے جرس ناقۂ لیلی کی صدا آتی ہے

رستم تخلص سید رستم علیخان نام قلم کا یہہ حال ہے کہ انکی تحریر تو صیف مین
باوصف دو زبانی لال ہے انکے دبدبۂ سخن کے آگے رستم کا کلام زال ہے
زور آورون کا انکے روبرو یہہ حال ہے

کب تلک ہجر کے دن دیکھیے ہم دیکھینگے آستین اشک سے ہم رانکو تم دیکھینگے

رسوا تخلص لالہ آفتاب راے نام بعہد سلطنت محمد شاہ فردوس
مکانی جنھون نے مزاج دماغ سودا خیز کیا وحشت نے انکا دامن دل کھینچا

سوے صحراے دیوانگی ذوق امیز کیا اور خصر زرسے اسقدر محبت رکھتے تھے کہ ایک لمحہ جدائی اوس معشوق کی شاق محو نظارۂ جمال یار ایسے کہ دیدار کے مشتاق ہو ہنگام نہ جہان سے وقت رخصت مینچکان مدہوش بادۂ محبت کو جو انکے دوربین سخھے وصیت کی کہ بعد انتقال لاش اس سرشار راوق عصیان کو مے سے غسل دینا اونھون نے ایسی ہی نیت کی دیکھیے قدرت خدا کہ کفن سے ہرگز بوے شراب نہ آئی معبود مطلق نے اسطرح بھی ہر مدہوش شراب غفلت کو اپنی قدرت دکھائی سبحان اللہ ذات غفار الذنوب ستار العیوب کا کس زبان سے شکر ادا کیجیے کسطرح اوسکی رحمت بیکران اور عنایت بے پایان پر جان ندکیجیے گنہگار دن پر رحمت ہے یہہ کمال محبت ہے اگر ہر بال ہمارے بدن کا زبان ہو اور عمر خضر میسر ہو اور ازل دا بد لاکھون بار شروع و تمام ہون تو بھی کم سے کم نعمت کا شکر ادا نکر سکین بجز بندگی وہ بیچارگی ہم جیسے عاجز عصیان شعار جنکے بے لبسی کا کچھ ٹھکانا ہی نہین بھلا کیا کر سکین یارحیم مجھ جیسے گنہگار پر تیری بخشش بے پایان یا اللہ ایسے عاصی بیمقدار پر تیرا احسان شایان آمین رب العالمین جسکا شکر بہت چاہیے اے کمترین شوق سخن رسوا کرتا ہے انکی بدنامی سے نہین ڈرتا ہے

کوے جانان زمین یہ کہ اشکو نسے نم نہین	رسوا بھی اس زمانے مین مجنون سے کم نہین
ایام جوانی ہو نشا ہو سر جو ہو	یہہ سب ہو پہ جانان میری آغوش مین تو ہو
ہے زندگی کا لطف تب ایکھر خوش او قات	جب ہات مین ساغر ہو صراحی ہو سبو ہو
رسوا کو کہا دیکھکے کل شوخ نے گستاخ	چل دور ہو فی النار ہو کافر ہو جو ہو

رسا تخلص مولوی علیم اللہ نام وطن انکا مطلع خورشید عالم طبع کی بحث نفی واثبات منطق شاعری مین طالب علم فکر سے مدرسہ کاغذ مین یہہ تکرار و گفت وشنید طبع رسا فہم ذکا

کب حوصلہ تھا دلکو ستمگر کی چاہ کا | خانہ خراب ہوئےگا رو سیاہ کا +

راقم تخلص غلام محمد نام راقم کو جب اور کیفیت اظہار نہوئی تو فقط اس مثل کو پیش کیا طبیعت ناچار ہوئی

جب مین نے کہا تمنے ملاقات اوڑا دی | تو اوس نے ہنسی مین یہ مری بات اوڑا دی

رضا تخلص سید محمدی نام شاگرد میر ضیا ذرہ فکر میر ضیا کے عکس سے یون چمکا

نقش شیرین کاٹتے پتھر پہ اوسکا خیال | یہہ نہین ممکن کہ جائے خاطر فرہاد سے

رضا تخلص میر رضا علی نام لکھنؤ انکی سکونت کا مقام سخن سے راضی برضا جو ایسا فرمایا

مت پوچھیو رضا کا کچھ حال غم تنہائی | ایکدل تھا سو کھو بیٹھا اک ہری سو سودائی

رضا تخلص میر محمد رضا نام عظیم آبادی قول بعضونکا ہے کہ لکھنوی ایسا فرماتے ہین یہہ سخن زبان پہ لاتے ہین

اسکا کچھ انجام بھی سمجھا کہ تو نے اے فلک | حسن ذرا فزون ہان جہان عشق شور افزا دیا

رضا تخلص مرزا جیون نام وطن شاہجہان اباد صاحب دیوان میر نظام الدین ممنون انکے اوستاد

کون ہے وحشی کی اسکو اسقدر ہے یاد آہ | سنگ ہے ابتک بہرا جو دامن کہسار مین

رضی تخلص سیف الدولہ رضی خان صلابت جنگ نام وطن شاہجہان اباد عرصہ قریب ہوا کہ سنہ ... رخت ہستی سرائے دنیا سے بطرف منزل عدم باندہا رضینا برضا اللہ تا یوم تشادہ سخن ایسا زبان پر آیا جو مرے امتحان پر آیا

دیکہہ ٹک شمع کو عاشق کے ستانے والے | اسطرح جلتے ہین اور ونکے جلانے والے

راقم تخلص لالہ بندرابن نام ساکن جہان اباد یا متہرا معلوم نہین کہ شاگرد مظہر ہین یا سعید دستور الراقم انکے تقویم کو یون رقم کرتا ہے انکے مضمون کو کاغذ سے ضم کرتا ہے

یہان تک قبول خاطر کیجے تری جفا کو
تا سب کہین کہ راقم رحمت تری وفا کو

رضی تخلص مرزا رضی خان نام مثنوی لیلی مجنون بزبان ریختہ اور احکام نجم شماری مین دستگاہ کامل ہے طبیعت آویختہ خانہ ہفتم تختہ کاغذ مین شکل مضمون یون جلوہ گر ہوئی ناظرین و سامعین کو جسکے مضامین سے خبر ہوئی

دلکی طلب ہے اور تمنا ہے جان کی
پیہم یہ مہربانی ہے اوس مہربان کی

راغب تخلص مرزا سبحان قلی بیگ نام اصل انکی ایران تولد شاہجہان آباد مناظرۂ سخن بہجو رکیک سقابل انشاء اللہ خان طبیعت انکی سخن کے طرف راغب سامعین و شائقین مخاطب

رشک چمن جو اوٹھ گیا آج ہمارے پاس سے
اپنے بہ رنگ گل یہان اوڑ گئے کچھ ہوا اس

رغبت تخلص لاعلم مرادابادی رغبت سخن مین ظاہر انکی اوستادی

جسکو اپنی نہین پروا ہی جگر سوزی لیے
اوسکی ہر بات پہ کیون جیکو جلاتی پھرے

رافت تخلص رؤف احمد نام تلمیذ پیر قلندر بخش جرأت مولد لکھنؤ طبیعت طرف تجنیس لفظی راغب رامپور مکان سکونت

یہ کسکی مژگان کی آہ یارب پھرین ہین چھین ہمارے سینہ
کہ شکل غربال پڑگئے ہین ہزار روزن دل و جگر مین

راجہ تخلص راجہ بہادر نام خلف راجہ شتاب رائے علم سخن انکا میدان کاغذ مین یون پھریرہ اچمکائے

یہ زخم دل ہمارے مرہم تلک نہ پہونچے
ہم اون تلک نہ پہونچے وہ ہم تلک نہ پہونچے

رفیق تخلص امین اللہ نام آشنائے سخن واقف دقایق ہر علم و فن سخن انکا رفیق انکو سخن سے محبت تحقیق

رہ عدم کی کچھ فکر ہے مین رفیق تجھے سوچتا ہوئی
مگر ایک نالہ واہ کو میرے دلسے ہم سفری رہی

راسخ تخلص غلام علی نام روش فقیرانہ فقیر راسخ الاعتقاد سخن کا عشق اللہ سے بیباکانہ مزاج مضمون کا چیلہ ہے شعر اسکے صورت مین میلہ ہے

اب اور لگا ہونی ایجاد گلستانئین	راتون کو لگا رہنے صیاد گلستانئین

رفاقت[۲۳] تخلص مرزا نگین نام رفیق سخن شفیقان شعرا سے بزم کاغذ مین اس رفاقت سے ہم فن

برسون کی ایک دم مین رفاقت چھوڑ دی	کیا ایسی زندگی کا بھروسا کرے کوئی

رغبت[۲۴] تخلص میر ابو المعانی نام وطن لکھنؤ طرز تحریر سخن مین یہ وضع ایسا کلام

یاد ہے راتونکو چھپ چھپ کر وہ آنا اپنا	چٹکیان میری وہ لے لے کے جگانا اپنا

روشن[۲۵] تخلص روشن شاہ نام میرٹھ مین بلباس فقیرانہ بسر کرتے ہین دہلی وطن جیلہ روشن چراغ طبع کا شعرا کے میلہ مین فرش کاغذ پر صدائے یاعلی مدد سے ہم سخن

آپ کہتے ہین بار بار نہین	ہمکو ہان کا بھی اختیار نہین

رفیع[۲۶] تخلص رفیع الدین خان نام شیخ خان لکھنؤ سے ہین تمنائے زیارت حرمین محترمین ہمن سر کو قدم کر کے اپنا کام کرتے ہین واسطے طواف کعبہ ابروے بعت مضمون کے جہاز کاغذ مین حاجیان شائق کے روبرو اسطرح احرام کرتے ہین

ناتوانون کے ستانے سے حذر کر ظالم	عرش بھی آہ سے مظلوم کے ہل جاتا ہے

رنگین[۲۷] تخلص لالہ پورن لعل نام قوم کا تیتھہ ساکن شاہجہان آباد ازم تزئین دست مزاج سخن حنائے فکر شعر سے باین شوخی رنگین

رنگین نہین ہین قطرہ شبنم یہ باغ مین	بادصبا نے مے سے بھرا ہے ایاغ گل

رفعت[۲۸] تخلص مرزا قاسم علی بیگ نام تلمیذ یافتہ شیخ قلندر بخش جرات اور مہربان خان رند سے بھی فیض پایا مولد و منشا دہلی ریاست بزرگان مشہد مطہر مردم چشم سخن اشک مضمون رومال کاغذ سے یون پاک کرنے آیا

دیوار گلرخان کا سایا نگہ پڑا ہے
زاہد بتنا تو مجکو طوبے مین شاخ کیا ہے

ہے خیال نگہ یار سے آہون مین اثر
کیا ہے پیکان نکیلا یہ مرے تیر مین ہے

حضرت رند سے یہ فیض ہوا ہے رقت
دم عیسی کی حلاوت مری تقریر مین ہے

رونق تخلص میر غلام حیدر خان نام ساکن عظیم اباد رونق اشعار رنگین
مین انکی ایسی استعداد

رحم کر اے دوست گاہے خاکساری پر مرے
نقش پا کیطرح تیرے راہ مین افتادہ ہون

رند تخلص مہربان خان نام علم موسیقی مین سازدہ برگ کامل امیر وقت
ہمچشمون مین بترتیب مضامین سائل صاحب دیوان مرد خوش بیان کلام
رندانہ طرز بے باکانہ یہ طور تقریر ایسا انداز تحریر

یہی کب تلک چشم تر جائیگی
یہ ندی چڑہی ہے اوتر جائیگی

دلکا گھبرانا کہون یا کہ نفس کی تنگی
دیکھیے کیا کرے صیاد قفس کی تنگی

ہے مری جان کا یہی دشمن
رند اس دل کو خوار ہونے دے

رضا تخلص حمید الدین نام رئیس چاندپور سخن گو و طباع مشہور

آہ کیا دن ہے کہ ہم ساتھ ترے او گلرو
دو قدم صحن خیابان مین چلا بیٹھ گئے

اب یہ حالت ہے کہین چھپ کے ترے کوچہ مین
ہین گنہگار جو دیوار تلے بیٹھ گئے +

رند تخلص لالہ گنگا پرشاد نام زلف سخن مین مشاطہ فکر جرات کے ہات
شانہ اصل لکھنؤ کشمیر زاد رند مشرب کلام رندانہ

نہین پیکان پہ جو ہر نامہ وحشی تیر پر لکھا
اشارا قتل کا قاتل نے کس تقصیر پر لکھا

رنج تخلص میر محمد نصیر نام سلسلہ نسبت بیرون سجادہ نشین خضر شعرا سے
ملا او صاف حمیدہ صفات پسندیدہ علم موسیقی مین مشتاق کمالات مین
طاق فرمانروا ے ملک خوف و رجا برکت انفاس متبرکہ بے انتہا شہسوار
ابلق جذب و سلوک یکہ تاز اشہب الفقر فخری دو لوک سخن عاشقانہ دال
عشاق کلام مشتاقانہ زخم جگر خدنگ مژگان کا مشتاق دست فکر مین

قلم کے آرنج شمر مضمون سہے یا ترنج رنج کے کلام سے جی کو راحت سہے کیا نادر فصاحت سہے

یقین ہوگیا دیکھکر اوسکا قامت ۔ کہ بیشک قیامت مین دیدار ہوگا

رسا تخلص لا اعلم اسم مبارک پردہ دار راز سخن سے حاصل ہیا ر

رہتا ہے دہیان ایک قلم تار زلف کا ۔ صفحہ کو دیکے رشتہ مسطر سے ہی غرض

رنگین تخلص سعادت یار خان نام شاگرد شاہ حاتم ذو الاحترام سیاح اشہار بسیار ہر دیار عہد شباب مین سینہ محبت گنجینہ تودہ تیر مژگان دلبران ایام جوانی مین دل مشتاق منزل سپہ شمشیر لعبتان سمندر خامہ بہ تصنیف رسائل فرستاده عرصہ قرطاس پر جولان زاہد کلک بہ تحریر مثنویہا سے معرفت آگین بزاویہ دریعہ تسبیح خوان پہر صاحب گلشن بیخار کی کج طبعی اور شوخی کا بیان آیا دیکھیان صاحب کے حقمین اونہون نے اپنی کتاب مین کیا تحریر فرمایا ذ چون دو اوین دیگرش یعنی بہ ہزل و ریختی وغیرہ است کہ ایراد آن باین ذخیرہ نیساز د بنا بر آن از دیوان ریختہ و بیختہ بدقت تمام این ابیات گزیدہ شد الخ مخدومان والا جاسے غور ہے انکی تحریر کا یہ طور ہے انکے کلام کی اہانت کرتے ہین کس پردے مین فاش ظرافت کرتے ہین جو انکی تحریر کا حال ہے وہی انکے اوستاد و یاران ہم صحبت کا احوال ہے انکے اوستاد وغیرہ مانع نہوئے کیسکے اچھا کہنے پر قانع نہوئے انکے اوستاد اور انکے دماغ مین بخر بہرا ہے نہین نہین سودا سے خام پک رہا ہے کلام ہیان رنگین ہر ارنگین کف کاغذ حنا سے عیش سے بکمال شوخی تضمین سہرا کا

داڑہی مین ترے جاتون خالق ہر تو خلقت کا ۔ کب ہووے بیان مجھسے ذرہ تری قدرت کا
تو ہی وہ جوان جس نے پہر کرکے زلیخا کو ۔ یوسف کو کیا مفتون اوس جا ندہی صورت کا
اور حضرت عیسی کو بن باپ کیا پیدا ۔ مریم کا حرے والی شاہد ہے تو عصمت کا
نسے گی اوس سے صحبت کسطرح کچہ کہہ نہین سکتا ۔ وہ ہرجائی ہے اور بن شغل مین بہی وہ نہین سکتا

قیامت پر رہا موقوف پھر تو دیکھنا اوسکا
اگر ایکدم کے دم آنے مین وہ تاخیر کرتے ہین

مسجد مین گئے کعبہ گئے دیر مین بیٹھے
یکچند سے اب سیر خرابات پہ جی ہے

اوسی مین چھپ کر دیکھون ملاوہ غیر کو تجھسے
بھلا یون دیکھنا دیکھو تو دیکھا جاے ہے کس سے

یہ میرا جی ہی جانے ہے تری لکنت کا عالم کو
خدا شاہد ہے کچھ تقریر مجھسے ہو نہین سکتی

دمبدم بسکہ ترا حسن فزون ہے ظالم
روز رنگین ہے کہ کھچوائی تصویر نئی +

یہی رونا جو ہے تو تم رنگین +
اوسکے کوچہ سے آج کل نکلے + +

رضا تخلص شیخ محسن رضا نام دہلی کے رہنے والے بذریعہ علم طب نواب فرخ آباد کے حوالے دیوان اونکا از مطلع تا مقطع در صمع نظر عاصی سے گذرا یہہ مطلع سابق سے لذت بخش زبان و قلب احقر تھا لہذا اسی پر اکتفا کیا

کس چشم سرمگین پہ دل خستہ چور ہے
آہ شرارہ زن شجر کوہ طور ہے +

رمز تخلص مرزا محمد سلطان فتح الملک صاحب عالم بہادر مضمون طبع جنکا سمع شائقین کو بے بہا و رمز سخن زیب انجمن

جبکہ غنچہ سے خون ٹپکے جو میری فریاد
دے ذرا نالہ بلبل کو اثر اپنا سا

یہہ آب جو ہے اسمین سود ریا ہی قضا کا
ہے قہر خدا گھاٹ تری تیغ جفا کا

پھر رکھے پانون کوئی وفا مین تو ذرہ نہین
جب یہہ سمجھ لیا کہ بس اب تن پہ سر نہین

صیاد اب قفس سے ہمین چھوڑتا ہی کیا
گلشن مین ایک گل نہین یہان ایک پر نہین

جو چپ ہیون تو کہین گونگا کہون بکواس ہے
زبان خلق سے ہوتی کبھی نجات نہین

رفعت تخلص مرزا پیارے نام صاحب عالم انکے رتبہ سخن سے آگاہ صاحب عالم

کیون لب پہ تھک رہا ہے دم واپسین عبث
آنے سے دو قدم کے مسافت ہوئی تو ہو

رفعت بزیر سایۂ قد حسین سے
پھر نکلنے دو حشر قیامت ہوئی تو ہو

جنگل سے نے خار اودگلے ہین قسمت سے کن دلو
پہلے سے جب جنون کی وہ شدت نہین رہی

رسا تخلص مرزا کریم الدین صاحب عالم عالم طبع انکے مضامین نادرہ کا مخزن طبع رسا ذہن ذکا

جاتے ہین کوے عشق مین سنگ پہ سنگ ہم | سر گرم یہان آج ہے بازار قضا کا

رجا تخلص میان غلام محی الدین خان نام ساکن حیدرآباد میان فیض صاحب جیسے شاعر انکے استاد

عشق ہم کرین ہست عدم کو ہون میان | ایدہر سے کام ہے نہ تو ادہر ہے غرض

ربط تخلص راے بالا پرشاد نام حیدرآبادی نظم سخن مین جو انکو ربط و ضبط ہے یہہ میان فیض صاحب کی استادی

باریک تری راہ عدم سو نہین بھول | پھر سے تو پار ہوے کمر سے نہین غرض
بیمار چشم ہون لب جان بخش کے سوا | عیسیٰ کی مجھکو چارہ گری سے نہین غرض

رہا تخلص غلام محمد خان نام کہین بہادر عنایت حسین خان مشیر متوطن [illegible] دہلی شاگرد خلیفہ میر گلزار علی صاحب اسیر

شادی ہے کبھی غم ہے کبھی وصل کبھی ہجر | ہر روز نیا ڈھنگ ہے اس چرخ کہن کا
اللہ ری بناوٹ کہ بگڑنے لگے سنکر | کچھ وصف کیا مین نے جو بیساختہ پن کا
شیر دباہون کو ہم پکر دیا تونے فلک | اتنا چھیتا تیرا اے گردون گردان ہوگیا
پیکان جو ٹوٹ کر میرے سینہ مین رہ گیا | کہنے لگے کہ مفت گیا تیر ہاتھ سے +
قد ہون پہ سر ہے آپکے صاحب معاف ہو | یا انکو چھپا لیا ہوئی تقصیر ہاتھ سے
جلے ہین دل سلگتے یاد زلف شمع رویان مین | یقین ہے قبر سے اپنے دھوان محشر تلک نکلے
دامن نہین کھینچتے ہین گریبان نہین رکھتے | ہم کچھ خلش خار بیابان نہین رکھتے
کس در خیال مہ کنعان نہین رکھتے | بس رشک ہم آباد یہ زندان نہین رکھتے
لکھا وصف کمر مین نے تو بولے | تمہارے دام مین عنقا پھنسا ہے
جو یہان گوشہ نشینی سے ہین آزاد | اونہین شمشیر معج بوریا ہے +

حرف الزاء

زکی تخلص شیخ مہدی علی نام مراد آباد وطن لکھنؤ جیسا شہر انکا اکثر مسکن مورخ بے بدل اچھی فکر غزل پیشکار تحصیل حضور مضافات سہارن پور شخص ضعیف اور سن رسیدہ سیاح اطراف جہان دیدہ مرد دانا و عاقل بندیکو ہے اون سے نیاز حاصل

جمال یار پہ ہنسنے یہ ٹکٹکی باندہی + کہ اپنی آنکھ کا تل اوسکے منہ کا خال ہوا
وحشت ہے آشکار زلیخا کے حال سے — آنکھین بیان کرتی ہین افسانہ خواب کا
نہ گرد راہ نہ بانگ جرس نہ نقش قدم — اوداس قافلہ جاتا ہے زندگانی کا +
غبار قیس ہین جان آگئی لیلا کی ٹھوکر سے — اوڑا جاتا ہے مجنون جنکے ہر ذرہ بیابانکا
شعلہ حسن کبھی برق جہان سوز نہ ہو — آفت جان زکی دل ہی کا آجانا تھا
دہوم دیوانی اوڑاتی ہین پر پروانہ اودن کے — شمع محفل کو لگا دیتے ہین پروانے پہ
یہ جگر دلکا ہے اسے سوز محبت ورنہ — پھینک دیتے ہین شرر سینہ سے پتھر باہر
یوسف کا اپنے دہیان ہے تحریر خط کے وقت — ڈر ہے کہ اونگلیان نہ قلم ہون قلم کے ساتھ
حسرت اسے تازہ اسیران قفس آتی ہے — دہوم سے فصل بہار ابکی برس آتی ہے
پیار کی باتین غضب ترچھی نگاہین بچھیان — مہربانی قہر ہے نامہربانی قہر ہے +

راز تخلص میر مظہر علی نام ملازم احمد علیخان شوکت جنگ راز دلکا پردہ سخن مین راز و نیاز ہو کر بیان کرنے کا آہنگ

اگر کچھ بس بھی ہوا اپنا تو کاہیکو یہ خواری ہو — بچا ہین اوسکو بھی ناصح جو الفت اختیاری ہو

زینت تخلص از ارباب نشاط ایکصاحبہ شاہجہان آباد کی ہین ابراہیم بیگ صاحب غریب مقتول شہید دشنۂ غمزہ اونکے تھے شاہد وفا سے ترک انس نکی وطن سے جبراً غربت لکھنؤ کی حصول عاشقون سے اشارہ ابرو محبوبہ سخن کا چارسو سخن کو ان سے زینت ہے یاران شائقین کو صحبت ہے

شب مہتاب مین تا صبح زینت + — خیال ماہرو ہے اور مین ہون +

[illegible] تخلص میر برہان الدین نام ربط تحریر خط شکستہ درستی [illegible] سخن

مخلیان شایقین کشادہ خاطر کے روبرو چیت

چرخ کے کیسے انقلاب ہوئے + پھر کبھی ہم نہ کامیاب ہوئے

زار تخلص میر جیون علی نام کشمیری یہہ بھی اونکی نظم تحریری

ایکدن پہلے ہی دنیا سے اوٹھانا ہمکو | یا الہی شب ہجران نہ دکھانا ہمکو

زمان تخلص سید محمد زمان نام امروہا وطن دیکھنے مین نہ آیا ان حضرت کا مجموعہ سخن کلام ایسا فرمایا جو لکھنے مین آیا

عارض ہی گل کا صاف ولیکن جھلک نہین | نرگس کے چشم ہے یہ نکیلی پلک نہین

زکی تخلص جعفر علی خان نام بندہ اور کیفیت سے مجرم وقت ارقام کلام ایسا ارشاد کیا سامعین کا دل شاد کیا

عشقین نسبت نہین بلبل کو پروانیکے ساتھ | وصلین وہ جاندی یہہ ہجرمین جلتے رہے

زخم تخلص بسم اللہ خان نام حیدرابادی دیکھی انھون نے میان نیفی صاحب کی اوستادی انکی تیغ قلم تیز ہے سیاہی فکر کا جوہر خونریز ہے زخم دل سخن مرہم اصلاح سے مندمل ہو جسکے سننے کے لیئے ہر مشتاق کا بلبل دل ہو طبیعت کا شاعر بسم اللہ خوان جسکے صحیفہ کا یہہ عنوان

واہ واجیتے رہو اے شیر واہ + | تمنے آہو گیری اچھی یاد کی ++

حرف السین

سامان تخلص میر محمد ناصر نام ساکن کانپور معلوم ہوا انکا کچھ اور رنگ ہر چند خامہ بے سرو سامان ہے اسپر کیا تحریر ہے کیسی شان ہے

رقیب اسطرح جلنے مین ہمین دیکھ | نگر رشتہ مین ہین اوس شمع روکے

ساقی تخلص مرزا محمد جان بیگ نام ابتدا انکے قپچاق جو ایک صحرا ترکستان مین شہرہ آفاق انکے والد نے کشمیر جنت نظیر مین ریاست اختیار کی یہہ دہلی مین رہے اور زمرۂ شعرا سے صحبت ایکبار گی دو نو زبانون مین شعر کہتے شاہدان مضمون سے خوش رہتے اس ترک کشمیرزا کی دہلی مین

تو کی تمام ہوئی جسکے صفحہ کاغذ پر یون تحریر کلام ہوئی

مرغان قفس دنکو پھڑکتے ہین ولیکن | دن رات تڑپتے ہین گرفتار تمھارے

سبحان تخلص عبد السبحان نام سبحان اللہ آباد و اسکے اوستاد کامل الحمد للہ

جان و دل سے قبول سب جانا | پہ نکلی ہین تیرے ہمین آنا + +

سایل تخلص مرزا محمد بیگ نام دہلوی نزاد پہلے شاگرد شاہ حاتم پھر حضرت سجدہ گاہ شعراے مشورہ سخن باہم سخن سے طبع سایل طبع پر سخن مایل

وہ سایل ہوگیا دست شکستہ کیطرح | آہ اپنا جسکو ہین نے قوت بازو کیا

سبقت تخلص مرزا مغل نام پسر مرزا علی اکبر پیدایش دہلی ابتدا ایران شاگرد قلندر بخش جرأت نظارہ گیان وادی گلستان سخن ان سفینہ بے کینہ کی خدمت مین گذارش ہے کہ پھر صاحب گلشن بیخار کی دیکھیے حرکت یہہ فقرہ اسکے نسبت ہے جسکی یہہ عبارت ہے سبقت فی الجملہ طبعش ہموار معلوم میشود اسکی حجت یہہ ہے بندے کی نصیحت یہہ ہے کسیکو برا نکہو بلکہ اچھا کہو

ناقہ لیلی جو ٹھہرا دیے مجنون نے آہ | بولا گیا تیرا بھی بیابان سے ساربان دل لگ گیا

سخن تخلص حکیم مرزا محمد حسین نام مولد دہلی اصل کشمیر علم طب سے آگاہ فارسی مین خاصی تحریر نسخہ شراب الصالحین سخن ظاہر ہوتا ہے مجربات کلام سے پیر مغان سخن کو میخانہ کاغذ مین سرور آتا ہے اسکی کیفیت تمام ہے

جو ہین جان نکلی وہین آن نکلا | بھلا مرتے مرتے تو ارمان نکلا +

سرسبز تخلص مرزا زین العابدین خان نام نہال سخن کی چمن کاغذ مین نسیم لطف سے جھکتی ہین ڈالیان تمام سرسبز ہے حدیقہ سخن جس مین پھولا مضمون کا گلشن جسکے تختے سے باغبان نہال ہے دور خزان پایمال ہر تختہ کاغذ مین یہہ گل سے ظاہر فکر جسکا بلبل ہے

مین سرسبز ہوتا ہون آتی ہے جب یاد | وہ صورت مجھے پیاری پیاری کسیکی

سجاد تخلص میر سجاد نام مولد و منشا فخر دہلی غربت سے جب وطن مین آتے شوق سخن یہہ تھا کہ تا قیام ہمیشہ مشاعرہ مین شعرا کو بلاتے اب یہہ انجمن ہے اور یہہ سخن ہے

ایکدل رکھتے ہین جو چاہے سو لیجائے آوے ۔۔ خواہ خط اور خواہ ابرو خواہ مژگان خواہ زلف

سخنور تخلص لالہ دیوانی سنگہ نام قوم کاکا یتہہ انکے سخن کی بہی ہے بہر حال نہایت

گریان رکہے ہے جن ترسے یہہ چشم تر مجہے ۔۔ طوفان نوح آئے ہے اب پہر نظر مجہے

سراج تخلص سراج الدین علی نام مصباح عقل و دانش سے روشن ہوا شعلہ عشق بت ترساختہ تن پہ شرر افگن ہوا دیر دلمین چراغ محبت اوس بت کا روشن ہوا خدا کی شان صرف برق حسن الکافرمن ہوا آخر الا چراغ دلپر دفع مضرت ہوا کو ترحم والد کا دامن ہوا حکم ملاقات شمع و پروانہ کا دلمین مسکن ہوا افراط الفت پدر لیپنے اوس نور شمع دیر کو پروانے کو وصل کی پروا نکی کوا ایجا بالکل کر دیا سراج نے مانند پروانہ اوس شعلہ شمع حسن پر تصدق ہو کر اپنا چراغ ہستے گل کر دیا عاشق کو نہ وصل کی توانائی نہ ہجر کی طاقت آزمائی بقول شاعری سہ من شمع جانگدازم تو صبح دلکشائی ؃ سوزم گرت نہ بینم میرم چو رخ نمائی ؃ نزدیک اینچنینم دور آنچنان کہ گفتم ؃ نے تاب وصل دارم نی طاقت جدائی ؃ وہ شمع سر بشعلہ ہو گئی سر مانند دود پریشان کر کے بخاطر جمع ساتہہ چراغ روح سراج کے ہم جلوہ ہوئی آتش عشق نے دونو کو ایک آگ مین جلا یا اور درمیان سے اوٹھا پردہ دوئی معراج عشق حقیقی ہمہ اوست جب وصل ہوا تو آپ دشمن آپ دوست عاشق کا چراغ زندگی باد اجل نے بجھا دیا معشوق کی شمع عمر گداختہ دل سوختہ تن کو سوز عشق نے جلا دیا معشوق مانند شمع اشک ریز عاشق صورت پروانہ جلنے مین تیز فکر ریختہ مین سوا اس غزل کے اور کچہہ کبہی سمع عاصی مین نہین پہنچا سراج فکر

مجلس تاریک کاغذ کو اس سوز سے روشن کیا

چلی وحشت عشق میں وہ ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا | مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہیں سو ہری رہی

سرور تخلص اعظم الدولہ نواب میر محمد خان نام تلمیذ یافتہ محمد جان سامی ہیں شعر میں مشہور زمانہ تالیف تذکرہ میں نامی گرامی انکے کلام سے دلکو سرور بندش مضمون سے خاطر مسرور

ہم جانتے زمین سے تھی دور چرخ کو | دیکھا تو ایک عرصہ جولان نالہ تھا
ہاتھ اپنے رہے زیر بغل بعد فنا بھی | تھی بسکہ ہم آغوشی دلدار کی حسرت
غیر لایا دے یہاں پھر تماشا دم نزع | دوستوں سے نہوا جو کہ ہوا دشمن سے

سراج تخلص لا اعلم ہر چند لوگانی نام انکا روشن نہوا مصرا بہ سراج سخن طاق کاغذ پر اس شرارت سے شعلہ انگیز انکے مشعل فکر سخن کی روشنی ہر سو

نہیں ہے تاب مجھے تیرے سامنے جانا | کہاں سراج کہاں آفتاب عالمتاب

سرور تخلص مرزا رجب علی بیگ نام لکھنوی از تلامذہ نوازش حسین خان نوازش مصنف فسانہ عجائب ایک قصہ بطرز نادر بمحاورۂ روزمرہ لکھنؤ انکے قلم سحر نگار کی تراوش انکے کلام سے دلکو سرور ہو غم و کلفت جیسے دور ہو

عشرتکدہ جہاں میں ہزار دن ہوئے ولی | ایکدل ہمارا تھا کہ وہ ماتم سرا رہا
ہے شوق سرور ایسا غالب جو قاصد سے | کوسوں ہیں تلک حاجت کہتے چلے جاتے ہیں
ایک وضع پہ نہیں ہے زمانے کا طور آہ | معلوم ہو گیا مجھے لیل و نہار سے

سلطان تخلص مرزا ایزد بخش نام عرف مرزا نیلی انکو بادشاہ سخن کا یہ حکم کہ تیغ زبان سے نیلی پیلی ہو کر عدو کا جی لے

دور رکھ دوران سر گردش دوران سے مجھے | مت رکھ اسے دور خراب باد سرگردان

سعید تخلص قاضی سعید الدین خان نام کاکوروی انکی چشم سے دیدہ دیدار فردا کے شوق میں چشم پوشی اختیار کی چشم نابینا سے سخن نے

کحل دوات مین میل خامہ کو کحل الجواہر مضمون سے آلودہ کرکے واسطے حصول بصارت معنی کے یون چشم چار کی معشوق سخن سعید ہے عاشقونکو دید روز عید ہے

بیمار یانہی ادسے ملنے سے میرے کیونکہ نہو ۔۔ کہ پری کو نہین خوش آتی ہے انسانکی بو

سکندر تخلص خلیفہ محمد علی نام پنجابی شاگرد محمد شاکر ناجی لاکلام مرثیہ کہنے کا شوق تھا پر شراب پینے کا بھی ذوق تھا سیر دہلی کرکے حیدرآباد پہنچے اور وہین انتقال کیا مین نے اونکا بیان تحریر حسب حال کیا سکندر فکر رہبری خضر شوق سے طرف ظلمات مضمون کیا تیرہ فکر طبع سوے سینہ داراے مضمون پر خون کیا طبع نصیبی کی سکندر ہے ملک سخن پر زور آور ہے

سحر گذرا چمن مین کونسا خورشید رو یارب ۔۔ کہ شبنم گل کے منہ پر آب تک پانی چھڑکتی ہے

سعادت تخلص سعادت علی نام امروہا کے ساکن اور کیفیت معلوم نہین کہ کیسے تھے اور کیا سن سخن کو سعادت ہے انکی نیک عادت سے

یار سے جو رقیب لڑتے ہین + ۔۔ یہ بھی اپنے نصیب لڑتے ہین +

سلطان تخلص نواب نصر اللہ خان نام خاصہ انکے بیان حال مفصل مین ناتمام مضمون اس سلطانکی رعیت ہے لشکر سخن پر نصرت ہے

اوس لب سے کیا لعل کا جب رنگ برابر ۔۔ دیکھا تو نہین او سکے پاسنگ برابر

سلیمان تخلص لاعلم یہ انگشتری سخن براے تسخیر جنات مضامین لو دکھن تجھسے ظالم سے بلا دیکھیو طرار ہی دل ۔۔ کچھ بھی وہ مژگان کا نکیلا ہے جگر دار ہی دل

سلام تخلص نجم الدین علی نام ساکن جد دہلی اور کسی حال سے عاصی کو آگاہی نہ ہلی شاہد سخن کو سلام کلام سے کلام لاکلام

حدیث زلف چشم یار سے پوچھہ + ۔۔ درازی رات کی بیمار سے پوچھہ +

سرعت تخلص انکے احوال سے سرعت کی تو بندہ نے بھی تفتیش مین نہ جرات کی

جو کہے ترا عشق جانان ہوا ہے | تو کہتا ہے چل بے دیوانہ ہوا ہے

سلیمان تخلص مرزا سلیمان شکوہ بہادر مرحوم فرزند حضرت فردوس آشیانی شاہ عالم پادشاہ چندے جلوہ فرمائے لکھنؤ رہے اور اکثر شعرا مثل قتیل مصحفی جرأت وغیرہ زلہ ربائے خوان نعمت سے آگاہ سلاطین سخن انکی محکم افواج مضامین مرقوم رونق بخش فخر دہلی ہوئے اور وہین انتقال فرمایا جو کچھ حال معلوم تھا وہ لکھنے مین آیا یہ اپنے وقت کے سلیمان ہین دیو مضمون انکے پشت دست بدندان ہین

دل ابتو عشق کے دریا مین ڈالا | توکلت وعلی اللہ تعالی +
نفخت فیہ من الروحی کے دم سے | ہمین دم آپ نے دیکر نکالا +
زخم کھا کر جو مین تڑپا تو لگا یون کہنے | اچھا اچھا تو تڑپ کر مری تلوار کو توڑ
ہٹ ہی گر دل سے پرا وسکے تو سلیمان کہدو | ایکدل کے لئے مت خاطر دلدار کو توڑ
سلیمان آرزو یہ ہے جہان آباد مین چلکر | جبین کو نقش پائے حیدر کرار سے ملئے

سودا تخلص سجدہ گاہ شعرا و مسجود شعرا افصح فصحائے بلند مقام مرزا محمد رفیع نام کابل نژاد تولد اور نشوونما کا شاہجہان آباد مقام مین جوانی مین لکھنؤ کی ہوا دلمین آئی بعد عرصہ دراز وہین وفات پائی قرب پایۂ درگاہ وزیر الممالک نواب آصف الدولہ بہادر اوستادون سے بدل العلم سخندانی جمیع شعرائے عصر سے سبقت لیگئے اور اوستاد بے بیت ولعل خوبی طبیعت سے خوبان شوخ و زنشان شعر منزہ انداز طبع انکے کا انداز خوش محبوبان بند ذائقہ چاشنی فکر اونکی زنبور عسل چکھے تو دوکان قناد کی آب حسرت مین بہے نیسان گہربار فکر سے سمندر سخن مین وہ قطرے ٹپکے اور صدف کاغذ مین وہ موتی آبدار بیش بہا پیدا ہوئے کہ کسی شہنشاہ سخن نے اپنے جد بزرگوار کی زبان اور اپنے کانسے اونکا نام بھی نہ سنا ہوگا اس فن کے اوستادون نے ایسا مضمون کی عمدہ کبھی چشم خیال سے خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا اونکے دریائے خوض فی الہی

موجین مارین کہ قلزم عمیق مین چشمہاے حباب دیکھہ ہارین کلام اونکا وہ
نخل ہے کہ ثمر اوسکا ہزار اثمار اشجار خلد کا دیتا ہے ایک ایک مصرعہ موزون
سے شاخ طوبی کیفیت فضاے بہشت لیتا ہے خنجر مصرعہ کا جو زخم کہاتے
تو ہر مرتبہ ہزار شہید شہادت کا پاتے اور نشان زخم نظر نہ آتے تو کسیکو
کیا دکھاتے روشنی شمع فکر اونکی او رمشعل وادی ایمن ایک دود مانسے
ہین طائر مضمون اور طوطی سدرا ایک آشیانسے ہین مرغ مضمون شاخ
مضارع پر اس رنگ سے نواسنج جسکی نغمہ پردازی سے بلبل ہزار داستان
کو رنج طوطی تصویر سخن گلدستہ کاغذ پر اس وجہ سے دستان سرا ہے
کہ ہیچ عندلیب با وصف اعجاز گویائی گنگ بے سروپا ہے دام ابیات
مین مرغان مضامین بہزار شوق شکار ہوتے ہین صیادان طیور سخن اسکے
فکر طبع کے پہندے مین گرفتار ہوتے ہین اگر مرقع بہزاد مین تصویر عیسی مضمون
خامہ جادو نگار لکھے تو ہر تصویر ذی روح اور گویا ہوکر محو حیرت ہو رہے
کلام اونکا وادی کاغذ مین گمگشتگان دشت سخن کو خضر ظلمات مطلب ہی
سخن کی اور اونکی کثرت الفت سے ایک صورت ہو گئی یہی سبب ہے گو
قصیدہ غزل سے بہتر ہے پر غزل جو بہتر قصیدہ سے نظر حقیر مین غزل چشمہ
خورشید اور قصیدہ جوی شیر سے سفید امکان نہین کہ غزل مین
شعر بے لطف ہون اور قصیدہ مین باکیفیت ایک سے بہتر اسپر عدو عیب
لگائے ہزار حیف طبع نیاز مند کو طرز کلام اونکا نہایت پسند مذاق معانی
سے خواہش شوق خورسند اگر عنان کمیت کلک طرف ساحت صفت پہیری
تو نگس کو ہماسے افضل تر بنایا اور جو باگ شبرنگ قلم سمت عرصۂ ہجو
معطوف کی تو عنقا کو پشہ سے کمتر کر دکھلایا صاحب گلشن بیخار کو کیا ہوا ہے
جو سودا کی بابمین یہ فقرہ لکھا ہے ہزار اقسام شاعری در مثنوی فکر معقول ندارد الحق صاحب
جس شخص کو یہ قدرت حاصل ہو کہ جس طرف کو طبیعت دل مائل ہو تو پہر تو آفتاب طبع سے مہر کو

سایہ سے بدتر کرد کھانے جو دست فکر سے سایۂ دیوار کو رشک ظل ہما بنا سکیا مثنوی یہہ کہہ سکے کیونکہ میرا جی رہ سکے کلیات میں ایک مثنوی دیکھنے مین آئی واہ اللہ اللہ سبحان اللہ کیا کیا شعر اوسمین لکھے ہین کہ اونکی کیا تعریف ہو کس زبان سے اونکی توصیف ہو غرض کہ وصف اونکا جسقدر کیجیے زیبا سودا سے سخن شناہ سخن شاہ حاتم سے خریدا صفرا جان شائق کو سودائے شعر اسدم سے دیا سودائی اوٹھانے والے محبت کے جو دعوے سخن کرتے ہین اون سے یون کام لیا

ہر سنگ مین شرار ہے تیرے ظہور کا
موسیٰ نہین جو سیر کرون کوہ طور کا

پڑھیے درود حسن صبیح و ملیح پر
جلوہ ہر ایک مین ہے محمد کے نور کا

نور اخذ ہنر کرنے مین اپنا مین کہو ایا
چون آئینہ جوہر نے مجھے عیب لگایا

جلو لیے تیرے ہم ہین صنم بزم جہانمین
گر شمع نہووے تو شب تار ہے سایا

کام آب کا لے خاک سے بھی روشنئ طبع
آئینہ نے منہ خاک سے بھر عمر ڈبلا یا

کچھہ کبر سے خاطر مین نہ لایا ہمین کوئی
رتبہ کسی خاطر مین ہمارا نہ سمایا

صہبائے خرابات جہانمین ہون کہ جس نے
نام اپنے بزرگون کا خم سے مین ڈبایا

مین ننگ ہون اتنا کہ قبیلے مین سے کوئی
میراث کے لینے کو بھی وارث نہ کہایا

رونے نے کیا حال دل اوس شوخ پہ روشن
سودا نے دیا عشق کا پانی سے جلایا

مجھہ صید ناتوان کی احوال کو نہ پوچھو
محروم فرح سے ہون مرددہون قفس کا

زخم دل پاوے مرہم شور سخن سے التیام
چاک ملتا ہے زبان شمع سے گلگیر کا

گل مرہم مشہد پہ کب بھیجے ہے وہ ابر دکمان
طرح غنچہ کی کہلی جب تک نہ پیکان تیر کا

جاسے گرد کاروان ہو جائے ہی صحرا مین دود
ورنہ کیا حاصل جرس فریاد سے تاثیر کا

سودا جو کبھی گوش سے ہمت کی سنے تو
مضمون یہی ہے جرس دل کے فغان کا

ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہی راہ
دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہے کہان کا

اسقدر بنت العنب سے دل ہی سودا اکتا ہوا
زخم نے دیکھے نہ دیکھا منہ کبھی انگور کا

زباں ہے شکوہ میں قاصر شکستہ بالی کی — کہ جس نے دل سے مٹایا خلش رہائی کا
بہنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہو گیا — دی تھی خدا نے آنکھ سو ناسور ہو گیا
بہنکی پھرے ہے کب سے خدایا مری دعا — دروازہ کیا قبول کا مسدود ہو گیا
پہنچ چکا ہے سر زخم دل تلک یارب — کوئی سبو کوئی مرہم رکھے ہوا سو ہوا
اتنا ہی تو یوسف سے مشابہ کہ عدم کے — پردے میں چھپا اوسکے ہیں تجکو نکالا
کعبہ اگرچہ ٹوٹا تو کیا جائے غم ہے شیخ — کچھ قصر دل نہیں کہ بنایا بنجائے گا
رہائی کے لیئے کیا منت صیاد اے ظالم — بس اتنا بھی نہ در رہو ہنگے زیر دام کیا ہو گا
لطف اے اشک کہ جوں شمع گلا جاتا ہوں — رحم اے آہ شرربار کہ جل جاؤنگا
اپنا ہنر دکھائینگے ہم تجکو شیشہ گر — ٹوٹا ہوا کسیکا اگر ہم سے دل بنا
کمال بندگی عشق سے ہے خداوندی — کہ ایک زن نے شہ مصر سا غلام لیا
سیہ کاری ہی مانند نگین ہرچند کام اپنا — نکالا رو سفید آخر میں اس صفحہ سے نام اپنا
سودا غزل چمن میں تو اب ایسی کہہ کہ لا — گل سنکے پھاڑیں جیب تو دیں بلبلیں جلا
شاکی ہمیں خدا سے ہے گر یہ شکل زشت — ممکن نہیں کمہار کا مٹی کرے گلا
حکاک کا پسر بھی مسیحا سے کم نہیں — فیروزہ مردہ ہو وے تو دیتا ہے یہ جلا
ہر رنگ آئینہ ہم روز سینہ صاف ہوئے — جو اپنے دل پہ کسی شکل کا غبار آیا
سینہ سے میں دعا کو لایا جو شب زباں تک — کہنے لگے اجابت کیدہر خیال آیا
اکسیر ہے تو کیا ہے وہ مشت خاک سودا — خاطر پہ جب کسی کے اوس سے ملال آیا
کفر کی میری تجلی سے نظیر شمع طور — پوجوں نہ جب بتوں کو میں یک نعرہ ہی اللہ کا
کمال کفر ہی اے شیخ ایسا کچھ کہ اوس بت نے — پرستش سے مرے پیدا کیا جلوہ خدائی کا
گل مت سمجھیو باغ میں اے عندلیب زار — غنچہ کا دل وہیں پہ ٹپکے بکھر چلا
ہر خار سے الجھے ہے مرا دامن دراز — ہوں رشتہ بپا بلبل گلزار محبت
چوٹ ہو دل میں تو وہ سد رہ پیری ہے — ہووے جینے نہیں کرتا غم ایام سفید
آج بیمار کا تیرے ہے ترقی پر ضعف — صبح تھا زور منہ اوسکا تو ہوا شام سفید

زاہد ایکی مغ نے اس نوع کی تھی کہ آج
کوے میخانہ سے گذرا محتسب پڑھتا درود

خرقہ پہ مرے صبح نسیم آئی تو یہ جان
دیوانہ تھا خاک ہے زنجیر ہوا پر +

سمندر کردیا لوگون نے آخر اسکو کہہ کہہ کر
ہوئے تھے جمع کچھ آنسو مری آنکھوں میں بہہ بہہ کر

دماغ آشفتہ ہو جاتا ہے غنچہ کے چٹکنے سے
چمن مین ہے ابھی بلبل بری تک جا کے چہچہہ کر

یہیں یہیں پر ہون شہ ہی کوچہ مین کیا خاک بسر
تب ہو تسکین کہ اولٹ جاے زمین پیر کے

دام الفت کی اسیرونکی جدی ہے پرواز
کہیں اوڑتی ہین مری بال کہیں پیر کے پر

دام سے زمزمہ سازان چمن کو کیا کام
لائی آفت میری آواز حزین پیر کے پر

بال و پر ہونے نپائے تھے نمودار ہنوز
تب سے ہم کنج قفس مین ہین گرفتار ہنوز

کسکے ہین زیر زمین دیدۂ نمناک ہنوز
جابجا سوخت ہی پائیگے تہ خاک ہنوز

گل زمین سے جو نکلتا ہے برنگ شعلہ
کون جان سوختہ جلتا ہے تہ خاک ہنوز

اشک آتش خون آتش ہے داغ دل آتش
آتش پہ برستی ہے پڑی متصل آتش

اے لالہ گو فلک نے دیئے تجکو چار داغ
سینہ مرا سراہ کہ ایکدل ہزار داغ

سینہ پہ سوز عشق ترا ہات کب اٹھا تو
تا پھوٹ کر جگر کی نہو جاے پار داغ

دلکو داغون نے نہ رکھا سیر گلشن کا دماغ
زخم ہے سینہ کا میرے رخنۂ دیوار باغ

یکدست اگر زمانہ جہان سے لٹائے گل
سر کو ہمارے خاک نہ پوے سوای گل

ہے شرط و رد یہ کہ بجز حکم عندلیب
کوئی کسی مزار پہ ہرگز نہ لائے گل

ہیں اور عندلیب ازل سے ہین ہم نصیب
مجھ پیر ترا ستم ہے تہ تا اوسپر جفاے گل

سودا کہے ہے باغ مین وضع زمانہ دیکھ
اے واے وای بلبل وہی ہای ہای گل

بھلا گل تو تو ہنستا ہی ہمارے بے ثباتی پر
تبا روتی ہے کسکی ہنستے مو ہوم پر شبنم

دیکھین تو کسکی چشم سے گرتے ہین لخت دل
تو اسطرح سے رو سکے اے ابر تر کہ ہم

کیا چاہیے تجھے سر انگشت پر حنا +
جس ہنگنہ کو خون مین چاہین ڈبو لیان

کیفیت چشم اوسکی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہات سے لیجے کہ چلا مین

نازک نے ترے صبر نہ چھوڑا زمانے مین
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے مین

بلبل تصویر ہو نہیں نقش دیوار چمن
نوک سے کانٹوں کی ٹپکے ہے لہو ای باغبان
لخت دل گر تو خزانہ میں جای برگ ای عندلیب
سنے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون
لخت جگر آنکھوں سے ہر آن نکلتے ہین
کار فرما جو ہین پوچھے تو کیا دینگے جواب
حباب لب جو ہین اے باغبان ہم
نوشتے کو میرے مٹاتے ہین رو رو
سفید ز آئینہ گرد اس غم سے اپنے منہ کو پاتا ہے
اس کشاکش سے دام کے کیا کام تھا چھوڑ
احوال میرا اس سن مغرور کیا اوسکو
پیغام بر نے دیر لگائی تو ہے وہ لے
مستی سے اوسکی چشم کی لے محتسب خبر
یوسف تجھے کہہ بیٹھے زلیخا تو کہون کیا
تصویر مین تیرہ کہیو صبا اوس لاوبالی سے
گل پھینکے ہے اور ون کیطرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر قسم ہے تجھے رونے کی ہماری
اس دل کے تف آہ سے کب شعلہ برآوے
پھل جوانی سے نپایا کبھی جون طفل شکر
فکر معاش عشق بتان ذکر رفتگان
گر یہ شراب و خلوت و محبوب خوب رو
تعلیم کر یہ دو دن اگر ابر بہار کو +
سودا ہزار حیف کہ دنیا مین آکے ہم

فی قفس کے کام کا ہر گز نہ در کا چمن
کس دل آزردہ کو دامن کش ہین یہ خار چمن
ہم تری جا گھر اگر ہوتے دل افگار چمن
مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون
کیا دل سے محبت کی ارمان نکلتے ہین
وہ کیا کام نہ دنیا ہو نہ فردوس بین
چمن کو تیرے کوئی دم دیکھتے ہین
ملایک جو لوح و قلم دیکھتے ہین +
خدا جانے کہ کیا کیا صورتین اس خاک مین آچھپیان
اے الفت چمن تیرا خانہ خراب ہو
اغیار تو تجھے ہی پہ یار بہت تھے +
دھڑکے سے دل کے یہ نہ کہے رات کبھی ہو
دنیا تمام بزم خرابات ہو گئی +
عاشق وہ ہوئے وہان کہ جہان جا و ادب ہے
گلے بلبل ہین ویارانت تصویر نہالی سے
ایجا نہ ہر اندازہ چمن کچھ تو ایدھر بھی
ٹپکا تیرے آنکھ نے کبھی لخت جگر بھی
بجلی کو دم سرد سے جسکے حذر آوے
ملگیا خاک مین مین یا نون کو دہر تو دہر لے
اس زندگی میں اب کوئی کیا کیا کیا کرے
زاہد تجھے قسم ہے جو تو ہو تو کیا کرے
جز لخت دل صدف مین نہ گوہر بندھا کرے
کیا کر چلے اور آئے تجھے کس کام کے لیے

مے پرستی ہے میری باعث آمرزش خلق
تفرقہ مین بھی ہم ہرگز ترقی سے نہ کم ہوئے
چون پھلجھڑی کی شاخ سرِ بالین ہین عیسیٰ سے
سرگشتگی نصیب کی مرتبے تو بچا سے
اٹھی ہی بعد مرگ بھی یاس شکستہ دل
شربت سے ہے مجھے زہر غم ہجر کہ میرے
بازار محبت مین ثبوت کا ہے کیا
غفلت مین زندگی کو نکھو گر شعور ہے
سودا اسکے جو بالین پہ گیا شور قیامت

تو بہ صد قوم ذکی ہے میری مے خواری سے
جو ہوئے کوہ سے پتھر تو ہتھیرے صنم ہوئے
دی آگ باغبان کہ میری بیل پھل سکے
اوٹھتے ہی گرد باد ہمارے غبار سے
ٹوٹے نہ آئینہ مرے سنگ ہزار سے
کٹتی جو ہے روز تولد تو وہ سم سے
اک زن نے لیا مول ہے چند درم سے
یہہ خواب نہ یہہ سایۂ بال طیور سے
خدام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے

سوز تخلص محمد میر نام طور الشعرا الملک مالوفہ لکھنو تیر انداز ایکا گوشۂ خاطر مین کسب کمال تحریر اقسام خطوط مین نازک انکی انامل اے منصفان زبان اور سیر کنندگان گلشن بیخار و گلستان بیخزان منصف ہوکر انصاف کرنا اور دیکھنا انکا بیان مولف گلشن بیخار کی تحریر پر نظر کرنا انکے نسبت یہ عبارت ہے جسکی ماحی کو سب کی حضور مین شکایت ہے (و کلامش از جادۂ مستقیمہ بر کران الخ چاہے انصاف اور غور سے میر سوز صاحب کے ساتھہ انکا یہ طور ہے جو ظاہر حال انکا مانند باطن پاک ضمیران صاف اور باطن آلایش حسد و بغض سے پاک اون سے یہہ لاف انکی شراب سخن وہ تیزاب ہے کہ مذہب شعرا مین روا جس سے سامع مست و بیہوش ہو انکا کلام مانند صراط المستقیم مستحکم ہمکو اس بات کا حد سے زیادہ غم کہ صاحب گلشن بیخار نے ایسے بھی گستاخی کی جو ایسی بیہودہ عبارت لکھی اگرچہ جوش طبع یہہ کہتا ہے کہ کچھہ صفت میاں شیفتہ صاحب کی لکھون اور بتقریب شایستہ اوس عبارت کو زیب دون مگر بخوف خدا باز رہا اس شور مین دل بہت گداز رہا صد حیف کہ یاران ہم جلیس نزدیکی مونس و انیس وہ کون مرزا اسد صاحب وغیرہ ہیں

مومن خان جنکو باوجود متانت مرتبہ شناسی و رتبہ دانی کہان اور یہہ بھی
ایک طرح کی چالاکی ہے اونکے دلونمین ایسی بے باکی ہے اپنے نزدیک دور
مین ہوشیاری کی پیش خودعیاری کی میدان خالی پایا کوئی بہرا ہوا مقابلہ
کو ہات نہ آیا یہہ سمجھے کہ زمانہ بہرا ہے ایک ایک آفت دہرا ہے سو دیکھئے انہون
نے اپنے کو بلند کھینچا بڑے بول کا سر نیچا دوڑ چلے تو آخر گر پڑے کیا ہوا جو
میان شیفتہ کو بیوقوف بنایا خود دکہا چاہتے تھے پہر ان سے بڑا کہوایا ایسی
چالاکیان ہمکو بھی یاد ہین ایسون کے ہم بھی اوستاد ہین عاقل کو نکتہ کتاب
ہے غافل نادان لاجواب ہے آدم بمطلب کلام طور الشعراہین وہ گرا ختگی ہے
کہ سنگدلونکو موم کرتا ہے وحشیان صحرائی کو رام موسئی مضمون وادی
کاغذ مین ایمن ہوکر عصاے قلم سے ساحران باطل فن کو ہٹاتا ہے غلام سخن فہم
جانسوز ہے باسوز ہے اور بے ساز ہے نے باوصف بے مغزی سوز دل
پیدا کرتی ہے ایسی آواز ہے سناتے ہے کہ پہلے میر تخلص تھا سبب تبدیلی
تخلص معلوم نہوا انکی سوز دلی نے خس و خاشاک دشمن صحرا کے کاغذ مین
جلایا کلام سوز عدو کو آتش حسرت مین جلاتا ہے غیر جو باسا نہ اونسے جلتے تہین
اونکے یون دہوئین اوڑاتا ہے

منڈہے گر چشم ظاہر دیدہ بیدار ہو پیدا — در و دیوار سے نقش جمال یار ہو پیدا
تڑپتی کیون ہے اے بلبل کمال اتنا تو پیدا کر — کہ تیرا اشک جس جاگہ گرے گلزار ہو پیدا
یہان تک کفر لین چاہیے گر خار گلشن ہو — بجائے ہر رگ گل رشتہ زنار ہو پیدا
قتیل خنجر مژگان ہون ایسا کیا تعجب ہے — کہ میری خاک سے سبزے کی جاگہ خار ہو پیدا
مسیحائی ہے تیری تیغ مین کیا سوز کو ڈر ہے — کہ سو سو بار ہووے قتل سو سو بار ہو پیدا
پورپور انکے مین اعجاز مسیحائی ہے — چٹکیان لے لیکے مردونکو جلا دیتے ہین
خواب مین بھی یہ دیدے روتے ہین — زرد چشمین ہین خوب سوتی ہین
برق طپیدہ یا شرر جہیدہ ہون — جس رنگ مین ہون غمزدۂ خود رسیدہ ہون

اے آہ و نالہ تجھسے نہ اسکے بڑہ ہوا کچھ بھی | بچھڑا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون

اے اہل بزم میں بھی شمع میں دہرکے | تصویر ہون ولی لب حسرت گزیدہ ہون

جبانزے والو نہ جھکے قدم بڑھا کے چلو | اوسکا کوچہ ہے ٹک کرتے ہای ہای چلو

قیامت حشر کو ہوگی خوشی تیرے شہیدانکو | کوئی کھینچے ترا دامن کوئی پھاڑے گریبانکو

مثل نے ہر استخوان سے درد کی آواز ہے | کچھ نہیں معلوم یارب سوز ہے یا ساز ہے

ایکبار ہی دیکھتے ہو کر دلکی بیچہ لگی نہ سما | کس شکار انداز کا یہہ تیر ہے آواز ہے

سہراب تخلص سہراب بیگ نام دہلوی الاصل رہنے والے دستگاہ تمام شاہجہان آباد سکونت کا مقام شاگرد نصیر روشن ضمیر والا احتشام اسفندیار سخن کا رزار فکر شعر میں بعرصہ کاغذ یاران سخن فہم سے زور آزماتا ہے جس سے گرد ان جنگ آزما معرکہ نظم کا زہرہ پانی پانی ہوا جاتا ہے

کس طرح نہیں خیال دہان و کمر نہیں | وہ کونسا ہے روز جو سیر عدم نہیں

سپاہی تخلص میر غلام رسول نام مرادآباد کے بزرگ فکر سخن میں انکا مطلب سنگ ایسا فربہ پایا جو برا سے زیب و فر آیا

خدا ہی یون سکے لوٹنے سے نہ باز آینگے | یہہ تو یہ خوش نہیں جاینگے گریبان کے ساتھ

سوزان تخلص مرزا احمد علی نام بیان مضمون آتش سے زبان خامہ سوزان و ناکام اسکے سوز سخن سے دل و سرد وشمن ناکام کی آبرو گروہ ہے

فرقت میں اوسکے سوزان ناحق ہوجان ہی ہے | اوس بیوفا کو ہمنے مرنے سی کیا سیکھے

شیدا تخلص حکیم تفضل علی نام وطن سکندرآباد مزاج سخن سلیمان مشتاق کے واسطے اوستاد

جاودو کہہ سے شہر میں شیدا کا ریختہ | دیکھو سکندرہ سے بھی بنگالہ بنگیا

شایستہ تخلص میر مجاہد الدین نام تلمذ یافتہ ممنون تخلص جنکا اچھا کلام یون عمدہ پایا ایسا سخن زبان پہ آیا

مثل نسیم صبح پھرا میں تو ہر کہیں | پر وہ گل شگفتہ نہ آیا نظر کہیں

عشق ابرو میں یہ لوٹے یہ جی گھٹا ہوا	دیکھکے سمجھا میں اہلی کا کتارا چاند کو
بھولکے یار حسن تو اسکے کی جو اونسے ہمسری	چاند ماری کی بہانے ہنسے مارا چاند کو
تمہارے حسن دلربا افزون ولکس کسی کو نہ شیدا یا	فرشتے کو پری کو حور کو یوسف کو غلمان کو
تمہاری چال نے عالم کیا تہ و بالا	زمین فلک پہ گئی آسمان میں کرتلے
السدری وستگی ہی دلدار کا اثر +	درد جنا ہوا ید بیضا کے سامنے

سعادت تخلص لا اعلم انکے احوال سے سعادت کی تو بندے نے بھی تفتیش حال میں نہ حسرت کی سعادت کا کلام دیر پایا ہے کیا خوب لکھا ہے

جو کہے تیرا عشق جاتا ہوا ہے +	تو کہتا ہے چل بے دیوانہ ہوا ہے

سعید تخلص سعید الدین خان نام نبیرہ حافظ الہ الحمید خان مرحوم کہ ساکن شاہجہان آباد تھے لال کوٹھے پر اونکی ریاست مشہور ایسی چالاک کہ دونین بھی املاک حافظ صاحب مرحوم اور جد امجد مخدوم آپسمین دوست تھے وہ مغز و یکے پوست تھے سن بارہ سو چھیالیس ہجری میں عاصی ہمرکاب والد ماجد مرحوم دہلی گیا شرف ملازمت حافظ صاحب سے فیضیاب ہوا حضرت شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں بزرگ و بزرگ زادے سخن میں اوستاد ہیں سخن [illegible] جنکی یہ تقلید ہے

یا الٰہی کو یا مت تری گھر کے کرے سنہ	اکیمرے دد گرمی ہے دل قبلہ نما کا

سلطان تخلص سلطان خان نام رئیس اعظم عظیم آباد انکے دربار فیض حال سے دل جو یا ہوا استاد سخن کے بادشاہ ہیں کہتے مضمون کے سپاہ ہیں

عشرت نہیں نصیب میں حسرت تو ہے نصیب	پہلو میں دل غنچے جو وہ رشک قمر نہیں
جسجا ہجوم بلبل و گل سے جگہ نہ تھی	وان ہائے ایک برگ نہیں ایک پر نہیں
کیون کر بہار گل کے نہ دو ایکدن رہے	کچھ زخم دل نہیں ہے یہ داغ جگر نہیں
دنیا سے میرے ساتھ چلیں نامرادیاں	حسرت چھٹ اس سفر میں کوئی ہمسفر نہیں

حرف الشین

شاد تخلص لالہ اعلم زناردار سکندرآبادی برہمن سخن نے پوتھی فکر شعر کی مسارجان شان القصیر کو یون سنادی سامعین کا دل شاد کیا و بیدل مین عشق بت بٹھا دیا

اوس رنگ چینی کا پڑا جس زمین پہ عکس | چینا کے پھول اوگتے ہین وہان بے بہار بن

شاداب تخلص لالہ خوشوقت رای نام انکے اور بیٹے واسطے شیخ محمد قیام الدین قایم جنکا چاندپور مقام آبیاری فکر سے نہالان مضامین چمن کاغذ مین شاداب ہین و مصارع خیابان طبع بلند مین سیراب

جب تلک ہوتا ہم مژگان سے فوارہ وقت چڑھا | تیر کے ہوسے کوئی کھینچے بھی سے تلوار کو

شاد تخلص آلہ یار بیگ نام متوطن کیان شاگرد مصحفی خاطر محزون کو زاد طبع سے یون شاد فرماتے ہین خدنگ مضمون معرکہ شعرا مین اماجگاہ کاغذ پہ اسطرح لگاتے ہین

اگر چاک سینہ کو ہم وا کئے ہین | تو ہنگامہ حشر بپا کئے ہین ++

شاد تخلص لالہ اعلم متوطن بٹالہ کلام ایسا شاعرانہ سخن دلشاد ہے خاطر محزون و آباد ہے

پائے جو کہین دلگی مرے تک خبر آتش | پھر رشک سے لوٹا کرے انگارون پہ آتش

شاد تخلص میر احمد حسین نام متوطن شکوہ آباد خاطر محزون سامع مضمون خوش سے شاد ایسا ارشاد

لب ہلا کبھی بس ایسی بھی رعنائی کیا | کام آویگی قیامت مین مسیحائی کیا

شادان تخلص میر رجب علی نام مرد درویش شاگرد بھور یحیان آشفتہ آزاد کیش طبع سنج آگین انکے کلام سے شادان خاطر غمگین لطف سخن سے فرحان

دل نہ ہتھے آہ شادان طفل ابتر کو کبھی | یاد ہے مجکو یہ نکتہ حضرت استاد کا

شاکر تخلص شاکر شاد مطالب مضمون سخن سے آگاہ الحمد پر صابر و شاکر

علم شعر سے یون ماہر طبع کہ اگر ہی ہو حرف سوال لب پر ہے

اوسکی آنکھون نے نہ ایک خلق کو بیمار کیا | زلف نے بھی دل عالم کو گرفتار کیا

شاہ تخلص شاہ سعد اللہ نام دل شکستہ فقیر روشن ضمیر دست بپاے قناعت بستہ گدا سے فکر تکیہ کا غذ بین یاد حق سے مشغول سوال خاص جواب معقول

کبھی ہے اسقدر آنکھین خوبصورت یار | کہ رہگیا نظر آنے سے خوب و زشت مجھے

شاکر تخلص محمد شاکر نام شاگرد محمد علی حشمت اوستاد کے ہاتھ سے پا سخن کی دولت طبیعت حاضر سخن پر شاکر

کیا پوچھے ہے حال بلبلون کا | جو اوسنے گذرنے ہو گذر لے
گلچین سنجھے کیا تری بلا سے | گل توڑ کے تو تو گود بھر لے

شایق تخلص محمد ہاشم نام قبا سے سخن مقراض اصلاح میر عزت اللہ عشق سے قطع علاقہ ہنر خیاطی بین پارہ نان برا سے نا یحتاج جمع اس پیوند کا کلام سے جیسی بڑے قطع و برید والون کے ٹانکے او دھڑتے ہین بڑے بڑے عاقل اسکے خیاط خانہ سخن کے پانون پڑتے ہین کلام سننے کے لائق بندہ بھی جسکا شایق غنچے کیطرح زبان خامہ تیز گلے کرنے بین گلہ پیشہ

سر پاوس پہ دیکھین لطافت ہے صفائی ہے | تصدق ہین ہم اوسکے جسنے یہ صورت بنائی ہے

شایق تخلص پیر محمد نام شاگرد ہی ہاشمی کے لایق بعدہ کسی سبب سے جرات جیسے اوستاد کے شایق

تماشا دیکھ جراح کے مرہم لگانے کا | ہمارے زخم ٹانکے توڑ کر کھل کھل کے ہنستے ہین

شایق تخلص میر حاجی نام بشوق تھو سی حصول خاک نہو ئی ایک عمر دلکو پارہ کیا اسے غم بین گاہ کشتہ گاہ زندہ ہوکر گذارہ کیا اخلاق حمیدہ حلم پسندیدہ نسخہ فکر بعد کی طبع میر ہدایت علی کیفی سے شمس اعلی ہوا ایک عالم اسکے کیمیا سے فکر کا چاہنے والا ہوا

پڑو چھپے پاؤنکی آسایش کہ ہم اس بحر ہستی مین | حباب آسا کوئی دمکے یہان مہمان بیٹھے ہین

شایق تخلص محمد نذیر الدین نام اُنکے جملہ حال سے شایقین محروم الاکلام جسکے سب شایق اور سب پر فایق

چین اس دل کو نہ اک آن ترے بن آیا ۔۔۔ دن گیا رات گئی رات گئی دن آیا

شرف تخلص شرف الدین نام زیادہ تر شوق تصنیف مرثیہ و مناقب اور بھی طبیعت طرف فکر شعر راغب کلام کو اُسنے شرف گویا تیر بہ ہدف ایسی گفتار ہے جسکی یہہ تکرار ہے

اب وہ دن پھرے ہمارے یہہ ہم پہ عیان ہوا ۔۔۔ وہ مہ جبین جو رات کو پھر مہربان ہوا

شرف تخلص میر محمدی نام سخن کو فیض طبع سے مشرف کیا روسے شوق ذہن اپنا بدل مضمون کی طرف کیا تن شاہد مضمون پہ شرف شریف ہے تشریف کا شرف خامہ جادو نگار سخن لطیف سے ہے

تک صفائی قلب بس ہے بہر تسخیر جہان ۔۔۔ خاتم دست سلیمان ہے نگین آسمان

شرف تخلص مرزا شمس الدین نام مصرعہ سخن سے طبیعت انکی لضمین لاکلام گوہر مضمون کو صدف طبع مین شرف جیسے شرف آفتاب یکتا لطافت

مژگان اوسکے برچھی ہین خنجر ہین بھالے ہین ۔۔۔ سینہ سپر یہان ہم بھی ہین سب دیکھے بھالے ہین

شریف تخلص مرزا شریف بیگ نام مرد شریف فکر سخن مین طبع لطیف ایسا کلام

شریف رونے پہ آجائین گریہ دیدۂ تر ۔۔۔ تو آبرو نہ رہے کچھ گھٹا برسنے کی ++

شرر تخلص مرزا صادق نام تارک دنیا طالب عقبیٰ سخن انکا سنگ طبع سے یون شرر ریز ہوا مضمون دلمین نہان جیسے سنگ مین شرر پنہان گفتگو شعلہ انگیز کلام گرم شرر خیز

گئے وہ لوٹ بہا کی کام سے ہم نہ دہر کے رہے نہ وہ ادہر کے رہے ۔۔۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے

شرافت تخلص مرزا اشرف علی نام لکھنؤ جا سے سکون فکر شعر کے شاگرد دہی مین میر ممنون سے ممنون طرز مین شرافت ہے سخن مین لطافت ہے

طرز تحریر یہہ انداز تقریر یہہ

چمک گئے برق نے کی ولیہ شعلہ باری رات
نظر مین بجھ گئے دامن کے وہ کناری رات

شرر تخلص مرزا جعفر علی نام دہلی مسکن مقام حیدرآباد اس شاعر ذی تمیز کا جاسے مدفن سنگ طبع سے شرر مضمون شعلہ زن طبع گرم سخن کی کھلیان پر برق افگن

اے عشق جگر سوز شرر کی تجھے سوگند
اک شعلۂ جانسوز کہ مشتاق فنا ہون

شرر تخلص مرزا ابراہیم بیگ نام اسکے سخن پر نوازش حسین خان نوازش کی نوازش سنگ خارا سے سخن کے لیے بیستون کاغذ مین تیشہ طبع کی کاوش زبان قلم رشک تیشہ فرہاد ہے کلام شیرین کی تلاش مین برباد ہے

شربت کے گھونٹ اپنے پیو شرر پر دم
یون وصل شکرین لب کی اب کالیان کھا رہو

شعلہ تخلص امرناتہہ نام کشمیر وطن جاے پیدایش لکھنؤ کا دامن اتفاق شعلہ زن گرم جس سے شعرا کی انجمن شاعر لاوبالی ہے فکر مضمون فانوس خیالی ہے شمع رخ شاہد سخن کا پروانہ ہے جلوۂ حسن محبوب پر دیوانہ ہے

غم اسیر وفکے ہم کچھ ہے اندمال زخم کا
باغبان پھول یکدو رکھ ہم قفس چاک کن

شفیع تخلص محمد شفیع نام نادر سخن تحفہ کلام ارشاد کیا خوب ہے جو ہر طبع کا مرغوب ہے

شب کو جب یاد تیری بات آتی ہے ہمین
نیند کا فرہون جو ساری رات آتی ہو ہمین

شفا تخلص حکیم یار علی نام بیمار سخن کو معالجہ حکیم طبع سے شفا نسخہ قرابادین طبع کا مریضان مضمون نظم کے واسطے دوا

جون ڈانک دہرے ہے وہ نا لگے ہے یاقوت
چمکا ہے رنگ پان سے جو ہر تیرے لبون کا

شفیق تخلص منظر علی نام ادب یافتہ ثناءالله خان فراق سخن کو الکا انکو سخن کا کمال اشتیاق سخن الکا رفیق شفیق یہہ سخن کے دوست دلی بتحقیق

آتا نہین چمن مین مرا گلعذار حیف ۔ جاتی چلی بہار ہے یون ہین ہزار حیف

شکوہ تخلص میر شکوہ علی نام سخن مین اپنے شکوہ یون جتاتے ہین جلوہ شان طبع اس خوش وضعی سے دکھاتے ہین

نہ دم مین دم ہے نہ اب نم رہا ہے آنکھون مین ۔ کبھی جو رو تے تھے خون جم رہا ہے آنکھون مین

شکوہ تخلص محمد رضا نام ساکن لکھنو شاگرد مرزا قتیل شکوہ سخن ہے انکے کلام نیترکے یہہ دلیل

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو ۔ عجب طرحکا الٰہی عذاب ہے دل کو

شکر تخلص لالہ راد ہاکشن نام مراد آباد انکا جاے مسکن و قیام برہمن سخن بتکدہ کاغذ مین اصنام مضمون کی پوجا کرتا ہے پوجاری فکر کا شاعرے کے مندر مین بتان مضمون کے پانو پر خدا واسطے سر دہرتا ہے شکر ہے نہ شکایت شکایت کیا شکر کی حکایت

دیکھ تو اے چشم سیل اشک طغیانی مین ہے ۔ گھر سنبھال اپنا کہ دیوار مژہ پانی مین ہے

شکیبا تخلص شیخ غلام حسین نام مزاج طبع مضطر مرشد شعرا سے شکیبا ہوا تو بھی حیران و ششدر یہہ کلام ہے جس کا ایسا انتظام ہے

نہیں سنبھل اوسنے گر چہوڑا شکیبا غم مین ۔ پر یہہ غم ہے اعتبار دست قاتل وٹہ گیا

شگفتہ تخلص مرزا بیدار بخت نام عرف مرزا ماجی طبع رسا کو سخن سنجی سے اسطرح شگفتگی و خوش مزاجی گل مضمون پژمردہ نسیم طبع سے شگفتہ صدف کاغذ مین نیسان طبع سے جو قطرہ ٹپکا وہ در ناسفتہ

مشکل ہے میرے اوسکے ہو صحبت برار ۔ مین جلد باز ہون وہ تغافل شعار ہے

شگفتہ تخلص لالہ بدہ سنگہ نام صدادی پیشہ اوستاد انکے بہو ریخان آشفتہ ہمیشہ دست فکر داقو دی آشفتہ نے آہین مضمون کو موم کیا تو ساعی نے انکا حال اس طرح مرقوم کیا

پروانہ وار جلکر گو خاک ہوگئے ہم ۔ پر شعلہ وچہو کا اپنی شرار تون سے

شگفتہ تخلص مرزا یوسف علی نام یون شگفتہ ہوئے اونکی خاطر گل اندام چمن سخن کی ہوا نسیم جنت سے غنچہ خاطر جس سے شگفتہ بصورت ہے

آنکھین چرا کے شب وہ بہانے سے اوٹھ گیا	حرف مروت آہ زمانے سے اوٹھ گیا

شوق تخلص منشی شیخ الہی بخش نام انکے بزرگ پنجابی کہلاتے یہہ شہر دہلی مین مطمورۂ عدم سے جلوہ گاہ ہستی مین آئے کٹرہ عمر خان محلہ تاج گنج سکونت کا مقام زیر سایہ روضۂ منورہ ممتاز محل قیام منشی ازل نے مرثیہ تحریر یا مجا مرزا مظفر بخت خلف مرزا جوان بخت انکی قسمت مین لکھا متانت و قناعت چستی و چالاکی طباعی وجودت مزاج انہین باہر تحریر و تقریر دیکھا دیوان فارسی بانواع شوخی و نازہ ترقیم فرمایا علی ہذا القیاس دیوان بزبان ریختہ ریختہ خامہ پایا نثر مثنوی نلدمن بزبان ریختہ انشا قوانین سلطنت بہین زبان آویختہ ہنگام درود جبہ دہلی فرخ آباد سے جو ہوتا تو مجلس مشہود کرتی مضمون سر زلف کے بکھرتی مضمون کا نہایت شوق شوق کو اپنے فوق

دیکھا ترے مقتول نزاکت کا جنازہ	اک برگ سمن مرگ کے دن اوسکا کفن تھا
عنان سنبھالی ہے رکھتے ہین نقش سم کے	سمند تیز خرام اپنا سبزہ پو نہوا
نخل ہو چی ہے مگر اپنے نصیبے کا درخت	نہ کبھی پھولتے دیکھا ہے نہ پھلتے دیکھا
آوارہ و سرگشتہ بسر خاک ملامت	یہہ شوق وہ رسوا ہے کہ مین کہہ نہین سکتا
جیسے دیکھا آہ وہ رشک طلوع آفتاب	صبح محشر ہو رہی ہے ہمکو سطوع آفتاب
ہاتھ پہونچے تو ملا ہات نتھی دستون سے	اس زر و سیم کو کچھ دن سے لقا یا ہر کا
سواد زلف سے واللیل کی صورت نمایان ہے	قیامت ہے وہ قامت بسم اللہ کی صورت
دہن سے میم آنکھین عین نمایان سورہ یسین	یہ بیت اللہ یعنی ہے دل آگاہ کی صورت
برق نے دور سے قربان ہو کنارے کے لیے	دور دامن کا ترے ناپ لیا دست بدست
نکل آوے جو کہین گھر سے وہ میرا خورشید	دلسے ہو جاے فزون رات کا دردو غم صبح
باندھئے اب آنکھہ کھلی حوصلہ ہمارا ہی +	جون قطرہ نہ دیکھا سر و سامان نفس چند

موج روان اشک سے زنجیر پاے شمع — گاگیر لیکے کیجیے تدبیر پاے شمع
جلنا جگر جلون کا نہین کیمیا سے کم — خاک وجود شمع ہے اکسیر پاے شمع
مکھڑا صنم کا اور گل تر دو نوا ایک ہین — میری بھی آہ و باد سحر دو نوا ایک ہین
مطلوب دو مکان ہون اگر تجھکو ایک ہی — آنکھون مین میری آگہ یہ گھر دو نوا ایک ہین

شوق تخلص محمد بخش نام سخن کا شوق ہر اہل سخن سے سخن مین فوق ہے شاید مضمون کا شوق اللہ رے شوق و ذوق

ایشوق اوچھا ہے وہ شیشہ کو تئے ہین — منظور کیکی جوا وسے دلشکنی ہے

شوق تخلص جوہر بیگ نام لکھنؤ مسکن شاگرد مصحفی مشہد مقدس اونکا ماسن

ہمارا حال زار ایشوق وہ آکر اگر دیکھے — یہ کیا ممکن کہ جو آنسو نہ چشم زار سے ٹپکے

شوق تخلص مولوی قدرت اللہ نام صاحب شوق طالب علم طبع کو ہمیشہ نظم کا ذوق

ایخدا یون بھی کبھی تیری خدائی ہوگی — کہ مجھے اوسکی جدائی سے جدائی ہوگی

شوق تخلص لا اعلم دہلوی ادب یافتہ سجدہ گاہ شعرا نظم سخن کو بصد ذوق و شوق یون آراستہ کیا

دامن کو تیری خون نہے بن بھرے ہوئے — چھوٹے نہ اپنا عشق تو قاتل مرے ہوئے

شوق تخلص حسن خان نام شاگرد سراج الدین علیخان آرزو معشوقہ سخن کے ہر ایک شائق سے جلوت بزم مین یہہ گفتگو

دکھلا دیدار اے پیارے کہ مین فرقت سے گذرا — مر افر دا ے محشر آج ہی مین گل سے درگذرا

شوق تخلص روشن علی نام ستار نواز علم موسیقی مین داد آواز بلند تیر اندازی کام انکا ہمیشہ سخن بازی

عقدۂ دل نہ کھلا ناخن تدبیر کے ساتھ — آخرش کام پڑا پنجۂ تقدیر کے ساتھ

شوق تخلص غلام رسول نام دہلوی حافظ قرآن مجید تادیب طفلان

وسیلہ آب و نان شاگرد نصیر حافظ طبع کا ذریعہ نجات حفظ قرآن دل بہ صورت
حفظ قرآن پر مائل پر بارہ نظم بھی بڑے مد و شد سے گردن میں حمائل تھا ری
طبع کے وقت پنج آیت وہ حالت اور ناظم شوق کے بزم کاغذ میں یہ صورت
لکھا ہوا تھا یہ

اوس مہ جبین کے پردہ پہ	نہیں ہے کوئی اب ایسا زمین کے پردہ پہ

شور تخلص محمد بیگ نام مولد دہلی اصل ایران میدان پیکار میں تیر اجل
انہیں قربان سخن نکہدان کاغذ میں شور انگیز ذائقہ چاشنی کلام حلاوت بیز
لیمیت پر زور نظم کا جہان میں شور شمشیر زبان معرکہ شعرا میں چمکی تھی انکی
تعریف بندے نے رقم کی

خوشنما آنکھیں ستم ابرو عجب منہ کی صفائی ہے	خدا نے اپنے ہاتھوں سے تری صورت بنائی ہے

شوق تخلص یوسف علی نام شاگرد غلام علی عشرت ساکن بجنور انکا سنے
میں آیا کچھ اونہ وضع کا طور شیطان دشمن قدیم آدمی گنہگار سقیم العصاب
بنارس میں کسی غیر مذہب یا کسی راہ پا رانی صراط مستقیم سے بھگایا اور ایمان
دل نے راہ راست کو بھلا کر یہ طریق بتایا نعوذ باللہ غفور الرحیم ہر مسلمان کو
پیروی سے فضل کر شیطان سے بچا کر نگاہ میں رکھے ہدایت کی راہ دکھلا کر
دشمن قدیم کے بدی سے پناہ میں رکھے میرٹھ میں یہ حال ہوا اونکو ایسا
خیال ہوا اب بھی اونکا وہی کام ہے یوسف مسیح نام پڑھ کرتا ہوں میں بار بار
توبہ توبہ توبہ ہزار توبہ ایمان سخن انکے طریقہ شریعت سے جو کچھ ہوا افسوس
ہے کہ اسلام سے یک لخت منہ موڑا اونکا پادری طبع گرچہ کاغذ میں مدح
عیسوی کی بندگی یوں پڑھتا ہے صاحب فکر پیکل قرطاس میں دین عیسائی
کیطرف اس طرح پڑھتا ہے

مجھ میں اور ابر میں ہے معرکہ آرائی آج	سرخ رو رکھیو تو اے دیدۂ خونبار مجھے

شوق تخلص لالہ بھجوگی لعل نام اور تحقیقات سے بندہ ناچیز کا نام لیکن
فرمایا جو لکھنے میں آیا

کہین وہ شوخ بھی آجائے لو کوئین تماشا کو
مبارک جب تجھے اے شوق ہو دیوانہ پن اپنا

شور تخلص غلام احمد نام پسر محمد اکبر شاگرد حکیم مومن خان شوریدہ سر انکے سخن کا شور ہے طبیعت کا زور ہے

کیا قیامت ہے کہ روز حشر ہے ہر روز ہجر
تھا قیامت کے لیے یارب مقرر ایکدن

شہرت تخلص امیر بخش نام خلف عیسی خان حیدرآباد مین بسرکار دیوان چندو لعل بوسیلہ شاعری زر کثیر حاصل کیا عنفوان شباب مین غنچہ عمر انکا صرصر اجل سے پژمردہ ہوا ثنا اللہ خان فراق نے انکو اپنے شاگردون مین داخل کیا زمانے مین اونکے سخن کی شہرت ہے نظم سخن مین ایسی صورت ہے

حیرت پڑی ٹپکتی ہے شمع مزار سے
آئینہ کو جلا دو ہمارے غبار سے

شورش تخلص میر غلام حسین نام عظیم آبادی شاگرد میر باقر علی حزین انکی شورش کلام سے خوان نعمت سخن نمکین

رقیب گرچہ بہت برخلاف ہے شورش
ہوا کرے ہمین ہے یار اپنے کام سے کام

شہامت تخلص شہامت علی نام مشرقی سخن کی صفت یون لکھی مرد خوش کلام صاحب نیک انجام

یاد حق دل مین نہو گر تو ہو غالب نفس شوم
بوم ہو جاتا ہے وارث خانہ ویران کا

شہرت تخلص انکے سخن کی اس سبب شہرت ہے کہ اوستاد کلام طبع جرأت سے ایسے گفتگو ہے جو بہ رو ہے

دل ڈھونڈتے ہو پاس مرے دل ہو کہان سے
ایک شعلہ آتش ہے کہ پہلو مین نہان ہے

شہید تخلص لاعلم ہمعصران مسجود شعرا اور مرشد شعرا شہید سخن کا تیغ طبع سے خون بہا

شہید آخر مقدر تھا ہمین حسرت مین جی دینا
ہمارے سر پہ آکر پھر گیا جلاد یا قسمت

شیدا تخلص لاعلم مراد ابادی سخن پر شیدا انکے کلام پر کمال کا شوق شائقین کو پیدا واہ کیا مضمون جیسے نماشہ سفتون

کہتے تھے ہو کیون سبک تم در سے مجھے اوٹھا کے	کیا میرے بیٹھنے کا خاطر پہ بار گذرا

شیفتہ تخلص لا اعلم شاعر قدیم سخن پر شیفتہ کلام منظوم پر بدل و شوق اتم فریفتہ ایسی ترقیم ہے جسکی یہ ترسیم ہے

عید کے دن بھی نہ دیکھا اوس ہلال ابرو کو	چاند دیکھا ہے لیکن منہ نہ دیکھا چاند کا

شرر تخلص لا اعلم آرامگاہ طبع بدایون طبیعت ایسی موزون معانی سخن سے یون جلوہ گر جیسے سنگ سے شرر

گل کھلائے گا بہت خال سیاہ رخ یار	سبزۂ خط بھی اسی تخم سے پیدا ہوگا

شفق تخلص لا اعلم لکھنوی ابر مضمون سپہر کاغذ پر ایسا دہوان دھار گھرا جسکی خوشی سے چہرہ گردون پر شفق شام کو پھولی اور رنگ پھرا قوس قزح سخن کی فلک کاغذ پر رشک ابروے مہوشان آفتاب سخن مطلع سپہر قرطاس پر اس جلوے سے نمایان

پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا	اوسے آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بجھا دیا

شعوری تخلص لا اعلم جوالاپوری متقدمین سخن سے حضوری شاعر طبع عاقل ہے اس شعور سے ناقل ہے

پھرتا رہے ہے چار پہر مضطر آفتاب	روشن ہے یہ کہ تجھ سا ہوا تجہیز آفتاب

۵۵

شہیدی تخلص مولوی کرامت علی نام لکھنو مسکن بعلم حساب دانی استاد دبیر فلک کہ ہمفن علم عروض مین یکتاے زمانہ مایۂ عمر گران مایہ ایسا ہی صرف بے باکانہ آشفتہ انداز شاعر طنازہ سعادت جو رہبر ہوئی تو منزل سفر مدینہ انکی سر ہوئی علالت طبیعت نے اس سفر سخت مین انکا سنگ کیا اشتداد مرض مہلک نے بہت تنگ کیا ہمراہیون سے پوچھا مدینہ طیبہ کتنی دور ہے اسکا دریافت کرنا جلد تر منظور ہے جب سنا کہ درخت وہان کے نظر آتے ہین بولے یہہ شعر پڑھ کے ہم عدم کو جاتے ہین ؎ تمنا ہے درختون پر ترے روضہ کی جا بیٹھے ؎ قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا ؎ یہ شخص بیشک فنا فی الرسول

جا کا نیں باتوں کے بہانے لیا بوسہ | دیوانہ ہوں شیدا یہ بڑا کام کیا ہے

صاحبو اس تحقیقات صاحب گلشن بیخار کو ملاحظہ فرمائی کہ یہ شعر جو بنام شیدا لکھا ہے حقیقت میں اوستاد کے یہاں کا لکھا ہے اور جن صاحب کو دیکھا ہو تو ملاحظہ کریں دیوان بیدار اور یہاں ہے ہر مناظرہ میں میری گفتار وہ مطلع یہ جسپر مخاطب پر تحسین ورزہ

جاتیں مشتاقوں کے لب پر آئیاں | لطیے ظالم تیری بے پروائیاں

شیفتہ تخلص حافظ عبد الصمد نام شاگرد جمہور یخان آشفتہ ہیں اور حافظ کلام اللہ پاسے حشیم سے طے کرتے ہیں بطریق اولے شرع شریف کی راہ منزل سخن طے کرتے ہیں اس قرات سے تلفظ کلام ادا ہوتا ہے مطلق حفاظت سے

ہے سبب کاکل مشکیں کو یہ شانہ کیا تھا | منہ چھپانا تھا اگر تو یہ بہانہ کیا تھا

شیفتہ تخلص نواب محمد مصطفی خان نام مولف گلشن بیخار ہے ای چہرہ آرایان عرایس سخن اے معاینہ کنندگان شاہدان مضامین نو دکھن یہہ مقام تکرار ہے کمال موقع کا وقت آیا تھا یہ مدعا سے منہ دکھلایا ملاحظہ فرمائی کہ میاں شیفتہ صاحب کس شوخی اور لطافت و متانت سے حال اپنا اور اپنے اشعار اپنے تذکرہ میں تحریر فرماتے ہیں چونکہ بدون تسطیر اونکی عبارت کی کیفیت او رکمیت مفصل اور راست و دروغ کسیکا معلوم نہوتا لہذا نثر اونکی جو اونھوں نے بنام خود تحریر کیا ہم وہ بھی لکھے دیتے ہیں

شیفتہ تخلص راقم آثم از کم و زینہا نیخواست کہ بشمرہ موزونان شمار آید اما بامید کرم از باب کرم کہ عیب را ہنر پندارند و خطا را صواب انگارند لختے از گفتار خویشتن کہ ناخوشتر چون کردار است سامع خراشی میکند شنیدم کہ در روز امید و بیم * بدان را بہ نیکان ببخشد کریم * تو نیز ای بہی اندر سخن * بخلق جہان آفرین کار کن * پیش از عرض افکار بیما

گزارش کیفیت خود می نماید که فقیر از اوان صبا باین شغل مشغوف بوده اکثر عمر
گرامی را رایگان داد چون ربط باین فن از دیگر اشغال عالیہ و فنون شریفہ
باز میدارد اکنون دیرگاه است که سر و کار هم نیست مگر بتحریک محفلیان گاہے
از واردات جدیده اتفاق سے افتد و آنهم بعد سالی ماہی و چنانکہ پاس
خاطر هم دل بستگان ریختہ وقتے بغور فکر ریختہ مضطر میکنند همچنان رعایت
جوشش شوق آرزومندان پارسی گاه عنان دل را بپارسی میکشد و در مراتب
سخن اگرچه ادائے خاص باس است اما طبع با هر روش چنان مناسب افتاده
که بهر شیوهٔ سخن میکنم که همانا همان طرز خاص منست و این سخن را اگر مجموعه
نظم و نثر من بهتی مسلم میدارد و هر آنچه در قدسی خمخانه بخش من واشتند از
دست ساقی مصطبهٔ سخن من بمن خان لکا سه ام ریختند انچند بیت از خیالات
پریشان خود که جهت دیوان گرفته عرضه میدارد الخ دیکھیے ابتداے عبارت
میں کیا عجز و کسر نفسی بیان کرتے ہیں اور متن میں کیا کبر و نخوت پر احسان کرتے
ہیں سے بہ بیں تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا پہ ہاں ہاں خوب لطیفہ یاد آیا وہ
دعوے انکا اس را سے زیبا او مرعب پایا کہ ہر گاہ ہمنشینون اور ہم شہریون
اور استاد کو اپنے تصنیفات نظم و نثر اور طبع نادرہ پر یہ حوصلہ ہو کہ نثر میں سعدی
نے گلستان اور نظم میں نظامی نے خمسہ لیشان جمع کیا ہم اسے ناظم و ناثر ہیں کہ اسے
بہتر کتابیں کہہ سکتے ہیں پھر کیا گلہ ہے ہر زبانی دعوے سنے میں آیا کسی کو اس خام
خیالی میں پکا نہ پایا خدا کی قدرت میاں شیفتہ صاحب نے اپنے نسبت کی عبارت
میں یہہ فقرے تحریر فرمائے اور کلمات ناشایستہ و بیجا بزرگون کی نسبت
اپنی زبان پر لاتے سے اما طبع بہر روش چنان مناسب افتادہ کہ بہر شیوۂ سخن
میکنم کہ ہمانا ہمان طرز خاص منست الخ اگرچہ یہہ نیاز مند جانتا ہے کہ الحق
یہہ شراب علم کے نشے میں مدہوش ہو گئے با خبر ہو کر کوئی کرا و سکے لیکن یہہ
ہی گفتگو ان خاکی بنیان کو لازم ہے کہ اپنے ریختہ پیدائش کو خیال کرے

کہ کیا شے ہے کہان رہی کیونکر رہی کیا خوراک تھی کدہر سے نکلی یہہ آدمیت
نہین کہ جب اللہ نے اپنے فضل بے پایان سے دولت و حشمت لباس خوب
خاصہ خاصہ کہانے کو سواریان چڑہنے کو آدمی خدمت اور خوشامد کو عنایت
فرمائی اوسوقت گھر سے نکلے یعنے جامہ سے باہر ہوگئے آپ شہنشاہ کے برابر
ہوگئے تو اونکے نزدیک وہ دوربینی ہے لیکن حقیقتاً قرب عقل عقلا نکتہ چینی ہے
اگرچہ کمترین جانتا ہے کہ یہہ تقریر باعث تکدر خاطر ہوگی الا اگر اب بھی
منصفی پہ دل کھولکر کمر باندہین تو معقولی ظاہر ہوگی اور رجوا ز راہ سخن پروری یہہ
بات ہے کہ صریح حقہ ہے اور ہمارے حمد و جہالت کی اوسکو کٹورا کہتے ہین
تو اب تمام زمانہ حقہ کہے اور آپ کٹورا کہتے رہتے تھے بس عین جہالت ہے
حاصل اس سے ندامت ہے ایمان کی تو یون ہے کہ ہین انصاف کو نچھوڑ ونگا
اور منصفی سے ہرگز منہ نہ موڑون گا باطن اب اپنا کام کر اپنی کتاب کا انجام
کر مومن خان انحضرت کے اوستاد ہین انکے کلام پر اونکے صاد ہین طرز
سخن کا ایسا انجام ہے گویا ہو بہو اوستادہی کا کلام ہے سمجھنے کی بات ہے
اس دام مین دانا کو گھات یہہ ہے انصاحب نے اکیس تینتالیس شعر اپنے
تحریر فرمائے اور مولف گلدستہ نازنینان بھی وہی شعر اپنی کتاب مین
انکے نام پر لائے فقرہ گلدستہ نازنینان براے شنیدن مخلیان سے
حکیم محمد مومن خانصاحب سے اصلاح اشعار لی مگر انکا دیوان دیکھنے مین
نہین آیا الخ جب خاص شاہجہان آباد والے انکو دیوان تو کیا بلکہ سوا اسکے
ان شعرون کے اور سننے مین نہ آئے اور یہی ہر ایک کو سنائے جو چلتے چلتے
ٹھوکرین کہاتے ہوئے یہان پائے معلوم ہوتا ہے کہ کل یہی شعر انکے ذہن
رسا سے آئے یا جیسے اور شاعر ہوا کرتے ہین اپنے اوستاد سے کہوائے چونکہ
اور شعر انکے کہین دیکھنے سننے مین نہین آئے لہذا ازانجملہ ہمنے بھی وہی
زبان خامہ سے پڑہوائے طبع انکی شاید شاہد مضمون پر شیفتہ اور خلق الہ

کی بدگوئی پہ فریفتہ

گھبرا کے اور غیر کے پہلو سے لگ گئے
یہان عجب ہے رہا ہے وہان ناز دلفریب
ازبس کہ دیکھ جلوہ ترا جل گئی بہار
طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ
دشمن نواز یار جفا بو الہوس پرست
نیرنگیون نے تیری یہ حالت تغیر کی
دیکھ کر چشم غضب کو اوسکی مین نے رو دیا
آہ و زاری نارسا شوق اسیری بے اثر
تھی کیسی مرگ حسرت دیدار مین نزاع
ایجان لب پہ آکے ٹھہرنے سے فائدہ
تنگ جہانی دشمن بھی کیا ہمنے قبول

دیکھا اثر یہ نالۂ بے اختیار کا
شکوہ بجا رہا گلہ بے سبب تلک
شعلے اوٹھے زمین چمن سے بجاے گل
دو اشک بھی بہت ہین اگر کچھ اثر کرین
کس سے جفاے یار کا یارب گلہ کرین +
امید زندگی کی کبھو ہے کبھو نہین
چاہیے پانی ملا لینا شراب تیز کو +
کون لائے آشیانے تک میرے صیاد کو
وہ ایکدم مین آنکے جھگڑا امٹا چلے
رہنا ہوا تو رہگئے چلنا ہوا چلے +
شیفتہ لیکن نہ آئے وہ کسی تدبیر سے

شیفتہ تخلص احمد خان نام شاعر تیز طبع خوش کلام مولد و منشا دہلی جوان سبزہ رنگ طرار وضع دار جوانانہ روش بے باکانہ انداز شاگرد میر گلزار علی اسیر نیاز مند سے کمال رابطہ ہموار دریغ لاکو الیار مین کسی سردار کی ہمنشین وہمشیر اس روش اپنی اوقات بسر کرتے ہین ہر ایک بد وضع سے جو کسی کا بدگو ہوا وس سے الگ سرک کر قدم دھرتے ہین ہین اگرچہ میرے خورد ہر سخن مین مجھسے اچھی دست برد وہ کیا بلکہ کل شعرا میرے اوستاد ہین بندہ سب کا خادم ہے ایسی خوشامدین یاد ہین میان شیفتہ صاحب کا ساتھ ورنہ نہین ہر رنگ سبزہ سر بلند ہین پائمالی منظور نہین صاحب کے والد ماجد مرحوم اور انکے والد مغفور حضرت ضیاء الدین صاحب جے پوری کے مرید باہم اخوت دینی اور رابطہ محبت یکجہتی شدید اس صورت مین وہ نیاز مند کے چھوٹے بھائی دلو نہین باہم کمال محبت سمائی حسن شاہد سخن کے شیفتہ جمال معشوق میان

کیا شب تار سے تشبیہ ہماری دن کو منہ جو کھولے وہ شب تار میں دن ہو جائے	تاب خورشید نہیں سحر جو اوبھارے دنکو رات ہو جائے جو زلفیں وہ سنوارے دنکو

شاکر تخلص محمد مرزا نام حیدرآبادی فرزند حسن مرزا متخلص بہ قصد شاگرد فیض شکیہ سخن کا روبرو سامعین کے معرکہ سخن سنجا ہیں قصد لعبتان معانی کا شکر ہے نہ شکایت محبوبان سخن کا ذکر ہے اور حکایت

حاضر کروں اسے ابھی جان و جگر ہیں	گر آپکو میرے دل مضطر سے ہے غرض

شاد تخلص راے دیبی پرشاد نام وطن حیدرآباد فیض کلام میاں فیض سے اسطرح ارشاد لطف کلام سے خاطر ناشاد شاد خرابہ و شوق خاطر بہر نمط آباد

شیر پر دیتی ہے شیرین فاتحہ	آج برسے ہے میاں فرہاد کے

شاکر تخلص لا اعلم چونکہ اسم و رسم سے بندہ بیخبر تو بس کیا اسی شعر کی تحریر قسمت پر شاکر و ظیفہ نظم کے ذاکر

گر یہ اشک ندامت کو میں رو دوں کیونکر	میں تو و ہو و نگا تجھے دامن ترا بپاسا

حرف الصاد

۲۶

صاحب تخلص مظفر الدولہ نام ممتاز الملک نواب ظفریاب خان بہادر پسر شمرو فرانسیس صاحب نام نظم کلام میں الصاحب کے اوستاد خیراتی خان دلسوز ملک نظم کے فیروز کلام انکا مخزن نظام دنیا کے ہنگامہ سے جلد انکا دل گھبرایا تو آخرت کے طرف واسطے چھاونی کے ڈیرا ڈالا پاشراب سخن کاغذ کی بیز پہ ہے کباب طائر مضمون تیر پہ ہے

ہے زلف حلقہ زن خط دلبر کے آس پاس	یا اژدہا ہے گنج سکندر کے آس پاس

صاحب تخلص امتہ الفاطمہ بیگم ایک عورت شاگرد پا فاحشہ تھی شاگرد مومن خان صاحب جسکے مذہب و مشغلہ انکا او [illegible] خنجر مژگان انکا کلیجا سا اوسکے نگہہ کا پیکان ہا ہا کیا مقام آیا [illegible]

اوسسے اپنا ایسے نام کا عالم ہے یہہ تحریر عبارت مناظرہ سے ایسی مقام ہے
مقدم ہے انکی نسبت صاحب گلشن بیخار یہہ عبارت تشویہ فرماتے ہین
اور کیسے تلبیس کے رنگین مضامین کی تہمت اوٹھاتے ہین سے صاحب تخلص
نامش امۃ الفاطمہ بیگم مشہور بصاحب جی کہ ماہ آسمان نیکوئی است آفتاب
صفت از مشرق بجانب مغرب آمدہ با مومن خان کارش افتاد و سالہا
کہ بازیچہ لکھنو رفت مثنوی قول تحسین نام کہ از مصنفات خان معز الیہ است
شرح نسخہ حسن و جمال ہمان موزون کردہ است القصہ بفیض صحبت شان
دلش بشعر و شاعری میل کرد از موزونی قامت بموزونی طبع گرایید
و از آرایش زلف پریشان بموشگافی اشعار پیچیدہ از دست الخ صاحب انکی
تعریف کرنے کو دیکھیے اور مومن خان کے اوپر برسنے کو دیکھیے چند سالوں کی صحبت
مین ایسا شعر کہنے لگین شب و روز خان موصوف سے ہم بزم رہنے لگین
بہلا ایسے مبالغہ سے کیا یہہ تقریر لاحاصل بہت قلیل کی صحبت مین بلکہ شعر
گوئی کا حاصل شاعر کی بغلین ہونا اور مضمون پیدا کرنے کے قابل ہونا مدت کے
سے شعر کہوانا مشکل یہہ دقیقہ اوستادونکی نسبت کے قابل اونکے مسودہ
فکر شعر اول کا حال نظر پایا اونکی بوجہ مشق کا جلوہ کسی اہل قلم کو نہ کہلا یا اگر وہ
پہلے سے علم شعرگوئی سے آگاہ تہین تو اونکے تہین ہونے کا کیا عجب اونکے
اوستاد جی مومن اور اوستاد بہائی میان شیفتہ کو اتنا فخر کرنے کا کیا
سبب فی الحقیقت وہ ایسی تہین یا صاحب کا چہرہ نور کر رہا ہے اونکی زلف کا
سودا انکے سر مین جوش کیا بلکہ سراسر توڑ پہوڑ کر رہا ہے طرز تحریر صاحب
گلشن بیخار سے معلوم ہوتا ہے کہ علم اور شعر گوئی خان موصوف نے اوس
اپنی شاگرد و معشوقہ کو گویا گہول کر پلا دیا تو وہ ایسے اولیا بہی نہین جو
یہہ کرامات رکہتے ہین کرامات کیسی بات رکہتے ہین جو علم کا گنڈا کہلا دیا تو خیر
اگر خانصاحب ایسے ہی سحر بیان اور سیف زبان ہوتے تو در فراق صنم

صاحب جو بنایا ہے تو مانند زلیخا ۔ یوسف سا غلام ایک مجھے دیجو الٰہی

صاحب تخلص لاالعلم ایک صاحب قدیم صاحبان مفتون سخن جنکے نہیم
شعر شنیدہ ثبت جریدہ

زور کیفیت ہی ہے کہ سبھی جھکتے ہین ۔ جام پر شیشہ جھکا شیشہ پہ میخوار جھکا

صاحب تخلص صاحب قران نام میر علو شہرت بلگرام کو زیب سکونت سے
زیب کیا واہ جی واہ صاحب گلشن بیخار بھی بڑے شوخ مزاج و بے ادب ہین
آپ فرماتے ہین کہ مین نے کسیکو برا نہین کہا اور خطاسے یاد نہین کیا
کیون کتنی جگہہ کلک عاصی نے انکے جھوٹ پہ صاد نہین کیا اور حال یہ ہے
کہ بہت صاحبون کی تحقیر کی بلکہ ساری کتاب بمضمون حقارت شعراے نامدار
مملو دیکھی پس شاعر کم رتبہ کا کیا رتبہ رہا چنانچہ تصحیح عرض اشعار و بدرجے
غلطی ارشاد صاحب گلشن بیخار پر گفتگو ہے انکی عیب جوئی کا جہان اور مقام
ایک یہ بھی اونہین سر نامہ ہے اور بندہ ہر ایک کا نشان موقع پہ دیتا چلا آتا ہے
بمطالعہ گلستان بیخزان اور گلشن بیخار منکشف ہوگا اس مقام پہ صاحب قران
صاحب کو کسطرح لکھا ہے باوصف اسکے کہ وہ سید ہین اور بیان حال اشعار
ہزلیات اظہر من الشمس ہے چراغ ہدایت کی حاجت نہین ؎ برا کہنا کیا انہین
پر موقوف ہوگا آدمی کا یہ حال ہے دیکھیے کیا تال ہے من عمل صالحا فلنفسہ
ومن اساء فعلیہا نہ روان منزل عیب پوش کا طریق نہین عیب پوشی
برابر کوئی فریق ہے ؎ بزرگش نخوانند اہل خرد ؎ کہ نام بزرگان بزشتی برد
سے در جہان چار چیز خوش کردم ؎ یاد گیر این سخن اگر مردی ؎ خلق نیکو و راست
گفتن ؎ عیب پوشیدن و جوانمردی ؎ عیب پوشی عجب چیز ہے عیب چھپانیوالا
صاحب تمیز ہے علی الخصوص جو ذات پاک سید ہون اونکا عیب ظاہر کرنا
بڑا عیب خداوند کریم سب نیک و بد کا عالم الغیب ہے جس آل پاک پہ
بھیجین درود اوسی سے گستاخی بس وہ ہے مردود اللہم احفظنا حاصل کلام

صاحب گلشن بیخار کی عبارت انکی نسبت یہ ہے کیا سخت کلام کی انکی عادت یہ ہے کہ صاحب قران تخلص امام علی نام از سادات رضویہ ساکنان بلگرام شرم و حجاب از ذاتش بمراحل دور و طبعش از آداب و اخلاق مہجور ہرچند داب جامع اوراق نیست کہ عیاذ باللہ کسے را بہ بدی نام بردا ما در خصوص اینکس نظر بخبثش و ہزلش خلاف عنوان ناخواست حرفی چند از نوک خامہ بر صفحہ نامہ ثبت گردید یارب از اعمال این نامہ سیاہ محو باد الحاصل ہمہ اشعارش از انواع ہزل مملوست اگرچہ مضامین لپذیر ہم دارد اما حیا مانع تحریر مگر از یک بیت عنوان گفت کہ در نہایت مرتبہ عالی رتبہ آمدہ و شاہد کہ تو جوانان بیباک و شبان ہوسناک را نا نوشتن این بیات موجب شکایت نگردد اما ناچار پذیرفتہ آمد کہ الانسان اذا ابتلی ببلیتین فاختار اہونہا خلاصہ آن اشعار اینست الخ معاذ اللہ اسقدر بجناب پاک سید گستاخی کرنا اور پھر مسلمانی کا دم بہرنا اور اس پر امیدوار شفاعت جد بزرگوار سادات بروز رستاخیز ہوتا ہے برقع بے شرمی رو پر خجلت و پر ڈالنا شرم حشر کیونکہ ہو تا ہے جب آل پاک کو گالیان دین یا برا کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت چاہی حضرت کیونکر رضامند ہونگے کب اوس مردود سرگشتہ دنیا و آخرت سے خورسند ہونگے اللہ تعالے ہر مسلمان کو ایسے گناہ کبیرہ سے بچائے ایسے بیحیا آدم ناہنجار کی صورت نہ دکھاوے

وہ شعر یہ ہے جس پر تحسین وزہ ہے

مجکو شہوت ہوئی تیسم سے	تھی متھر کسی چھنال کی خاک

صادق تخلص صادق علی خان نام از قریبان فوجدار خان لاعتشام پیلبان بادشاہی دیکھے انکے فیل فکر کی زور آزمائی پیل سخن کجک خامہ فکر انشا سے روان اور کاغذ کے جنگل بن بین اس روش سے دوان

صادق اب اور سرو کا نہین ولسے نگہ	ایک بوسہ کی رنگے سے دل غمناک ہوا

صادق تخلص صادق علیخان نام ساکن عظیم آباد کا زبان مضامین آفرین فکر سے صادق الوداد کیا مضمون صادق ہاتھ آیا جیسے خضر لیکر راتون رات آیا

وہ شوق سے یار کے جیا ذوقن مین آ	دیکھے تو مرکے بھی پھر ادھی دہن مین آ

صابر تخلص صابر شاہ نام شاہجہان آبادی دریوزہ گر سخن محلہ کاغذیان کہتا ہلا ہیبو ہادی فقیر فکر کا سوال ہے کیون دوست اید ہر بھی خیال ہو

جو ہم بستر نہو ہے تو اوسکی کیا شکایت ہے	نظر بھر کر نہین سبس یکلنا اوسکا کفایت ہے

صادق تخلص میر جعفر علی نام دہلی وطن کلام صادق سامعین سے یون ہم سخن مضمون تکذیب سچا واہ واہ مرحبا

شرم سے نام وہ نہین لیتا	پھر ہمارا خطاب ہے کوئی ++

صانع تخلص نظام الدین احمد نام ساکن بلگرام صاحب حسن خلق وادب نیکو سیر خوش سیرتے آبدار کلام فارسی مین ہمعصر شیخ علی حزین والہ داغستانی انکے صانع فکر کو صورت جار آچیچ مضمون اس شکل سے بنائی

صنم کی اس محبت پہ دیا تھا ہمنے دل صانع	تمھا معلوم ہو جا ئیگا یون نا مہربان ہوگا

ضیا تخلص لا اعلم نتیجہ فکر انکی سے اہتزاز نسیم لوجہ میر ضیا الدین ضیا سے شاخ مصارع پہ شگفتگی پائی ذرۂ طبع نے خورشید فکر میر ضیا الدین ضیا سے فلک کاغذ پر روشنی چمکائی گل مضمون کی خوشبو کو صبا دماغ سامعین مین کس روش پہونچاتی ہے نکہت گلہاے معانی چمن طبع سے عنادل شایقین سکے لیے لائی ہے گلشن فکر کی ہواسے یہہ باغ سخن کی فزا ہے

جمع کرکے ورد وہ سارے لوٹ پیدا دل کیا	کہہ تو اسے دست قضا پھر اسکا کیا حاصل کیا

ضیا تخلص لالہ کانجی مل نام اصل فیروزآباد سوادہ لکھنؤ اہتزاز صبا سے قلم سخنفی سے غنچۂ سخن شگفتہ ہوا اقبال عمر صرصر خزان قضا نے عین بہار شباب مین مانند سبزۂ بیگانہ باغ دنیا سے اوکھیڑا لو بادہ ہاے سخن

چمن کاغذ میں یون لہلہاتے ہین سیر کرنے والون کے دل توکیا نہال طبع ہرے ہوئے جاتے ہین

افسوس وہ آرام عدم مین بھی نہ آیا
جسکے لیے دنیا سے سفر ہمنے کیا تھا

۱۲ صبا تخلص مرزا راجہ شنکر ناتھہ نام صبائے فکر شمیم گلہاے سخن سے دماغ سیارون کا معطر کرتی ہے نسیم طبع خوشبوے یوسف مضمون سے مشام زلیخا و ماغان معطر کرتی ہے صحن چمن طبع دلکشا ہے بوقلمون پھول پھول رہا ہے

دل جیسا اوسکے نگوہ مست کا مخمور ہوا
سرخوش کیفیت بادہ انگور ہوا

۱۳ صفدر رمی تخلص میر صادق علی نام شاگرد برادر کلان لیئے میر مضمون خوش کلام مین جوانی مین تیر قضا ہوا انکے خون کا پیاسا کسی سبب سے شہید ہوئے زندہ جاوید ہوئے جو کوئی عاشق دشنۂ ابروے معشوق سخن کا شہید ہے اوسکے لیے انکا معشوق فکر قابل دید ہے کیا خوب فرماتے ہین کیا مضمون لاتے ہین

نہین معلوم پڑا پاے نگارین کسکا
چھپاہٹ ہے حنا کیسے گل قالین پر

۱۴ صبر تخلص مرزا غلام حسن خان نام مولد دہلی اصل کشمیر نظم کے انتظام مین میر عزت اللہ عشق کی تدبیر انکے اشتیاق کلام نے صبر کیا جب دل کو تسلی نہوئی توبے اختیار جبر کیا کیا نقد سخن ہے کہرے سکہ کا چلن ہے

کبھی قصد حرم گاہے سر میخانہ رکھتے ہین
غرض ہم بھی عجب اک مشرب رندانہ رکھتے ہین

۱۵ صفدر تخلص میر صفدر علی نام ساکن سونی پت یہ ہے انکی فکر خاص کی حقیقت کلام مرغوب ہے کتنا دلچسپ خوب ہے

تجھ سوختہ شمع سے جب گل نکلے
چاہیے بیضۂ فانوس سے بلبل نکلے

۱۶ صدق تخلص لا اعلم کلام انکا ایسا صادق جسکا کاذب بھی شنا یق ہو حقیقت نہ کھلی بھلی نہ بری

بدفت اشک اب نکلے ہے شاید | ہوا آنکھوں میں لخت جگر بند

صفا تخلص لاله منولعل نام شاگرد مصحفی کلام کس رتبہ کا صفا جس نے سنا اوس نے کہا آفرین مرحبا اور مبالغہ لاف سے کلام انکا صاف ہے

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگاری میں | کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں

صفا تخلص لاعلم حال انکا کچھ صاف نہوا اسمیں کچھ صاف گذاف نہوا تقصیر معاف کلام صاف

محتسب جھوٹ ہی کسنے بھری شیشہ میں | رہگئی ہے مرے آنکھونکی تری شیشہ میں

صنعت تخلص میان کریم الله نام ساکن مرادآباد دست صانع اونکا صانع قدرت نے زیور زرگری سے بنایا اوستاد دنیا کو کھوٹی خاک سمجھکر عبادتکو اکسیر جانا قلب کے سونے کو نرسا دیکھکر صالح ضرب الله ہوسے کھرا پچانا نگینہ سخن کا انگشتری کاغذ میں اس آب و تاب کی صنعت سے جڑا کہ شائقین کو ہنگام نظارہ کندن کے مانند نظر پڑا یہہ عیار دار العیار کی کھرے کی کھوٹے سے تکرار ہے نقد سخن کی ٹکسال سے مضمون کے مال سے مالا مال ہے جو بے سکہ درم ہے اوسکا یہان کام کم ہے مضمون کا درم دو ورقہ کتاب نہ بیم و نہ ہم

قتل ناحق کیا تو نے جسے تلوار گھسیٹ | لاش کو اوسکے نہ ظالم سر بازار گھسیٹ

صافی تخلص لاله بدھ سین نام قوم حجام ترک پیشہ کر کے تعلیم طفلان اختیار کی استعداد معقول فکر فارسی ازبس نازک و لطیف خیال ریختہ مین مہارت تمام شوق کے وسیلے سے حصول شوق موسی مین دلکا پارہ اکثر گشتہ کیا بوٹی فیضان صحبت ہادی شعرائے مس قلب انکا شمس اعلی کیا عرصہ قلیل ہوا کہ مقراض قضا نے ہوسے ہستی کو اس قطع سے اصلاح دی نشتر فکر نے دریدہ سخن سے آتش جوش خون مضمون کی یون منطفی کی مسیحائے مار الحیات طبع کشتہ مضمون کو زندہ کرتا ہے

۲۵ صمد تخلص میان عبد الصمد نام حیدرآبادی از ارشد تلامذۂ میان فیض صنم سخن کو مسجد کاغذ مین تکملہ وحدانیت صمد ہے یہان فیض کلک فکر جواہر رقم جسکو تمیز از صمد تا صنم ثبوت کفر مین ایمان ہے اسلام ایمان کی جان ہے چست تقریر ہے چالاک تحریر ہے

رنگ پریدہ نامہ بر شوق ہے میرا — خط کو میرے نہ بال کبوتر سمجھئے غرض
آوارہ گرد باد نہین دشت یاس مین — شاید کہ خاک ہے یہ کسی نامراد کی +
قتل پہ مجھہ سخت جانکی آنکھہ ہی جلاد کی — ہڈیان پھر ٹوٹتی ہین خنجر فولاد کی +

۲۶ صبا تخلص میر وزیر علی نام شاگرد خواجہ حیدر علی آتش بعد انتقال خواجہ صاحب مبرور بعض تلامذہ خواجہ صاحب نے اجماع کر کے میر صاحب ممدوح کو بجائے خواجہ صاحب سمجھا یا میر صاحب اصل مین شریف تھے خال بزرگوار نے میر صاحب کو اپنا فرزند کیا اس وجہ سے نسب سیادت سے انکی نسبت قرار پایا مرد وضعدار خوش اخلاق صاف گوئی مین مشاق گلچین باغ سخن ہے بلبل گلہاے چمن ہے دیوان کیا ہے گلدستہ ہے براے سیر دست بدست پیوستہ ہے صبا کے مضمون کا نازک جسم ہے لطافت سے نظر نہین آتا فقط اسم ہے گلزار دیوانمین پھولونکی مہک ہے پڑھنے والے کی آواز بلبل کی چہک ہے تختہ کاغذ مین گلشن کی بہار ہے خزا انکا یہانسے سو سو کوس دور دیار ہے غنچہ مضمون مین کیا لطیف خوشبو ہے جسکا ہوا خواہ ہر ایک گلرو ہے نسیم اس چمن کی دلکشا ہے آہ سرد ایک ٹھنڈی ہوا ہے باطن ختم کتاب منظور ہے ہنوز دہلی دور ہے اے دل گرفتہ طول کو چھوڑ مطلب کیطرف توجہ کر دل جوڑ یہ جانا کہ تیری طبع رسا ہے ذہن بہت ذکا ہے دور مقام منزل ہے تیرا عبارت آرائی پہ دل ہے مطلب پہ آ اس بوستانکی ہوا کہا صبا نے کیا کیا گل کھلائے ہین سیر اوڑانے کیسی کیسی بلبل آئی ہین نسیم سحر بہتی ہے زبان حال سے یہ کہتی ہے

گوش دل سے سنا قافلے میں یوسف کے / تھی زلیخا کی صدا بانگ درا سے پیدا

جب گلچین عشق گل خوف خزاں پیدا ہوتا / لاکھ آفت میں پھنسی ہے ایک جان عندلیب

ابر بہار سے جل باغ وصال کی + / سو گیا کیا میں گیسو کے دل بیتمام رات

عقل افلاطون سے یہ کار و نا جیت + / سب گلہ بیجا ہے سب شکوا عبث

ابرو سے ابھرے وہ تیغ زن تو سمجھے + / یار آنکھوں پہ بٹھاوے صورت ابرو مجھے

فکر رنج و راحت کیسی + / دوزخ کیسا جنت کیسی +

افتادگی سے خاک سر اپنا اوٹھا ہے / ممکن نہیں کہ نقش کف پا اوٹھا ہے

منزل مقصود تک آخر میں سر گشتہ گیا / گو گو بولے کیطرح سے راہ میں چلکر پڑا

زخم کہن سے ہوئے کیف ستر اس سے / انکو بچھاڑ کے پیش آفتاب سے

ختن سے لیگیا تاتار کو تاتار سے چین کو / کیا کیا گیا نہ گشتہ مجھے سودائے کاکل نے

بلا طویل شب ہجر سے نہیں کٹتی + / دعا میں مانگتا ہوں شام سے سحر کیلیے

جو بار عشق میں سر سے اوتار کر رکھدیا / نتر الو دو پوچھی اے آسمان اوٹھا نہ سکا

کھلا جام سے غنچہ آرزو + / گلاب سے گل باغ عشرت ہوئی +

کونسی جا ہے نہیں وہ جلوہ کنان رہتا ہے / پر کوئی کہہ نہیں سکتا کہ یہاں رہتا ہے

زاہد کو رہے غم بیستان و دور رہے / آمد و رفت سے اندیشہ گلشن و در رہے

التجا شو یہ ہے مجھے کسطرح خاموشی / غل مچانا صفت برگ خزاں کیا معنی

حرف الضاد

۱۷

ضیا تخلص ضیاء الدین نام ایک شخص وحشی طبع بنت العنب سے بیجان الفت مالا سخن کو چرخ کا غذ پر تشہ شراب مضمون میں لقل انجم معانی کی لطافت خورشید طبیعت کی ضیا سے ذرہ فگس جلوے سے چمکا ہے

جون چنار اسجا نہ چھلیں میں نہ چھل لاؤ میں / جیسا واپسی کو ہو سمجھے ہیں کہ جل جاؤ میں

ضبط تخلص میر حسن شاد نام لکھنوی اور حال انکا با وصف تحقیقات جب واضح نہوا تو ناچار ضابطہ سے پیاین یون آیا انکے سخن کی بالکی نے سخن

فکر سخن تختۂ کاغذ پہ اس شکل سے ڈالتا ہے

میں دیکھتا ہوں جو اب کچھ مجھی کو ہے خیال
چشم خواب آلودہ اوسکے فتنہ بیدار ہے

ضیغم تخلص مولوی غضنفر علی نام فرزند مولوی حیدر علی لکھنؤ کے ساکن ہیں بیشۂ سخن بادیۂ کاغذ میں شیرِ مضامین کو اس حملہ سے شکار کرتا ہے رات دن عالم طبع کے طالب علم فکر سے بحث کی قیل و قال سے مدرسہ کاغذ سرگرم تکرار ماضی و حال ہے

ہر اک کی ٹھوکریں کھاتا ہوں گو کہ زمین ہوں
نہ وہ مزاج ہے اگلا نہ وہ دماغ رہا
وہ در گذر کریگا شفاعت کرینگے وہ
اللہ سے ہے کام پیمبر سے ہے غرض
ہوا ہے زرد چہرہ خشک لب ہیں اشک جاری ہیں
ترے ہاتھوں یہ صورت یدالله دکھین دیکھے
غوث اعظم کا ہوں میں ضیغم غلام
اب زیارت میں کروں بغداد کی

حرف الطا

طفل تخلص مرزا عبد المقتدر نام عرف مرزا طفل پیران جوان سیرت کے آگے میدان سخن میں شوخی کرتا ہے انکی طبیعت کا طفل ہر چند مانند طفل اشک لڑکپن سے کھیل سے اچھل کود سے یہ چال چلن سے

رات دن مونس جان وحشت تنہائی ہے
دل ہے میرا کہ کوئی وحشی صحرائی ہے

طالب تخلص طالب حسین نام شایستگی سخن میں میر انشا اللہ خان صاحب سے طالب شعرا سے عصر میں اپنی جودت طبع سے سخن ہر ایک کے کلام پر غالب کلام کا کیا پہلو ہے طالب کی مطلوب سے گفتگو ہے

وحشت میں آہ شرر بار جو طالب کی بھڑکی
ایک شعلہ گیا خاشاک بیابان ہو لپٹے

طرہ تخلص طرہ باز خان نام بنا رہی مضمون تازہ انکا طرہ دستار سخن عارض محبوب مضمون پہ کاکل پر پیچ مشکفام ہر مصرعہ شکن در شکن زلف سخن سراپا دراز ہے اس کا فی بلا کا بلا کا انداز ہے

تصویر کھینچے گر اوس شوخ کی تصویر کا غذ پر
میری صورت بھی ہو نہ پیہ قدم تحریر کا غذ پر

طرب تخلص لاله جهنولال نام نوازش حسین خان نوازش کو استاد بنانا منظور کیا فکر مرثیہ گوئی کا ازبس شوق اور بہ عنایت تخمیہ مرشد دیگر تخلص مشہور کیا یہہ صاحب کایستہ لکھنوی تھے چونکہ اعتقاد وطرف مشرب اہل اسلام ازبس رکہتے تھے خداے مطلق نے تاریکی کفر کو انکے دلسے دور کیا بلمعہ تجلی اسلام نزدیک پہنچا کہ جلوہ ایمان انکی پیشانی پر چمکا کر نور کا ظہور کیا الحمد للہ رب العالمین ونعت سید المرسلین جسکا ہادی اللہ جیسا کریم ورحیم ہے پھر کیا مال شیطان دشمن قدیم سے انہین یہدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضلله فلا ہادی لہ طبع طرب افزا عشرت اندوز خاطر دلگیر جہان سوز ہرچند یہہ ناظم ملک مرثیہ کی ناظم ہین لیکن ریختہ مین یون راقم ہین

گئے جاسے گذر ہم جو نہ وعدہ پر وہ بت آیا ۔ بہانا اوسکا گویا موت کا اپنے بہانا تھا

طالب تخلص لا اعلم شاعر قدیم دکھنی ہمعصر ولی الدین شعرا اپنے مضمون کا ہر ایک کو طالب کیا سخن کی طبیعت طالب شوق سخن دلپر غالب

طالب کے خون چشم سے آلودہ کیا کیے ۔ وہ پانون جو حنا سے رہتے سرگران سدا

طالب تخلص حافظ طالب نام وطن رامپور سخن کا سیکھا مولوی قدرت اللہ شوق سے دستور یہ مجوبہ سخن کی طالب جس سے بہر حال حصول ہر مطالب رواق مضمون کی طلب ہے جوش جوانی ہمرنگ بنت العنب ہے

چیر کے سینہ کو شوق کیجے دل دلگیر کو ۔ یہی دو جا کہے اور کیا کھا گیا مین تیر کو

طالب تخلص طالب علی نام شاگرد میر غالب علیخان سید تخلص شہرت شعر گوئی وسخن فہمی انکی عادت مزاج اور یہی شیوا کیا خوب فرماتے ہین کیا مضمون لاتے ہین

مضطر ہو کب مین شکوا سے ماہ رو نہ آیا ۔ گھر سے ترے گلی مین تا بام تو نہ آیا

طور تخلص لا اعلم لکھنوی انکا طور سخن تجلی طبع محمد رضا برق سے بہرہ ہو کر چشم بینندگان مضمون کو رتبہ کحل الجواہر دکھاتا ہے اب ہر کوئی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ مرحوم آنحضرت کو بتاتا ہے بہر حال تجلی سخن وادی ایمن کا غنچہ

مین موسیان شایق دیدار مضمون کو اس نور کا جلوہ دکھاتی ہے ایسے ہی لغویات صاحب گلشن بیخار کو منصفان دوربین کے نزدیک راست کج فہم بناتی ہے چنانچہ جس موقع پر جس رنگ سے اونھون نے شوخی فرمائی بندے نے بھی ناظرین کو اوسکی حقیقت مفصل کہ سنائی موسئی سخن طور طبع پر تجلی مضمون سے بیہوش عاشقان طالب دیدار کو مانند سرمہ خموشی کا جوش کا غذ وادی ایمن ہے قلم چٹکی مین جون شمع طور روشن ہے طور کی تحریر کا یہ طور ہے تجلی گاہ مضامین مین جا بجا ظہور ہے

زلیخا عمر بھر ناکام رہا ہی + + + ‖ تو اپنے دام مین لایا تو ہوتا + +

خیر انکی تمہید معہ اوستادو کے ایسی ہی جسکا یہ انتخاب ہے بندے کی طرف سے انکی اسی غزل کے اشعار دون سے کیا جواب ہے

لب جانبخش دکھلایا تو ہوتا + ‖ ذرا عیسیٰ کو شرمایا تو ہوتا + +
کف پا اپنا دکھلایا تو ہوتا + + ‖ ید بیضا کو شرمایا تو ہوتا + +
غش آتا طور کو موسیٰ کے مانند ‖ رخ پر نور دکھلایا تو ہوتا +
مین جی جاؤن اجل ہو آپ آجائین اگر پہلے ‖ یہ پیغام زبانی خط سے کہیو نامہ بر پہلے
عیوض بوسہ کے دینے گا لیا زیرین جھلین صاحب ‖ ذرا انصاف تو کیجے لگا لے کس نے شر پہلے
شب وصل غریبان ہو تر سے گردنپہ خون سوئیگا ‖ شراب اول او ٹھیو کہین زاہد ہو ایمر ہی پہلے
شب وصل صنم مین رات بھر مانگی دعا ہم نے ‖ الٰہی آج نکلے مہر تابان سے قمر پہلے
عجب سرکار ہے اللہ کی اہم طور مین جو گئے ‖ سر ہند و نسے پوچھے جلیگے وہان لیکر [illegible]

طوباس تخلص قوم نصارا مشہور تخلص صاحب انکا نادرہ شاہ لہجہ فکر عیسائی انکی کاغذ کی سیر پر سیر کرتی ہے مضمون شعر کی چیٹی تحریر کا غذ کا تیار فتنہ ہے جسمین سوار مضمون کا صاحب فن ہو

سودا ہے زلف یوسف ثانی کا اسقدر ‖ رو وینگے ہم کو لیکے سر بازار زار زار

طالب تخلص شیر محمد خان نام شاگرد حافظ عبد الرحمن خان احسان [illegible]

سخن اس نوع سے ہوا بہ بزم سخن سنجان طالب کو شاہد سخن کی طلب ہے
مطلوب کو طالب سے مطلب ہے

کون ہے بسمل شمشیر نظر اپنا بنا	یا تہ بال اپنا سا پایا سینہ سپر اپنا بنا
کیا اپنی بروشنی پہ شگفتہ ہے قرص ماہ	طالب جو تیرے ساتھ وہ رشک قمر نہیں

طالع تخلص لالہ ہند و لعل نام اصل حیدرآباد میاں فیض صاحب جیسے شاعر انکے اوستاد اختر طالع سخن سپہر کاغذ پہ طالع خورشید طبع جلوۂ مضامین سے فلک کاغذ میں پہ لامع شاہد سخن انکے نصیب سے قسمت میں لکھا اصل جیسے ہے

مت پوچھ کچھ حساب یونہیں بخش دو مجھے	مجرم تو ہوں پہ عفو سراسر سے ہے غرض
اشکو نہیں سب عبارت اعمال دھوئینگے	بندے کو ایک فرد نہ دفتر سے ہے غرض

حرف الظا

ظفر تخلص حضرت ظل سبحانی سلطان زمانی خلیفۃ الرحمانی سکندر ثانی مرزا ابو ظفر بہادر شاہ ادام اللہ سلطنتہ بخلق سخا و شجاع و فہیم و کرم و بخشش یکتائے زمان وحید عصر انامل شایستہ تحریر خطوط بوقلمون مشتاق ذائقہ سخن سے شیرین کام و دہان شاعر نامدار والا قدر خاقانی ہند شیخ ابراہیم ذوق خوشہ چین خرمن درگاہ فلک اشتباہ بصد شوق پہ خادم سخن جو کلام مبارکہ سے مستفید ہوتے تو فیض حاکمان مضامین سے قابل گفت و شنید ہو اوستاد کا دم بھرنا محال بلکہ مضامین میں بطور مشورہ قیل و قال شاہ سخن اکثر اورنگ کاغذ پہ جلوہ افروز ہند و لبست املاک جب کہ مضمون پہ بیت شمشیر زبان بصد ظفر فیروز کلام الملوک ملوک الکلام الکلام اسمین کلام کا کیا کلام اماکن و حصن حصین سخن پہ بضرب تفنگ فکر مظفر اور طرح کنان چسپ و راست فتح و ظفر کس صولت کا کلام ہے جسکی ہیبت سے حصار دل سخن کا انہدام ہے

ضبط فریاد کرون گریہ کو روکون لیکن
نہین پنہان رنج کے آثار خموشی کے باعث
میرے زخمون سے نہ کہہ آب دم تیغ دریغ
چار ٹکڑے کرون دل کے یہ نہین ہو سکتا
ہمصفیر نہین ہمدم نہ نہین غمخوار نہین ہون
نے چہرون سر پٹکے اور نہ نہین پاؤن پڑون
صفحہ ہستی پہ مانند نگین مثل قلم
جو کوئی لیتا ہے پھر وہ پھیر دیتا ہے مجھے
سے لاکھ بار صبا کی لاکھ بار توبہ
جنون نہین کیا میرے پیوند پیرہن کو لگے
نعل شکل مہ نو جب ترے توسن کو لگے

دل بیتاب کو تھامون یہ نہین ہو سکتا
اشک آنکھون سے ٹپکتے ہین ہنسی کے باعث
خشک لب چاٹتے ہین خشک لبی کے باعث
رکھکو دون اب گنبدون لفکو دہن تل کو ندون
اے تبو بندہ خدا کا ہون گنہگار نہین ہون
اس چمن کے گلو نہین ہون نہ ہین خار نہین ہون
یا سیہ رو نہین ہو نہین یا سیہ کار نہین ہون
ہین عجب اک جنس ناکارہ خریدار نہین ہون
اب توبہ کر چکا ہین توبہ ہزار توبہ
کہ ایک تار بھی چھوڑا ہو تو کفن کو لگے
چار چاند اور فلک پہ مہ روشن کو لگے

ظاہر تخلص حکیم میر محمدی نام والد ماجد عاصی تحریر بیعت حضرت میر ضیاء الدین پھپھوندی نور مرقدہ سے جو خلیفہ خاص مولانا و مرشدنا جناب حضرت مولوی محمد فخر الدین ادام اللہ برکاتہ ہین حاصل ابتدا سے سکونت بندگان دہلی بعد سرا کہ شاہجہان آباد سے فاصلہ تین کروہ کا ہے محاربات شاہ گردہین جد امجد مغفور حضرت حکیم میر واجد علی صاحب جو خلفائے برترین مولانا سے ممدوح محب بھی تھے پریشان ہوکر جد دہلی مین داخل بجلہ تاجگنج جسکی صحت ممتاز گنج سے کٹرہ عمر خان محلات اکبرآباد زیر دیوار روضہ منورہ ممتاز محل قیام پذیر ظاہر اتمیلہ طبابت مادہ محتاج سے انفراغ پایا مدت مدید نواب احمد بخش خان مرحوم مخاطب بفخر الدولہ کو انکی خدمت کی سعادت سے توقیر ظاہر ہے کہ ظاہر نے بادی شعرا سے فیض سخن حاصل کیا اور اپنے تین زمرۂ شاگردو نمین داخل کیا سن بارہ سو انسٹھ ہجری مین ششم ماہ صفر یوم چہار شنبہ قریب یکپاس شب برآمدہ سفر آخرت پر توشۂ زہد لیکر بہشت مین

داخل

داخل ہوئے اور رضوان نے بہ بشاشی تمام فرمایا آ دخلوفیہا انعامے جنت حاصل ہوئی دیوان مختصر بڑی لطافت و فصاحت سے جمع بصد تدبیر کیا نسخہ سیقمان شایقین کے لئے مرکبات طبع سے یون تحریر کیا طبیعت کی صفائی کمال ظاہر ہے جس سے لطافت خود ظاہر ہے ظاہر و باطن یکسان مانند ضمیر روشن دلان کیا خوب ارشاد ہے جس سے سامع کا دل شاد ہے کیا نسخہ حیات مفرح القلوب ہین کہ ہر مریض سخن کو مطلوب ہین

حمد مین لکھتا ہون نام اوس خالق غفار کا — نعت مین دم مارتا ہون احمد مختار کا

خیال اوس زلف کا دل سے مرے اصلا نہین جاتا — بہت اپنے سے کی پر آہ یہ سودا نہین جاتا

مہر کی جب پر نظر کی مہر سان چمکا دیا — آپ چاہا جب تو جلوہ ذرہ مین دکھلا دیا

کیونکہ نکرین حور و ملایک اوسے سجدہ — اللہ یعنی ہے بصورت ہے محمد

نہ بھاتی تھی جس شخص بن دل کو سیر — سو آیا ہے ای لو وہ پادشاہ بخیر +

چشم اور لب اصل اوسکے ظاہر — بولی کہ جو دل کو پا سینگے ہم ++

آنکھون نے کہا کہ ہنسینگے ہم قتل — لب بولی کہ پھر جلا سینگے ہم +

غبار خاک راہ دلبر جالا اک آنکھو نہین — سمجھہ کحل البصر کر ہم نے مین تو خاک آنکھون مین

خراب بادہ دل شہر جان ہم سے تو نے — کئے ہین نقل مکان کہہ ہرے صنم تو نے

گو خلد برین کی تو صبا اور ہی کچھ ہے — ہر یار کے کوچہ کی ہوا اور ہی کچھ ہے

ہے عرض روز حشر کہ ظاہر کے یا علی — نعلین آپکی یہہ گنہگار لے چلے

ظہور تخلص ظہور اللہ بیگ نام اصل اصول توران مولد و منشا دہلی بہ تصدق فیضان الٰہی حافظ قران حمایل فکر سخن گردن کا غند ہین حمایل طبع کو نور معانی سے فیض کامل اوسی نور کا یہ ظہور ہے جسکی حدیث کا مطلق مذکور ہے فکر سخن کا ظہور اہے حافظ طبع اپنے فن کا پورا ہے

ایسا نہو قاصد کہ مرا نام نہووے — الم نامہ حال دل گمنام نہووے

حرف العین

عاجز تخلص زوراور سنگہ نام شاگرد شیخ نصیر الدین عزت با وصف اور بھی نام سخن مجلس کاغذ مین رو برو کے سامع عاجزی سخن پہ قدرت کیا خوب فرماتے ہین کیسے کیسے مضمون لاتے ہین

شب مہتاب کس کمبخت کو ہجر انمین بھاتی ہی	کہ اس سے گرمئے روز قیامت یاد آتی ہی

عالی تخلص لا اعلم ابیہ تیموری شاگرد ذوق طبع عالی کو سخن پر اسطرح فوق کیا خوب فرماتے ہین کیا عالی مضمون لاتی ہین

پہونچی تو دلکی سنتے آگ آہ اوپر سے	ذرا سا وار کے پانی بھی پار لا نہ سکے

عارف تخلص محمد عارف نام کشمیری نژاد مولد و منشا حضرت کا شاہجہان آباد دوشالوں کو رفو کرتے ہین اسی ذریعہ سے آب و نان تا گلو کرتے ہین ہمعصر تجوید شعرا اور سرشعر شعرا دست فکر نے شال سخن کو شکنجہ طبع مین لپیٹا اور کاغذ کے رومال پر گل بوٹہ مضمون کا کاڑھا عارف تجوید پر عارف طریق معرفت فکر کا مصارف صفحہ کاغذ نہین دو شالہ ہے شگوفہ مضامین سخن گل لالہ ہے

وخت رز سے کہو کہ آن ملے +	ورنہ عارف افیم کھا ویگا +
اس ابر مین بے ساقی دم جی پہ بنی ہی	ہر بوند کا کھانا مجھے ہیرے کی کنی سے

عالیجاہ تخلص پسر نواب نظام الملک بہادر صدف کا غذ مین گوہر مضمون سے پاور مضمون عالی جاہ کی چاہ مین بدام سے ناظم طبع کو نظام ملک سخن پر لا کلام سے حاکم سخن و سادہ کاغذ پر متمکن سے تو تخلیان مضامین کا مطیع ہونا ممکن سے امیر طبع کا تیز حکم سے پر ہر یک مضمون صم بکم سے

راتدن اشک سے آنکھین تری بہتی ہی	شاخ نرگس سی پانی سے ہری رہتی ہے

عارف تخلص میر عارف علی نام ساکن اودھ ایک عرصہ سے رونق افروز مراداباد عقل و شعور بحث علم عروض و قافیہ مین استاد شاگرد

غلام ہمدانی مصحفی اب ترک سخن کرکے عنان بارگی طبع طرف ساحت وعظ و
پند معطوف کے اور بجا آوری حکم احکم الحاکمین کیطرف طبیعت عالی بدل
مالوف کی عارف سخن حجرہ گزین عابد زاہد شب زندہ دار طبع عبادت
و زہد پر مجاہد سخن کیا ہے عین معرفت سے عبارت طبع کی یہ حقیقت ہے

رات ساری مجھے دونو کی تسلی مین کٹی | ہات دلپر سے اوٹھایا تو جگر پر رکھا
وہ ہوا گرد سے جب وقت شکار آلودہ | تیر خاکی ہے مژگان غبار آلودہ
ہاتھو نکلے چاک جیب تلک دست رس نہین | مین کسکے بس مین ہون کہ میرا کچھ بھی بس نہین

عاصی تخلص منشی امداد حسین نام عاصی انکے کلام سے بہرہ اندوز ہان
ہان لا کلام کلام انکا اب دلپذیر ہے

مین کس کس شعلہ رو کو یہ دل صد چاک دکھلاؤن | رہا تھا ایکدل سو جل گیا کیا خاک دکھلاون

عاجز تخلص الفت خان نام خورجہ کے ساکن سخن آنحضرت کا جوان خود مین
تحریر دیگر کیفیات سے قلم رہا عاجز ہیچ ہے کہ بہرحال ہر حال مین بندہ عاجز
کیا خوب نظم ہے جسکی شایستگی ہم بزم سے ہے

کیا ہوا گر چشم تر سے خون ٹپک کر رہ گیا | بادہ گلگون کا ساغر تھا جھلک کر رہ گیا

عاصی تخلص لا اعلم ساکن رامپور عاصی الضاحب کے اور معاملات سے
مجبور شاعر طبع عصیان شعار ہے خدا سے کریم غفار ہے تخلص عاصی
پر فکر بہت عاصی سخن کا زبان پر لانا کیا گناہ ہے شفیع عاصیان بروز
حشر پشت و پناہ ہے فکر سخن بہت خوب جس پر ہر یک طبع مرغوب

کھلا ہے گرمی سے نگہ کے وہ گل اندام | الہی یہ کیا لطف کی نازک بدنی ہے

عاقل تخلص عاقل شاہ نام وحشی صفت جریدہ انداز انکے اس شعر پر
عرصہ دراز سے دل شیفتہ بندہ کو اعزاز جب زبان پر آتا ہے تو عجب مزا
چکھا جاتا ہے جو عاقل ہے وہ اسطرح ناقل ہے درویش فکر بوریای
کاشانہ پر الہ ہو کہتا ہے غافل بھی عاقل عاقل شاہ کو کہتا ہے کیا خوب فرمایا

کیاتا در مضمون ہاتھ آیا

قید بھی یہان کچھ نہین او رچھوٹ بھی سکتی نہین ۔ واہ وا اس دام کو اور مرحبا صیاد کو

عاصمی تخلص لا اعلم از جمہور شعراے متقدمین مرد ذہین کلام بہت متین اور حال نامعلوم کیونکر دریافت ہو کیا معلوم کیا شستہ زبان ہے کیا رفتہ بیان ہے

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا ۔ ہزارون بلبلونکی فوج تھی اور شور تھا غل تھا
خزانکے دن جو دیکھا کچھ نتھا جز خار گلشن مین ۔ بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تھا

عاشق تخلص مہدی علیخان نام نبیرہ نواب علیم دان خان نکریان والا زینت کے خدمت شریف مین کمترین بندہ سید غلام قطب الدین متخلص بباطن مولف تذکرہ گلستان بیخزان بجواب تذکرہ گلشن بیخار التماس کرتا ہے کہ صاحب گلشن بیخار کا دل انواع انواع گل شاخ سخن تذکرہ مین معترض زبانسے کرتا ہے چنانچہ انصاحب کے باب مین یہ عبارت کہ مملو ہے اوپر صفت کاملہ اور اہانت شاقہ کی کس رعنائی کے ساتھ ذہن مین قیاس کرتا ہے اسقدر انصاحب کے تصنیفات سے ہے اسپر صاحب گلشن بیخار کی یہ بات ہے اعظم الدولہ گوید کہ تصنیفاتش قریب دو صد ہزار بیت بنظر راقم در آمدہ مشتمل بر سہ دیوان ریختہ و دو دیوان فارسی و حملہ حیدری و دیگر مثنویات انتہی کلامہ و آنچہ بار ابراے انجواب بدست آمدہ این بیت است که بناچار نوشت الخ الله اکبر صاحب گلشن بیخار اور اونکے اوستاد کو اتنا حسد اور ہر ایک شاعر سے ایسی جد و کد جس شخص نے تین دیوان ریختہ اور دو دیوان فارسی اور حملہ حیدری اور اور مثنویات تصنیف کین ایسے تیز طبع خوش فکر شخص کے نسبت صاحب گلشن بیخار نے یہ لغویات لکھی ہین یہ تو کسی بیعقل کی سمجھ مین بھی نہ آویگا جس شخص سے اتنی تصنیف ہے کہان تک اچھا نکلیگا اور کلام شیرین و نمکین ہوگا محض مدعی کی تحریف ہے

کہتے ہیں کہ ایک بیت بناچاری لکھی افسوس اونکی ایسی خواری لکھی سبحان اللہ
کیا دعوی ہے اور کیا بیان کچھہ اور رہے یا منہ میں زبان برا کہنا بھلا جانا
واہ کیا خوب تمنے یہ کسیکو برا کہکے اپنا دلشاد نہیں کیا ہر شاعر کی اہانت کرکے
دل خانہ خراب کو آباد نہیں کیا صریح برا کہتے ہو خوش رہتے ہو دردمند و غمگین
ولے بہ ویت کیسے آدمی اور کیسی آدمیت غیرت نہیں آتی تمہارا کیا سینہ کیسی
چھاتی غرض نظم پر انکا دل عاشق کلام عاشق سننے کے لائق بیان کیا
خوب گفتگو بہت مرغوب

ابر آتا ہے آفتاب چھپا + ساقیا مست شراب تاب چھپا

عاشق تخلص لاعلم ضروری اور دریافت حال سے عاجی بہرہ ہے
عاشقانہ کلام سے معشوقانہ انتقام ہے

فقط تو ہی نہ میرا او بت خونخوار دشمن ہے ترے کوچہ میں اپنا ہر در و دیوار دشمن ہے

عاشق تخلص لالہ رام سنگہ نام پہلے شاگرد غلام حسن تجلی بعدہ مشورہ
شاہ نصیر دہلوی عاشق سخن انکا معشوقان فکر کو خلوت کا غذ میں یون
آراستہ کرتا ہے صورت شاہد فکر کو مرقع قرطاس میں بہزاد طبع اس
نقشے سے پیراستہ کرتا ہے

حیرت زدہ میں دیکھوں ہوں یعنی ان کو بزم میں تصویر جیسے دیکھی ہے تصویر کی طرف

عاشق تخلص بخشی چھولا ناتھ نام پنڈت کلام عاشقانہ کی ہے حقیقت

قیس نادان سراسر نظر آیا مجھکو جا بیٹھے وحشت میں کیوں کوچہ دلدار کو چھوڑ

عاشق تخلص شیخ نبی بخش نام کہیں پور شیخ محمد صلاح مرحوم پنجابی الاصل
مولد و منشا جہد دہلی مفہوم شاگرد رشید بادی شعرا شاہجہان کے عاشق
و مبتلا مرد لطیف ظریف و حریف بذلہ سنج چست و طرار استوار استعداد فارسی
معقول علم عربی سے آگاہ صالح مزاج جودت طباعی چالاک گو ہر سخن پردار
صد باکتب تحت خامہ گذریں بخط عربی و فارسی لکھیں ظفر یابخان سے

سے بیلوی سے سوال و جواب بہ نظم و نثر اکثر بوجہ احسن رہا عرصہ قلیل ہوا کہ بمکان مقبرہ میر محمدی بیدار خفتہ بستر عدم پکڑا دندان فیل مشاعرہ ہوتا بزم یاران سخن سنج آراستہ محفل شعرائے خوش فکر پیراستہ تو فرزا تخلص شاگرد و مرشد شعرائے مباحثہ معقول رہا عاشق انداز معشوق پرست سے معاملہ گفتگو حصول رہا تہذیب طالبعلمان مدرسہ سرکار بہت پور انکو اغنیا بھی مباحثہ درس مین انکو باہم تکرار تھی سن بارہ سو تریسٹھ ہجریہ مین ترک روزگار کرکے حرمین شریفین کی زیارت کو گئے زیارت کیا بلکہ کونین کی حصول سعادت کو گئے اوسے سفر مبارک مین جہانسے سفر کیا بعد حصول شرف حج جہان گذرانسے درگذر کیا نازنینان مضمون کے عاشق مین اشعار انکے سننے کے لائق ہین بندہ شاگرد وہ اوستاد مین اور وہ دونو شاگرد استاد باہر اپنے ہادی شعر انظر جنکا کلام دلپذیر عدو کا سینہ سپر اونکی مصرعہ کے تیر کا مطبوعہ عدم مین دشمن نظیر کا واہ کیا خوش بیانی ہے جسکی بزم شعرا مین مدح خوانی ہے

اشک لخت دل سے دامن خوشنما ہوجائیگا
لعل گل اور موتیا کا حاشیہ ہوجائیگا

کان تک پہونچی گر اوس گل کی جانیکی خبر
ای صبا سنتے ہی دم میرا ہوا ہوجائیگا

مطرب خوش لہجہ کوئی راگ ایسے رنگ سے
محو سن عالم در و دیوار کا ہوجائیگا

منہ نہین کرتیکے ہرگز قند مصری کی طرف
لون کا بھی منہ مین گر آسرا ہوجائیگا

آپکے رخسار کا ہے باغ مین ہر گل غلام
کاکل پرخم کا بھی ہے دستۂ سنبل غلام

سرو اوس قد کے مقابل ہو تو جلوا ڈالون
دیکھے نرگس جو وہ چشم آنکھین نکلوا ڈالون

لال کر دکھلاون خون دل سے مژگان تو سہی
رشک شاخ گل کرون خار مغیلان تو سہی

آہ سوزان گر دہوئین سے سرو اور سنبل لگاون
لخت دل سے کردون صحرا کو گلستان تو سہی

جانان جانا تو بہت کتنے ہو پر جانا نہ جان
تھم گئے اور رہین ندیدہ وانجانان تو سہی

یون جنون سے اضطراب کچھ نشتر کے تلے
مضطرب ہو صید وحشی جیسے خنجر کے تلے

نہ لیتے صاحب گلشن بیخار فرماتے ہین کہ بین تمیز نیک و بد نہ کہتا تھا پس
وہ جوان تھے یہ سنچے تو اپنے زمانے آب میان مٹھو نے صاحب گلشن بیخار
کیے اور ہم بھی سیچے پس اب مطلب آتا ہون اور انکی نظم سناتا ہون

بدہواسی ہے یہان تک پونچنے کو اشک و	چشم کو مین بھول کر رکھتا ہون سرپر آستین

عجیب تخلص عبد الواسع نام یہ معبود سخن ہین سخن عبد ا کلام کیا خوب نظم ہے
جسکی مشتاق ساری بزم ہے

بجز رفاقت تنہائی آسرا نہ رہا +	سوا ہے بیکسی اب کوئی آشنا نہ رہا +

عبرت تخلص میر ضیاء الدین نام شاعر غرہ رفیع المقام قصہ پدماوت کا
شروع کرنا اپنے ذمہ لیا شاگرد نواب محبت خان معشوقہ سخن کو کس محبت
سے دل دیا جہان گذرانے گذرے مقام عبرت ہے انجام سوچنے والون کو
ایسے مقام مین آغاز سے حیرت ہے کیا فصاحت بیان ہے عبرت انگیز کیا
بلاغت لسان ہے فصاحت آمیز

بیتاب کوئی ستے نہین سیماب کی مانند	پر وہ بھی نہوگا دل بیتاب کے مانند

عزلت تخلص سید عبد الولی نام ایسا ارشاد کرتے ہین عزلت گزینان
سخن کا دل اسطرح شاد کرتے ہین

شکستہ گر ہوا دل اب نظر نکر مجھہ پہ	یہ ٹوٹے آئینہ مین منہ ترے بلا دیکھے

عزیز تخلص عزیز اللہ نام مرد ہر دل عزیز انکی طبع کو سخن گویون کی محفل عزیز
شاعر طبع صاحب تمیز جسکی ایسی تجویز

ایسے بیدرد سے کیون دلکو لگایا ہمنے	عشق مین جسکے کبھی چین نپایا ہمنے

عزیز تخلص لالہ شنبھو ناتھ نام دہلوی ہندو انکا شیوہ ہے کہ بعوض روپیہ
قرض دینے کے سود لیتے ہین فی زماننا بعضے مسلمان بھی لیتے دیتے ہین استغفر اللہ
ربی من کل ذنب واتوب الیہ انکے حق مین صاحب گلشن بیخار یہ عبارت تحریر
فرماتے ہین پھر وہی تقریر بدگوئی کی لاتے ہین عزیز تخلص شنبھو ناتھ از رباخواران

دہلی ہست از راست انپر سود دینے کی تخصیص کیونکر ہوئی اب یہ بدگوئی احباب یکسر ہوئی لیکن ایسی معاملہ مین نا بین انکی نزاع ہوئی ہو ہو دکل رہا خوار ہوا کرتی ہین انپر خصوصیت کیا جو ایسے دو ہی ہو الغیبۃ اشد من الزنا انہون نے غیبت کی انہون نے سود دکھایا بندے نے دونو کو برابر پایا بہرکیف یہ فکر

عزیز ہے جو مرد صاحب تمیز ہے

لیا دل یک نگہ مین دلربائی اسکو کہتے ہین	کیا بیگانہ سب سے آشنائی اسکو کہتے ہین

عزیز تخلص لالہ بہکاری لعل نام مرد خوش کلام شاعر عالی مقام حصول

معاش بے تلاش سخن مین ایسی تراش خراش

بات اب امتحان پہ آئی ++	قصہ کوتاہ جان پہ آئی ++

عزیز تخلص مہاراج سنگہ نام مرد عزیز دوست دشمن سے تمیز و بد انجام جنس سخن کیا چیز ہے کہ ہر خریدار کو بجان عزیز ہے انکے نظم کا یہ مضمون ہے

اور کیا بلاغت مشحون ہے

ضعف سے ہر رگ تن جسکا ہو تار بستر	کیونکہ بستر سے وہ بیمار اوٹھے اور بیٹھے

عسکری تخلص مرزا عسکری نام ایسا فرمایا زبان خامہ پر یون کلام آیا

کہنے کو ایدہر اودہر گئے ہم +	سے تیری طرف جدہر گئے ہم

عشق تخلص شیخ غلام محی الدین نام ساکن میرٹھ مبتلا بھی تخلص پایا افکار سخن سے بہت کچھ آمادہ کیا الہ آباد دیکھیے پھر مقام طول سخن آیا صاحب گلشن بیخار اس معاملہ مین یہ عبارت تحریر فرماتے ہین زبان خامہ کج بیان پر سنت ہے کہ ایسے لفظ لاتے ہین سے عشق تخلص غلام محی الدین کہ مبتلا ہم تخلص اوست از سکناے میرٹھ ہست صاحب تصانیف بسیار است اما بنظر یکی از دیوانش کہ از نظر گذشتہ و این ابیات ازان منتخب گشتہ شاید کہ آنہم قابل تماشا نباشد الخ جاے غور ہے یہ کیا طور ہے انکو ایک سے حد سے یہ وضع بہت بد ہے کہتے ہین اور فکر بھی قابل سیر نہین اس گفتگو کا

سر پیر نہین ہین کیسے عقلمند ہین علقمند کیا بیفایدہ خود پسند ہین جو نظم تحریر کی اوسکی یہ ہتک باقی کو بغیر دیکھے بہلا برا کہا بیدہڑک اسکے نزدیک جہا نہین بجز اون لوگون کے جنکی انہون نے تعریف کی کوئی نہین اچھا عاصی کی سمجھ یہہ کہ جو برا ہے وہ بھی اچھا تو پھر اچھا تو کہین اچھا شروع مین تعریف صریح اخیر کو ہجو قبیح عجیب قطع کے عزیز ہین کیونکر کہون کہ بدتمیز ہین باطن مطلب پر آپ نے عرض درمیان لا عشق ہے انکو سخن کے ناز نہین سے طبیعت ذکا اچھے اچھے مضمون لاتی ہے کہین نہ کہین سے

کہے ہے سنکے یہ وہ مبتلا کے قصہ کو
کہ خواب ناز کو تازہ یہ ایک فسانہ ہوا

بہر اگئی ہے اپنی تو آئینہ وار چشم
قسمت مین کسکے ہے ترا دیدار دیکھنا

شام کو عشق مجھے پھر بھی ہو ملنے کی امید
صبح پہلو سے مرے اوٹھ کے وہ مسرور گیا

وہان ہر سر فساد ہین رندان بادہ نوش
اے محتسب بچائیو میخانے کی طرف

تجھے اے ظالم ہر کیش کا فرکچہ نہ رحم آیا
ستمگر نا مسلمان سنگدل سب کچھ کہا ہے

دلکا تختہ ہے میرا جون گل کاغذ کا چمن
یان بہار ایک ہے جیتے جی مین خزان ہوتی ہے

عشاق تخلص لا اعلم قوم ہنود انکی طبع سے سخن کی ایسی بہبود کیا خوب بیان ہے طبیعت کا امتحان ہے

سبز سبز خط سے اور رہوا حسن یار کا
آخر خزان نے کچھ نہ اوکھاڑا بہار کا

عشق تخلص حکیم میر عزت اللہ خان نام دہلوی شاگرد ثنا اللہ خان فراق اپنے والد سے بھی استفادہ پایا اور مشتاق علم حکمت مین دستگاہ کامل طبیعت سخن شفا ہے مریض فکر شعر کیوا سطے شاغل عشق مین طاق ہین شہرہ آفاق ہین طب مین طبیب حاذق مطب کرنیکے لایق طبیب طبع کا نسخہ ہے مریضان شایق کے لیے لکھا ہے کہ یہہ دوا ہے

ہمارے سینہ پہ داغون سے ہے یہ گل کاری
کہ داغ داغ جسے دیکھے لالہ زار ہوا

عشق تخلص لا اعلم مرادآبادی حسن لعبت سخن سے باہم شادی کیا خوب

کلام کہہ گئے جو صفحۂ دہر پر رہ گئے

کوئی تو ہے گل چہرہ کوئی سرو روان ہے | دیکھا تو یہان ایک نہ ایک آفت جان ہے

عشق تخلص شاہ رکن الدین محمد نام وطن عظیم آباد توصل معشوقہ سخن ہے اس عاشق عشق پیشہ کا دل شاد عشق یہ رنگ لایا تو عاشق کیا زبان پر نام ننگ لایا

ترے عشقمین ہمنے کیا کیا نہ دیکھا | نہ دیکھا سو دیکھا جو دیکھا نہ دیکھا
ترے چین ابرو میرا غنچۂ دل | یہ عقدے ہین وہ جنکو کہلتا نہ دیکھا

عشرت تخلص میر غلام علی نام بریلوی شاگرد مرزا علی لطف قصیدہ بادو تمام کیا ہوا انکا ہے ساحی ناچار ہے یہ جب کسیکی نسبت فتانت کرتے ہین تو ایسا جواب زبان قلم باطن سے خواہ نخواہ تردید کلام صاحب گلشن بیخار سے عشرت کیطرف انکا ایما ہے تو اس عبارت کو لکھا ہے "عشرت تخلص میر غلام علی از سکنائے بریلی است فن شعر از مرزا علی لطف کہ وے از تلامذہ مرزا رفیع السودا است گرفتہ صاحب دیوان است ملاحظہ شد اما باشعار یکہ بچشم وگوش رسیدہ پیدا است کہ بجائے نرسیدہ ودراست الخ" یہہ فقرہ اخیر جو لکھا ہے اس سے ثابت کرتے ہین کہ کچھ فکر سخن مین کامل نتھی واضح ہو کہ برا کہنے والے صاحب ساحی کی فہم ناقص کے نزدیک خود عاقل نتھے ہر ایک کو جا نکر طعن کرنا اور پھر الگ ہو کر اپنے کو اچھا بیان کرنا بعید از انسانیت ہے خارج از آدمیت ہے مشار الیہ کے نزدیک تو سوا ے اپنے اوستاد اور ہمچشمون اپنے کے کوئی اچھا نہین اور دانایان رموز اخلاق کی فہم مین جو کوئی کسیکو برا کہے وہی اچھا نہین عشرت کا کلام با فرحت ہے جسکے رشک سے عدو کو عسرت ہے کیا تحریر ہے اور کیسی تقریر ہے

بسان جام خالی پھوڑ ڈالون چشم پر خونکو | نہ دیکھون گر صراحی دار اوس مخمور کی گردن

قاصد اگرچہ میری بھی تحریر شرط ہے	لیکن مزاج پائے تو تقریر شرط ہے
تدبیر پیش چلتی نہیں ہے کسیطرح	عشرت ہر ایک کام میں تقدیر شرط ہے
تا مرگ زندگی میں ہجران کے غم اوٹھائیے	بالین پہ میرے جانان انسے تم نہ آئیے
اے رشک گل کہوں کیا داغ الم تیرے	اس دل جلے کے تن پہ کیا کیا نہ گل کھلائے
وہ رشک گل نہ آیا منت ہوئی نہ پوری	بلبل کے قبر پر بھی ہر صبح گل چڑہائے
وہ شمع بزم خوبان آیا نہ میرے ور تک	پروانے کے لحد پر اکہون دیے جلائے
ناحق کیطرح عشرت مجکو بھی ہاے مروڑی	تا از لحم برآید مستانہ ہاے ہاے

عظیم تخلص مرزا عظیم بیگ نام اصل انکی توران مولد مقام دہلی شاگرد شاہ حاتم خوش بیان انکے باب میں صاحب گلشن بیخار کی کیا عبارت ہے جواب زبان کلک باطن کی طرف سے عظیم ندامت ہے نثر انکی تریاک زہر آمیز عبارت شکر نمک آمیختہ شور انگیز ملاحظہ فرمانے کا مقام انصاف جسکا انجام ہے سہ عظیم تخلص مرزا عظیم بیگ نژادش از توران دیار الست و مولد و منشا ایشان این شہر خلد آثار از تلامذہ شاہ حاتم غرور شاعری بسیار لیکن طبع ہموار داشتہ در جواب اعتراض انشاء اللہ خان کہ در مشاعرہ مرزا مینڈھو خلف نواب شجاع الدولہ مرحوم بعلت انتقال از بحر ہزج بہ بحر رمل لغزش یافت تاہم بازی معارض شدہ بود مخمسے موزون موزون نمودہ خلاف این ابیات او راست الخ اس تحریر کو دیکھیے کہ لکھنے میں خود ادر بیان واقع تقریباً تا کسیطرح کسیکا قصور رعشہ ثابت نہو معاذ اللہ رب العزت ان ان پردہ دری کی تمازی و دراندازی سے بچائے کیا شان باری ہے کہ ہرگز بخشیدہ پوشی اظہار عیب کا خیال بھی نہ آئے حق تعالی مے بیند و می پوشد ہمسایہ نمے بیند و مے خروشد الفاظ غرور شاعری بسیار لیکن طبع ہموار اور انتقال از بحر ہزج طرف بحر رمل اور مخمسے موزون موزون نمودہ کو ملاحظہ فرمائیے کیا پہلو سے نقص کا ٹال لگاتے ہین سخن الکا صفحۂ کاغذ

یون عزم کرتا ہے جی چاہتا ہے کہ سنائے مضمون عظیم الشان ہے قابل بیان ہے

سوزش سے مری بسکہ ہوئی منفعل آتش	شیشہ مین شراب سے ہوئی مضمحل آتش
بھڑکا ہی دیا آہ نے دامان شفق کو	ایچرخ ستایا کہ لگی متصل آتش
چھپتا ہے کوئی شمع صفت سوز دل اپنا	سر کاٹو اگر تو ہو نمودار گلی سے
جلتی ہے شرح سوز میری زبان تلک	ہر دم ملے ہے لیے جو سیاہی دوات سے

عظمت تخلص میر عظمت اللہ نام بریلوی طفولیت مین آب و خور قسمت بلخ و کشمیر و بخارا لیگیا اب دہلی مین مقیم بعظمت و حشمت بلند ہمت فکر نیک اسلوب شاگرد مومن خان ایسا فرمایا

نام عظمت سے نہ شوکت نہ شکوہ	ایسا ہی اس نام سے گھبراتا ہون

عنایت تخلص عنایت علی خان نام چھوٹے بھائی عباس علیخان بیتا کے نگر فارسی مین شیخ امام بخش صہبائی سے جام مراد سخن پر از کی تاب زبان ریختہ مین امیر حسن تسکین سے تسکین طبع کی مہربان سخن انکا دوستان شائقین پر کرتا ہے عنایت کا خطاب سخن کی انکی طبیعت پر عنایت ہے شاہد مضمون کی اسطرح ہدایت ہے

مین اوسکے دوش سے محفل مین لگ کر بیٹھ لیا	تو یہ بھی دیکھکر اغیار نہ بچیا نہ اوسکے

علی تخلص مرزا علی قلی نام ساکن شاہجہان آباد اسکے سخن سے سامعین کا دل شاد سخن اعلی ہے مضمون کا القاب معلے ہے مضمون علے ہذا القیاس سے فزین چہرہ صفحہ قرطاس

جدائی مین تری ہم کیا کہین کسطرح جلتے ہین	بجائے مو بدن سے آگ کے شعلے نکلتے ہین

عیش تخلص مرزا حسین رضا نام زانوا دب کا آگے ملوک الشعرا کے تہ کیا ریخ طبع بستر کاغذ پر بعیش مبدل ہوا انکو گرہ کیا شاہد مضمون سے عیش ہے رقیب زبون کو طیش سے عیاش فکر کا کلام ہے عیش

ہر دم کام ہے

وہ اگر اسکے پشت بام کہین + مین بھی کرلون اوسے سلام کہین

علیؔ تخلص محمد علیخان نام مسکن مرادآباد سخن سے انکی نظم انسے شاد اور حال جو معلوم نہین تو بندے سے کیا مرقوم نہین کیا زبان و کام ہے کتنا خوب کلام ہے

دہیان مین لاتے ہین جب اوبہری کیسیکی گات ہم | مارتے ہین تب ہین چہاتی پہ اپنے ہات ہم

عیاشؔ تخلص لالہ خیالی رام نام دہلوی تلمیذ پذیر شاہ نصیر عیاش طبع یاران ہمنشین سے رندانہ تقریر عیاش کو شاہد طبع سے عیش و آرام ہے آرام و عیش معشوق فکر سے مدام ہے طرف سخن خیال کیا تو مضمون کا یہ حال کیا

جام ہے ہاتھ مین اور شیشہ ہے زیر بغل | نہین عیاش کو اب بزم خرابات سے چہوٹ

عیاشؔ تخلص میر یعقوب نام لکھنوی مرثیہ گو عیاش سخن عروس مضمون سے بستر کاغذ پر روبرو شاہد مدعا کی جستجو تو تصور مین یہ گفتگو

خنجر بیداد کو سنگ فسان پر تیز کر | وقت قتل اتنا ترحم مجہپہ اے خونریز کر

عیشیؔ تخلص طالب علیخان نام ساکن اسکے لکھنو ہے ہین فارسی مین شجر مصرعہ قتیل کے شہید یعنے نظم و نسق سخن مین شاگرد رشید اردو مین میان مصحفی صاحب انکے محافظ صورت سخن کہو نکر نہ حفظ ہو ایسے جنکے محافظ دونو زبانو خوب فرماتے ہین کیا کیا مضامین دلکش لاتے ہین عیشی کا کلام عیسی دم ہے جس سے زندگی مضمون کی ہر قدم ہے

دلگرفتہ ہون کہ دلگا ہوکے مین آزاد کیا | مجکو یکسان ہے چمن کیا خانۂ صیاد کیا
زخم کاری جسم پر کشتو کے جان تازہ ہے | آبحیوان مین بجہا تہا خنجر جلاد کیا
کون پابند جنون فصل بہاران مین نہ تہا | اس برس ننگ جوانی تہا جو زندان مین تہا
لیچلے ہم یہ کف آبلہ دار آخر کار | خار بہی اپنے نصیبو نکا بیابان مین تہا

مین نے عیشی سے جو پوچھا دل پر خون کا حال
دل بسکہ ضعیف و ناتوان ہے +
ہر دیدۂ نم مین جوش یم ہے +
افسانۂ سوز و ساز عیشی ++

اک صراحی مے گلگون کی بھری دکھلادے
تن پہ مرے جان بھی گران ہے
ہر نالۂ دل شرر فشان ہے +
گر سنیے تو گرم داستان ہے

عیشی تخلص لالہ سندر لال صاحب نام ساکن کول ہنگام ورود کول بندے سے ملاقات ہوئی تھی جوان سیہ فام چیچک رو بابت فکر سخن عاصی سے
ہر ایک قسم کی بات ہوئی تھی کلام خوب طبع کا مرغوب

وضع وحشت کی تمہارے ہی تو گھر سے نکلی | چاک دل تمسے ہوا چاک گریبان ہم سے

عاجز تخلص میر فیض علی نام متوطن کول انکے بھی شاعر طبع کے سنا تا ہون دو بول اور حقیقت سے بندہ عاجز و ناچار ہے ہر چند تلاش مین جبر کیا پر بے اختیار ہے نظم جو یہ زبان پر لایا محک امتحان پر لایا

مین وہ شہید ہوان کہ شفق کہتے ہین جسے | تہ کر کے آسمان نے رکھا ہے کفن میرا

عاصی تخلص نواب غلام حسین خان نام کولوی طبیعت اچھی فکر مضمون بہت خاصے عاشق سخن عصیان شعار ہے دیدہ شاہد مضمون کا گنہگار ہے بخشش کا امیدوار ہے لب پر یہ شعر بار بار ہے

کل شب وصل مین عقدہ یہ کھلا مرگ کے بعد | دل سمجھتے تھے جسے ہم سو وہ پیکان نکلا

عاصی تخلص منشی صدر الدین نام مختار دہلی کے ساکن فکر سخن سے مزاج طبع رنگین مطمئن شعر کہنا گناہ نہین اگر گناہ ہے تو کون عذر خواہ نہین فکر عاصی بہت خاصی

جہان مین یہ ملی کیمیا ہمین عاصی | کہ خاک ہنکے رہی اپنے کوی یار مین روح

عیار تخلص دلدار علی نام وطن بدایون ہوا استاد انکے میان ظہور اللہ خان نوا اگرچہ دلدار ہے پر مرد عیار ہے دلدار ہے نہ عیار ہے شاعر خوش گفتار ہے نے سخن کے نوا کا ظہور ہے نوا کیا شور نشور ہے

غم و اندوہ و یاس و حسرت کی
آمد آمد تھی باری باری رات

آنسو جاری تھے میرے چشموں سے
ایسے جاری تھا جاری جاری رات

کاٹے نگہ تیز سے ان آنکھوں کو جالے
بگڑی ہوئی نظر وہ لسے بنا جاتے ہو آنکھیں

ظاہر میں تو نظر نہیں چھپتیں کہو سے تیمار
چھپ چھپ کے رقیبوں سے لڑا جاتی ہو آنکھیں

ترے وصل کی لہر آئی ہے دل میں
یہ قطرہ بھی دریا ہوا چاہتا ہے

ہے جان طپان مثل سیماب مضطر
یہ دل پارہ پارہ ہوا چاہتا ہے

آنکھیں پتھرا گئیں ہو ہو کے سفید
رات بھر گئے روتے روتے

عظیم تخلص لا اعلم سخن انکا عظیم الشان ہے جسکا صفحہ کاغذ پہ ایسا بیان
سے خاصا کہا جو کچھ کہا اچھا کہا

کچھ نگہ میں نہیں آتا ہے بجز جلوۂ یار
جبکہ ہم دل میں عظیم اپنے نظر کرتے ہیں

عارف تخلص نواب زین العابدین نام خواہرزادے اور شاگرد
مرزا اسد انکے عارف سخن کو حجرۂ کاغذ میں عابدان مضمون سے
یوں جد و کد

دلیں اوتر گئے پہ نہیں دل کو کچھ گزند
کیا یہ نیام ہے ترے تیغ نگاہ کا

اللہ ری شعلہ خیزی آہ شرر فشان
شکوہ نہیں رہا مجھے روز سیاہ کا

شوخی وہ بھری ہے کہ ذرا حیا نہیں باقی
دشوار ہے آنا ترے آنکھوں میں حیا کا

روز شب فراق کا کیا پوچھنا کہوں
اسکی نہیں ہے شام تو اسکی سحر نہیں

بل کر کمان بھڑک مری نکلی ہے سینہ سے
تنگ اسقدر قفس ہے کہ ہل سکتے پر نہیں

عارف سے اسقدر تمہیں کیوں احتراز ہے
گر متقی نہیں ہے تو بدکار بھی نہیں

یوسف تخلص یوسف علی خان نام شائقین یوسف سخن مثل زلیخا شیدا
ہر ایک عزیز مشتاق وصل کلام ہو کر مانند یعقوب نالہ افزا کاروان طبع
یوسف مضمون چاہ فکر سے نکالتا ہے برادران حاسد گرگ سیرت کو
خاک ندامت میں اس نمط ڈالتا ہے ان عزیز کا سخن گویا نظم زلیخای جامی

عاجز تخلص لالہ پیارے لال نام قوم کایتھ وطن قدیم بزرگان شاہجہان آباد اب گردش زمانہ سے چلکر کہا کہ نگینہ دہام پور علاقہ ضلع مرادآباد سے جد بزرگوار انکی جد دہلی مقام ممتاز گنج عرف تاج گنج محلہ بیگ ٹولہ مین آباد اور یہ ابتداے سن شعور سے اکثر اضلاع سہارنپور اور میرٹھ مین مقیم رہے علم عربی و فارسی تحصیل کیا اور شیخ مہدی علی ذکی سے کہ شاعر مشہور و ذکی الطبع ہین ندیم رہے فن شعر مین اصلاح پاکر مشاعرات ضلع سہارنپور و شاہجہان آباد اور میرٹھ اور جد دہلی مین چاشنی مائدہ سخن سے کام و دہان شیرین کیا صاحب دیوان ہین زبان بھاکا مین اکثر دوہرے اور کبت وغیرہ انکے طبع زاد اب بندے کو از راہ بندہ نوازی بنظر اوستادان اپنے یقین کیا بندہ سخن عاجز بے اختیار فکر کا آقا حاکم و خود مختار سخن کا مزا بات مین ہے متانت ہر نکات مین ہے

آتش حسن گل ہے بدن سرخ ترا
خاک ممنون ہو گا قرچین سرخ ترا

پھر آشنائے مشاطہ کی ضرورت کیا
نہو جو تجھین حایل حجاب کا دریا

خال لب و ذقن نے کس کو ایمان چھوڑا
یہ وہ ہندو ہے کیکو نہ مسلمان چھوڑا

نمک حلال ہے حسن ملیح کی ہے یہ شرط
دہان زخم کبھی خندہ نگار کی بات

دست و پا فرزدہ آہ مین ترے پھول گئے
یان تلک پانوں مین اپنے نہ سمائی زنجیر

شوق مصافحت مین ترے جس نے جان دی
مرقد مین کیا عجب ہے نکالے کفن سے ہاتھ

خود آرائی ہے تیری باعث آشوب نظارہ
کہ عکس رنگ عارض سرخی چشم تجمل ہے

حرف الغین

غالب تخلص نجم الدولہ نام بہادر بیگ خان انکے عرائس فکر کا بلیغانہ مین شور ہے ابکار پارس سے قند آمیز نبات بیز باہم شکر خورہے مجالس مشاعرہ سے از بس شوق تھا تماشاے ارباب نشاط کا بھی ذوق تھا ہنگام اہتمام بزم مشاعرہ شروع جلوہ مہ جبینان خوش آہنگ سے

عاقی نہین غالباً جو کسی سے مقابلہ ہو تو حاکمان محکمہ شعر کے روبرو
معاملہ ہو بندے کے والد مرحوم سے کمال ملاقات تھی اور از حد اتحاد
کی بات تھی انتخاب زمان مین یکہ دوران ہین جسطرف طبیعت آئی
اوسیکی خاک اوڑائی چنانچہ دختر رز سے جو تاک لگائی تو وہ ظرف پیدا کیا
کہ مینائے گردون مین شراب شفق تاصبح آفتاب بادب پیشکش لایا اور
قمار بازی پر جو دھیان کیا تو وہ چھکے جواری ہوئی کہ ہر بساط اور بکہ
داون کہانے لگے ایسا کمال پایا شعر کمقدر انکا کبھی کسیکی زبانی سنتا تھا
نہ اپنی آنکھ سے دیکھا لفاظی اور جودت زبان فیض ترجمان سے عیان
ہے کلام شیرین وصف سرمہ چشم فرہاد مین جس نے حلاوت سخن
اور گلوگیری سرمہ سے یارائے صفت شعر نہ ہا گویا کہ وقت امتحان ہجے
کثرت عداوت سے ہونٹ چپک گئے سرمہ کی خاصیت سے زبان سیہ
گولال ہوئی عدو تھک گئے جو شخص اونکے کلام سے بہرہ ور ہوا بیساختہ
آفرین اور سبحان اللہ اوسکی زبان پر ہوا چونکہ یارائے کام و دہان نہین
کہ منزل وصف مین قدم سرکرے لہذا راقم لجام توسن سبک تک کا
سوئے بادیہ مطلب پھیرے اب یہ دہلی والے ہین اور بڑے ارادے
والے ہین شاید قدیم کی نظم و نثر کو خفیف جانتے ہین غرور کی راہ جا
سو فرمائین پر دلین تو اونکا لوہا مانتے ہین دہلی والے صاحب کسیکو اپنے
روبرو خاطر مین نہین لاتے مارے خودی و تبختر کے چہین چھوٹے نہین ہاتی
پر جب کسی سے مقابلہ ہو تو دم بھر مین فیصلہ ہوا انکو شراب و کباب ہے کچھ
خلاف شرع کا حجاب چاہیے روز بیچے نام سے انہین کیا کام تذکرہ انکا
مرحوم سالار اصحاب تذکرہ کی تحریر دیکھی اور اونکی تقریر دیکھی یا غرضیکہ
ہین اپنے نزدیک گنتے دور ہین یاران صحبت اونسے زیادہ عزیز ہین کیونکہ
ہین گویا اونکے یار خوشامد کے زر خرید ہین دہلی والے صاحب اپنے تذکرہ کسی

جو عبارت رکھتے ہین متاع خیریت شعراے ماضی و حال و منصف کو
غارت رکھتے ہین ہین ہین باطن کہ ہر گیا جو شمین پہر گیا خبردار ہوشیار
انکے اسد کا کنجِ مضمون پہ غلبہ ہے خمسہ انکا شعر کا پنجہ ہے دیوان فارسی
ضخیم ہے نگار دو کا دیوان مانند آمدنامہ قلیل و قدیم ہے اسد فلکبیان
کا عندیہ مین گوکار تا ہے رو باہ مضامین کو ناحق جان سے مارتا ہے

دوست غمخواری مین میری سعی فرماوینگے کیا — زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آوینگے کیا
بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک — ہم کہینگے حالِ دل اور آپ فرماوینگے کیا
جراحت تحفہ الماس ارمغان داغ جگر ہدیہ — مبارکباد اسد غمخوار جانِ دردمند آیا
کاو کاوِ سخت جانی ہاے تنہائی نپوچھہ — صبح کرنا شام کا لانا ہے جوے شیر کا
دریاے معاصی تنک آبے سے ہوا خشک — میرا سرِ دامن بھی ابھی تر نہوا تھا
بوے گل نالۂ دل دودِ چراغِ محفل — جو تری بزم سے نکلا سو پریشان نکلا
نغمہ ہاے غم کو بھی اے دل غنیمت جانیے — بے صدا ہو جائیگا یہ سازِ ہستی ایکدن
اسد زندانیِ تاثیرِ الفت ہاے خوبان ہون — خمِ دستِ نوازش ہو گیا ہے طوقِ گردن مین
کم نہین وہ بھی خرابی مین پہ وسعت معلوم — دشت مین ہے مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہین
دلسے تری نگاہ جگر تک اوتر گئی — دونو کو اک ادا مین رضامند کر گئی
نظارہ نے بھی کام کیا وہان نقاب کا — مستی سے ہر نگہ تری رخ پر بکھر گئی +
یک نظر بیش نہین فرصتِ ہستی غافل — گرمیِ بزم ہے اک رقصِ شرر ہونے تک
دام ہر موج مین ہے حلقۂ صد کامِ نہنگ — دیکھین کیا گذرے ہے قطرہ پہ گہر ہونے تک
غمِ ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج — شمع ہر رنگ مین جلتی ہے سحر ہونے تک

غضنفر تخلص غضنفر علیخان لکھنوی شاگرد جرأت عدوے ناہنجار کہ
جسکے کلام سے کمال حسرت صاحب گلشن بیخار ہر [illegible]
خود فروشی و خودستائی کو کام فرماتے ہین اور عبث ہر ایک شخص کو اپنی
کتاب مین عیب لگاتے ہین غضنفر تخلص غضنفر علی خان نبیرہ

غلام حسین کروڑہ ساکن لکھنؤ از شاگردان جرأت است ارباب تذکرہ نوشتہ اند کہ از ہمہ شاگردانش ممتاز است و فقیر شعری ندیدم کہ نظر بر ہمینی باید پذیرفت الا بیت اول باندازہ وست از دست الخ الحاصل بقول اسکے اصحاب تذکرہ نے سب شاگردون کی نسبت ممتاز لکھا تو باوصف ممتاز ہونے کے انہون نے کوئی شعر مطابق اوس سخن کے نہ کہا اسمین اہانت شاگرد اوستاد کی پائی گئی یہ کیسے اوستاد و تھے کہ ایسے شاگرد کے سخن کی یہ صورت دکھائی گئی تو اور شاگرد کس شمار مین ہین وہ تو بڑے ہزار مین ہین واہ حضرت خوب لوگون کو بدنام کیا تذکرہ کیا لکھا کہ خلق کے حلق پر تمہارے قلم نے خنجر کا کام کیا صاحب غور کا مقام ہے انکی عبارت کے مضمون کا کیا انجام ہے خیر خامہ فکر انکا دلیر ہے ترکیب بندش سے مضمون اگر دو باہ ہے تو شیر ہے ✢

کہتا تھا اس حریف کو کل وہ سنا سنا	کر دے کوئی معاف کسی کا کہا سنا
تصویر سی ہوا وسکے وہ بد وہم	کیا کرتے ہین پہرون گفتگو ہم
کبھی دیکھی جو گل تصویر مجنون	تو گویا بیٹھے ہین لب ہو بہو ہم
لایا یوسف کا مصور جو دکھانے نقشہ	لگی اوس نقشہ سے وہ اپنا ملانے نقشہ

نمازی تخلص لا اعلم بہ شہید نمازی سخن ساکن ملک مشہور دکن اور حال معلوم نہین جو دفتر مین مرقوم نہین نمازی مضمون معرکۂ شعرا مین صف آرا ہے

شہید تیغ تبسم شاہدان معنی ہے خدا آرا ہے ✢

نہین مژدہ ہی دیوانو مگر پھر بہار آئی	کہ بوئی گل سحر دوش ہوا اوپر سوار آئی

غلامی تخلص شاہ غلام محمد نام لطیف ان میان کا کلام ایسا ارشاد ہے جسکی یہ بنیاد ہے

کل جسکی نظر تیر سی گذری میری دل سے	پھر آج وہی دور سے قاتل نظر آیا

غلام تخلص راجہ گوپال ناتھ نام واہ واہ کیا سخن اور کیا کلام بندہ ان میان سخن کا غلام ہے سردار کلاسون کا انکا کلام ہے سخن کا راجہ سمند کاغذ پر حکمرانی کرتا ہے رعایاء مضامین عالی کے مملکۂ قرطاس مین اس طرح نگہبانی کرتا ہے ✢

جو ہم بستر کبھو ہم ہوں غلام اوس خوش صورت کے	نہ لیوین وہ لیکن تا روز قیامت دوسری کروٹ

غافل تخلص لالہ سجتاور سنگہ حساب دان عطارد سخن انکا منشی دفتر فنا سی کچہری کاغذین خوش بیان محاسبان سابق سخن بکر و بر و حساب ہی ہندسہ مضمون معانی کی یہ کتاب ہے

وصف کرتا ہے اون لبوں کا جب	غافل اوسوقت لعل ڈوگتا ہے

غافل تخلص راجہ سجتاور سنگہ نام مراد آبادی عرصہ دراز تک جلد دہلی مین قیام پذیر بارہا محفل مشاعرہ مہاراجہ تشریف لاتے غزلیات طرح وغیرہ کی سامعین کی روبرو توقیر اکثر شائقین کو اونسی مشورہ تھا اونکے زبانوں پر انہین کا تذکرہ تھا عاصی پہ نظر عنایت تھی بدرجہ شفقت تھی عکس تخلص فکر شعر کا انداز غافل نام ہوشیار باز ایام قریب گذرے کہ اس جہان سے گذرے مرد تجرد پیشہ آب و نان سے گذری غالبا دولت کیمیا کی بدولت بی اندیشہ تھے شعرگوئی مین صاحب فکر و حاکم پیشہ تھے اب قول غافل کا بیان ہی ہوشیارون کا اوسپر کان ہے ؞

معاف کر تا کل مجھپہ وہ تلوار اسکے ہاتھ	اوٹھے کی کبھی نہ کسی نے میری خونخواری کا ہاتھ
چھپ گیا غنچۂ خورشید تہ دامن ابر	دیکھ منہ دی رہی اوس شوخ ستمگار کی ہاتھ
قتل کرتا بھی ہے اور کہتا ہے فریاد نکر	یہ ستم ہمپہ نیا اوستم ایجاد نکر
چمن کوچۂ جانان سے یہ کیا آتی ہے	ناز کرتی ہوئی جو باد صبا آتی ہے
تار گیسو مین اولجھتا ہی شام سے دل	رات کیا آتی ہے ایک سر پہ بلا آتی ہے
مجھسا ہوگا نکوئی اہل وفا ای غافل	کر سیر کی خاک سے بھی بوی وفا آتی ہے

غربت تخلص لالا علم خانہ غریب الوطن سے ہرچند غربت اختیار کی لیکن منزل مقصود اسم و رسم کو نہ پہونچا ساز سخن رہروان طریق نکتہ سنجی سے سبیل کاغذین باین شوخی گفتگو کرتی آیا کہ باز ادراہ لایا کس توشہ پر سفر و سا کرنے پایا

کچھ چھپا سمجھ چھپا لیک نہ چھپا غم عشق	ہمسو غربت کی اسی بات کو دیوانہ ہین

غمگین تخلص میر سید علی نام جگر بند میر سید محمد مرحوم دہلی انکا مسکن بہمہ صفت موصوف فکر شعر کیا موقوف مین و ذہین اب انکا کون ہمقدم گوالیار مقام

تناسل مضمون کو سلک گہر میں فتح ❖

تیرا منہ دیکھ بلبل پھول سے بیزار ہو جائے | اگر گل تجھ تلک پہونچے گلے کا ہار ہو جائے

غریق تخلص لا اعلم دریائے متلاطم تلاش کا ہر چند آشنا ہوا مگر گوہر مقصود حال کف مراد کے ہات نہ آیا ناچار زورق خاطر کو ساحل تحمل پر لنگر کیا غریق لجہ سخن کے دل نے تحریر یہ شعر کیا

وہ گرم ہے ہڈی میری پاس آ کے نہ چکھیگی | اتنا تو نہیں دیکھتا مقدور ہما کا

غمگین تخلص میر عبد اللہ نام خلف میر حسین تسکین فکر سخن سے دل غمگین کو چین تسکین فکر غمگین سے سامعین کا دل خوش ہوا خوشی و مسرت فی چمن گہر کیا یہ غمنامہ غمگین الم ناک ہے شکل صفحہ کاغذ گویا بستر بزم عزا کی خاک ہے

کی ہے مٹی عزیزوں نے خراب | ہائے لا کر خانۂ غمخوار سے

حرف الفا

فدا ۴۲ تخلص سید محمد علی نام عرف فدا شاہ ساکن بہار متعلقہ سہارنپور سیاحی پیشہ فضل الٰہی سے خوف عقبیٰ دل کے اندر حرص دنیا باہر کر کے مجردانہ رہے اور بے اندیشہ صاحب گلشن بیخار بڑے شوخ چشم آدمی ہیں آپ الگ ہو کر انکے معاملہ میں دوسرے کو بھی برا اگر برا کہتے ہیں یا صحیح ہو عاصی کے ذہن میں بسبب عادت مزاج انکے خیال ہوا جو کہ سبب عبارت طول تقریر کے باعث فقط انتہا عرض کرتا ہوں یہ کیا کہتے ہیں سہ عزیزی حکایت کند کہ بہین تقریب رو باین مصر ہم کردہ مردی بود خوش اختلاط بذلہ سنج ا ز فدایان فن شعر ابیات تر و خشک از طبعش می تراوید احباب بنظر الفت زیادہ از اندازہ سے ستودندش عاقبت مائل ہزل گشت الخ انکا مزاج چاہیے سو کہیں بندہ تو بھی عرض کرتا ہے سبحان اللہ کیا خوش مزاج تھے کہ اصحاب صحبت کی خاطر شکنی نہ کرتے بلکہ خوش مائل ابتہاج تھے پر صاحب گلشن بیخار نے انکو بیراکہے بغیر چھوڑا عیب گوئی سے منہ نہ موڑا آخر کردنے خوش آمدنی

پیش کر کرد کہ نہایت خراب شد ہر کہ ہر تا قت بہر حال جملہ طبیعت کا عقدہ شد سخن پر فدا محلہ کا نذ مین شائقین کی صورت تو لشی بعولت سوال کرتا

اوس سحر مین اور مجھسے رہ باہم رہا — ایک مدت تک یہی شغل رہا
جس نے کہا اے تیر مژگان کا — اوسکے نزدیک جیا نش سے نکالا

فارغ تخلص میر احمد خان نام مجسمہ انداز ہمایون اطوار نیک سرشت خوبصورت حیا ور ز امور دنیوی سے فارغ اور بیکا ز لطف سخن سے اولجھا ڈسے بال بال مین پیچ تاو سے ✦

کیا چین سے جا قبر مین آرام کرون گا — دم بھر بھی اگر سوت ہی وہ پیشتر آسے گ
اپنی دیوانگی تو شوق گرفتاری تو دیکھ — پاؤن مڑ کر بھی نہ نکلے قفانہ زنجیر سے

فائیز تخلص لا اعلم نہ انکے اسم کی خبر نہ رسم سے خبر و بہرہ در سکر سخن سے فائیز ہے تو اوسکا بیان جائیز ہے کیا نگارش ہے جسکی یہ ترا وش ہے

کل ملے گا وہ سکلے غیر ونگی یہ آیا جو دھیان — بس ہلال عید ہمکو نیش عقرب ہو گیا

فارغ تخلص لا اعلم معلوم نہین ان صاحب کا کیا نام ہے اور کیا آغاز و انجام ہے جب اس سے فارغ البال ہوا تب تحریر نظم کا خیال ہوا لطف لعبت سخن مین دل کو لٹکا یا طرہ مشک فام معشوقہ مضمون مین جی اولجھایا ✦

قطرۂ اشک جو نکلا سو وہ گوہر نکلا — بعد مدت کے میرے چشم کا جوہر نکلا

فارغ تخلص لالہ بال مکند نام بریلوی شاگرد شاہ حاتم سخن سے انکو کمال محبت بلکہ سخن مجسم گنج سخن سے فراغت قصہ مضمون قابل سماعت

دور سے دیکھ تجھے چین بچین ہوتا ہے — تاکہ کچھ کہہ نہ سکون بلکہ ہر رو کہائی تیری

فارغ تخلص فارغ شاہ نام بریلوی عین شباب مین اُنس دنیا چھوڑ کر الفت عشقی اختیار کی قصبہ خورجہ مسکن اپنا بنایا صاحب باطن رہ رفتہ رفتہ جذب وسلوک درویش سخن نے حالت جذب فکر شعر مین بو یرانہ کا نعرہ اللہ کی پکار کی شعر مین داد خواہی کا یہ حال ہے گویا درویش کی صورت سوال ہے

ممکن نہین جو حرف قضا ہو جبین سے دور — جب نقش ہو چکا نہین ہوتا نگین سے دور

فدا تخلص میر عبد الصمد نام دہلی سکونت کا مقام شاہد سخن پہ فدا معشوق مضمون کی مبتلا ایسی تقدیر جسکی یہ تحریر

جو درد دل کا لکھون یار کو مین لے کاغذ — تو اشک بیان تلک اڈہ کہ یہ جلے کاغذ

فدا تخلص مرزا عظیم بیگ نام سوداگر اپنے تجار فکر متاع سخن کا سوداگر فدا کی دیکھی اداکر ادا سے سخن پہ یون فدا

یار گوشہ مین ہے اور عاشق سے مایوسی ہے — نقش پا تک بھی میری درپئے جاسوسی ہے

فدا تخلص فدا حسین خان نام مغل زادہ اور شاگرد ممنون تا تیا غلام ہمدانی مصحفی سے مضمون انکی کیا کہتے ہین جو کچھ کہتے ہین بجا کہتے ہین

ناکام کیا ہینگے کچھ کام کر رہین گے — بدنام ہون گے تو بھی ایک نام کر رہین گے
ظالم یہ جرم دل ہے کہ عاشق تیرا ہوا — قتل فدا عبث ہے کہ یہ بے گناہ ہے

فدا تخلص عاقبت محمود خان نام شاعر والا مقام سخن سے ہمکلام سخن پر فدا مضمون پر نثار معانی پر صدقے لفظ پر یون جی دیا وار

جون شمع ضبط نالہ تو مین نے کیا فدا — پر بس چلا نہ گریہ سے بے اختیار سے

فدا تخلص امام الدین نام وطن فرید آباد شاہد سخن پر فدا اور دلشاد طبیعت نے ایجاد کیا ایسا ارشاد کیا

تو بات بات مین ہوتا ہے مجھسے آزردہ — یہی تو کچھ نہین اسے دلربا تری باتین

فدوی تخلص لالہ لچھمی رام نام ساکن عہد دہلی شاگرد مجید شعرا نہ قوم سے آگاہی ہوئی نہ اور حال کچھ معلوم ہوا تو نظم تحریر کرتا ہون مختصر تقریر کرتا ہون

گزشتہ حسن کا ابتک نشان باقی ہے — نہون فریفتہ کیونکر کہ آن باقی ہے

فدوی تخلص لالہ علم شاگرد صابر علی صابر قوم ہنود لقالی پیشہ تفضلات مفضل حقیقی سے چراغ نور ایمان اسکے دلمین روشن کیا ظلمت کفر نکال کر شرف اسلام سے مشرف کرکے دہلی کو چند روز اپنا مسکن کیا باعین سجدہ گاہ شعرا

اور انکے مناقشۂ علم شاعری رہا اور سجدہ گاہ شعرا نے انکی ہجو مین بہت کچھ کہا چونکہ مزاج انکا عشق پیشہ تھا دل کو ہمیشہ محبت کا اندیشہ تھا از انجا کہ رنگ معاملہ عشق مین جوہر ذاتی ہے عاشق کو محبت عجب عجب شعبدے دکھلاتی ہے پیشتر مجادلہ رہا بڑا بڑا مقابلہ رہا تختۂ سینہ پر گل زخم کھلے پھولون کے باعث شمشیر کے پھل سلے ہندوی سخن نے کفر سے توبہ کر کے کلمۂ شہادت پڑھا مومن مضمون نے سنجد کاغذ مین سجدۂ شکر ادا کیا توسن طبع کو طریق اسلام نظم یون سکھایا رکن آئین شرع متین سخن اسطرح ہات آیا

چشم پر آب ہے اور سینہ جگر جلتا ہے — کیا قیامت ہے کہ برسات مین گھر جلتا ہے
آوارہ و سرگشتہ و دیوار نہ در کے — سایہ کی طرح ہم نہ ادہر کے نہ اودہر کے

فدوی تخلص مرزا محمد علی نام معروف بمرزا بچھو وقائع نویس سرکار احمد شاہ پھر عظیم آباد کو مسکن کیا از نواب کا آگے مرزا گھسیٹا عشق کی درست کیا حسب دلخواہ عشق مجازی نے دماغ مین خلل کیا مجاز کو حقیقت سے بدل کیا انکا سخن ایسا چلن ایسا

چل ساتھ کہ حسرت دل مغموم سے نکلے — عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

فدوی تخلص میر فضل علی نام ایسا فرمایا زبان خامہ پر سخن کا کلام یون آیا

یار سے بھی لطف مے کا آہ یہ بیہودہ نہو — یہ کوئی محفل ہے ساقی واہ یہ بیہودہ نہو

فدوی تخلص محمد محسن نام مولد و منشا پنجاب جلوہ آرائی شہر دہلی ہنگام شباب سخن سے انکو گفتگو شاہ مبارک آبرو سے آبرو

یار ہمسے جو جدا چین محسن رہتا ہے — نہین معلوم بلا کون سی پیش آتی ہے

فراسو تخلص فراسو نام مشہور عیسوی سے ہین بحضور زیب النسا بیگم زوجہ شمرو فرانسیسی سرفراز صاحب سخن کا کاغذ کی کوٹھی مین شاگرد پیشگان مضمون سے اسطرح کا انداز

ہم خواب مین دیکھا تو لپٹا ہی بھی ملینگے — قسمت سے نہ گر خواب کی تعبیر الٹ جائے

فراغ تخلص محمد فراغ نام ساکن دہلی وجہ نا یحتاج تعلیم اطفال بسبب اس ذریعہ کے کل افکار سے فارغ البال مشاہدہ جمال شاہد مضمون سے جسکو فراغ ہے دید یوسفِ گل سخن سے دل باغ باغ ہے

روتا ہی فراغ آج تیرے کوچہ مین پیاری | دل توڑیو اسی طرح نہ زنہار کسی کا

فرخ تخلص میر فرخ علی نام دہلی وطن سخن فرخ فال دقیقہ سنجان نظم معانی سے ایسی قیل وقال

چشم سے نور گیا تن سے توان دل سے صبر | ہجر مین تیری جدا مجھسے ہوا کیا کیا کچھ

فرحت تخلص امیر علی نام ساکن شاہ آباد میر عزت اللہ عشق کی شاگرد رشید ہوئے اوستاد طرز نظم سے سامعین کو فرحت ہے ہر طرف سے بزم کاغذ مین وادِ عشرت ہے خوب فرماتے ہین نئے نئے مضمون لاتے ہین

ملا جسکو تلوون سے نرگس سمجھ کر | سنا تم نے وہ چشم تر تھی کسی کی

فرخ تخلص لا اعلم مستوطن ارکاٹ فرخ مسناج اسطرح پایا انکے سخن کے سکہ نے رواج

ہماری قتل کی تدبیر بے تقصیر ہوتی ہے | نگاہ پاک کی شاید یہی تاثیر ہوتی ہے

فروغ تخلص میر روشن علی نام انکے شمع سخن جلوۂ طبع میر ممنون سے روشن مضامین کا پروانہ وار تصدق ہونا سیر ہین شعرا کی انجمن ہے قندیل طبع مین چراغ فکر روشن ہے

تاریک کلبہ اپنا کیا ہو فروغ روشن | گھر مین کبھی ہمارے وہ شمع رو نہ آیا

فریاد تخلص لا اعلم ہر چند انکا شاق حال مین زبان قلم پر شہر یاد ہے کوئی وادکو نہین پہونچتا مگر فریاد ہے مضمون خوب الکب کا مطلوب

چین پایا پس مردن دل بیتاب نے | گوشۂ تربت ہمین آغوش یار ہو گیا
تلخیِ ہجران میری کام آئی آخر روز بد | نیند کبھی مین نے پیا تو شیر یار ہو گیا

فراق تخلص حکیم ثناء اللہ خان نام دہلوی حضرت خضر شعرا سے فیض سخن پایا

عالم علم طب عاشق معشوق سخن نے بفراق امید وصال مین شور مچایا شعر کیا ہی قانون طب ہی نسخہ تپ غب ہی گرم ہر فقرہ اشعار ہے جس سے نکلتا دل کا بخار ہے مخاطب صفت کرنے سے دق ہے حیثیت ہی تپ محرق ہے اخلاط کا احتراق ہی دل اونکا جلنے پر اشتیاق سے حرارت قلب سے تشعریرہ ہے ندامت سے یون اندام تیرہ ہے انجام کہ کدھر بھولا بھٹکا کہان کا مضمون کہان جا ٹکا یہان صاحب گلشن بیخار کہان باہم اونکے تکرار کہان یہان حکیم صاحب کا ذکر ہے اونکے بیان حال اشعار کی فکر ہے نبض قلم ممتلی ہے تو تنقیہ مزاج سخن کی ترکیب بھلی ہی رنگ مضمون آبدار ہے گویا عرق بہار ہے صفحہ کا غذ قرابا دین شفائی ہی جسمین ہر مرض کی دوائی ہے

صاف دلکو کیا او داغ جگر کو دھویا	کام کیا کیا نہ مری دیدۂ تر سے نکلا
اونگلیان گھس گئین یہان ہاے تصور کی تھی	لیکن افسوس کہ لکھا نہ مٹا قسمت کا
یہان تلک مین سبک ہون عدم مین فراق	قدم جو رکھون تو نقش قدم نہین ہوتا
سمجھے تھے دام زلف سیہ ہی بلا ہی جان	پر کیا کرین کہ لے گئی تقدیر کھینچ کر
آبلے دکھلائے جب اس تن رنجور نے	دانت مین تنکا لیا خوشۂ انگور نے
دامن تلک گیا تھا کہین اوسکی دست وہم	اللہ رے نازکی وہین چولی مسک گئی

فخر تخلص حکیم سید فخر الدین نام مہین پسر بندہ مصنف تذکرہ ہذا جوان خوش رو خوش تقریر سال عمر تیس سے تجاوز ہوا از راہ ادب کا جناب مرزا حاتم علی صاحب مہر کے آگے تہ کیا فکر خوش طبیعت مضمون بہم صرف سے شادابی چمن فکر رنگین گل مراد لیا اور ہمیشہ محفل مشاعرات مین ہم ردیف وہمطرح رہتے ہین اور اکثر سامعین اسکے اشعار نغز کا ہین تحسین کہ اسکے کلام سے افتخار ہے مضامین طبع رنگین کی یہ گلشن استعار ہے

جمال عارض ساقی شراب مین دیکھا	یہ آفتاب نیا آفتاب مین دیکھا
چمن سمجھ کے کما خون یہ بلبلوا نے تو ہم	[illegible]

چھوٹا وطن سفر مین رہے قایم آبرو
ابھی تحیر رہ گیا مین رہا سوتے ہو تو آہ
شامت نفس دنی ہین جو گرفتار ہین ہم
ہاتھ رہتا ہے سدا عارض جانان کے تلے
ہما سمجھ کے میری استخوان پہ ڈالیو منہ
بہار ہمی پہ نکالی ہوئی ہے +
کس کام کا وہ دل کہ جس دل مین نہ ہو وہ
برنگ شمع ہر اک استخوان جسم جلتا ہے
دل مرحوم کو اللہ بخشے کہکے روتا ہون
کیا جانے کوئی وقت ہے کیسا کوئی کیسا
کعبہ کی بلی رہ بہت گمراہ کے گھر سے
وانسکو ہوا ہے کہ ہون خم من سے ہین سبز
سایہ کی تمنا کہ رہون نور مین پنہان
روشن دل صد چاک مین ہے برق تجلی
دو آنکھین فقط دیکھو اور جلوے ہزارون
صیاد نے گل کھائے ہین بلبل کی روش پر
ہر طرف نقش جمال یار ہے +
عذر مہندی کا عبث ہے او نہین آنے کی
آتش عشق چھپانے کو بدن خاک کیا
اگر یہ شوخ چشم آنکھین لڑائین اپنی آنکھون سے

ہوتی کیطرح ساتھ مرا آب و دانہ تھا
چھٹ کے قفس مین اور مرا آب و دانہ تھا
بال بال اپنا زبان ہے کہ گنہگار ہین ہم
سایہ گل مین نہ رہتے ہین وہ خار ہین ہم
پکارتا ہے سگ کوے یار ہم بھی ہین
گلابی گھٹا کالی کالی ہوئی ہے
کس کام کی وہ آنکھ جو خون سے نہ تر رہے
جو شعلون کا دھوان ہی ہم مین سے نکلتا ہے
مشیت مین خدا کی زور کیا بندہ کا چلتا ہے
انسان بڑی بات نکالی نہ زبان سے
اللہ کی قدرت کہ ہوا نفع ضرر سے
کنکر کو ہوس ہے کہ چمک جاؤن گہر سے
تنکے کی یہ خواہش کہ نکل جاؤن کمر سے
چمکا شرر طور مرے روزن در سے
دیدار کو کیون طالب دیدار نہ ترسے
دل خون ہوا نالۂ مرغان سحر سے
شکل آئینہ در و دیوار ہے +
یہ بھی اک رنگ جما ہے بہانے کیلیے
راکھ بھی چاہیے تھی آگ دبانے کیلیے
تماشا پتلیون کا ہم دکھائین اپنی آنکھون سے

اگر ہو یار اوسکے بزم مین تو تجربے اپنا
کوئی جاتا ہے یا دن سے ہم آئین اپنی آنکھون سے

۲۵ فدا تخلص میر ببر علی نام از سکناے فیض آباد ادب یافتہ

میر حسن صاحب مثنوی بدر منیر فرہاد طبع امید وصال مضمون شیرین مین شور
انگیز ہوکر بیستون کاغذ مین کھودتا ہے جوی معانی شیر تیشہ خامہ خارا شگاف سے
جبل سخن تراشا اور مضمون گل پیرہنان لالہ رخ کا لا ✣

میری چاہت سے وہ بت رام کیا ہو | خدا کا گر نہو فرہاد و جیا ہا ✣

فراقی تخلص لالہ پریم کشور نام باد فروش مشہور روزگار سیر املاکمین یگانہ
روزگار باد فروش سخن کے روبرو تھی امرای سخن فہم کبیت مضمون سے تکرار

ہوئین آنکھین گلابی رونے رونے | گلابی کی نہ دیکھی شکل افسوس

فصیح تخلص مرزا جعفر علی نام شاگرد شیخ امام بخش ناسخ شعر گوئی اور مرثیہ
کہنے مین اعتقاد انکا راسخ کلام فصیح ہے جتنے رشک عدوی تیغ ہے گفتگو
فصاحت نظام ہے لایق سننے کی کلام ہے بعض کا قول ہے کہ شاگرد ناسخ نہین
خدا جانے یہ سچ ہے یا راسخ نہین ✣

مجھمین ایک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہون مین | تم مین دو وصف ہین بدخو بھی ہو مغرور بھی ہو

فضل تخلص فضل مولی خان نام لکھنوی نیاب طرز افضل سیرت جوان
خوش شمایل افسوس کہ بدگوئی سے سیر نہین ہوتا صاحب گلشن بیخار کا دل
انکے حق مین یہ عبارت جسکی سامعین و ناظرین کو شکایت ہے ٭ فضل تخلص
فضل مولے خان از سر زمین لکھنؤ بودہ مرد خوش وضعی نیکو سیرت و
جوانی زیبا صورت خوش اختلاط گرم خون بہ جہان آباد آمدہ قصیدہ بمدح
شاہ اکبر خواندہ و خطاب افضل الشعرا یافت شوخ طبعی بود شعر کمتر گفتی و اکثر
اشعار دیگران بنام خود خواندی و با آنکہ از علم بہرہ نداشت با ہیچکس بحثش
سپے نبردا اما آخر خود را بلاف و گذاف بیصرفہ رسوا و بدنام کردہ بہ کلکتہ رفت
و از انجا بازگشت و بمصاحبت نواب مرشد آباد نام آورد و با شعر الصلہ
و مروت پیش آمد حیف است کہ نوجوان مرد این دو سہ بیت بنامش شہرت
دارد الخ دیکھیے سامع اگر گوش ہوش سے بدل متوجہ ہو کر سنے تو مقام

غور ہے صاحب گلشن بیخار کی وہی طرز عیب گوئی بدطور ہے افسوس کہ ایسا
شاعر ذی رتبہ جس نے بدولت سلیقہ شعاری دربار شاہی سے خطاب پایا
اور بسرکار نواب نام آور ہوکر شعرا سے بصلہ و مروت پیش آیا اوسکی نسبت
اوروں کے شعر اپنے نام سے پڑہنی اتہام ہے اور ناخواندہ و جاہل ہوئے ہین
کلام ہے اونکا تو مولے کی فضل سے بخیر انجام ہوا ہو پر ہاجی اپنی حرکت سے
پیش عقلا ناحق بدنام ہوا آدمی کو پردہ داری چاہیے انسان کو بردباری
چاہیے بقول سجدہ گاہ شعرا کیا خوب فرمایا ہے عیب پوشی ہو لباس چرک سے
کیا ننگ ہے تمام ہے آئینہ بہتر اس صفا سے رنگ ہے عاصی کی فہم ناقص تو یہ ہے کہ
کوئی کیسا ہی برا ہو کبھی اوسکو برا نکہے حقیقت مین ہم خود برے ہین دوسرے کو
اگر برا کہین تو کوئی کیا کہے ادیب صاحب گلشن بیخار خود عیب پوشی مین
بے ادب اوستاد و شاگرد بے ادب سب کی سب بقول بزرگی با آدب
بانصیب بی آدب بدنصیب اگر یہ کوئی صاحب فرمائین کہ تو نے کیا انکا خوردہ
تو خباب مین سبکا خور دیگر دیکھے میرا دل گردہ بس خضر منزل ہدایت ہے
مجھسے پھر اسکی کیون شکایت ہے تاکہ آئندہ اگر آدمیت ہے تو ایسا کسی کی نسبت
نفسہ بائین کلمات نا ملایم ہر ایک کی حق مین زبان پر نہ لائین آئندہ اختیار ہے
بندہ عاجز و ناچار ہے یہ مضمون طبع افضل سے ہے جس سے عیب گو کا جی بیکل ہے

اودی وہ مسی اوسکے کہ بلنیہ پہ حرف ہے
لب وہ کہ لعل کے بھی نگینہ پہ حرف ہے

فقیر تخلص میر فقیر اللہ نام سیر کتب و ہندسہ و دیرہ وغیرہ مین کمال ہے
سخن کا انکا کر بیان سخن سے محلہ کا غذ مین یون کرتا ہے سوال

سیر ہے سحاب چشم کو نیسان پہ ہے شرف
جانی و اون کی دید کو مانع نہین حجاب

ہے کونسی گھڑی کہ وہ گوہر فشان نہین
عینک سی ہے دو چند ضیا ہے نظر مجھے

فغان تخلص اشرف خان نام احمد شاہ بادشاہ کو برادر رضاعی کو کلتاش خان
خطاب شاگردی مین طبع موزون علی قلی خان ندیم تخلص سے فیض یاب

همعصر سجده گاه شعرا عظیم آباد مقام بود و باش ہوا سخن کیا گویا دل دردمند کا
بیان کلام موزون کے کیا تالب شوق پر فغان مصرعہ موزون آه برجستہ یا
نالہ دل غمگین وخستہ ملیحان ہندی کے ملاحت کا شور ہے جراحت جگر عشاق
کا عجب طور ہے درد دل کا بیان ہے ہر دم شور و فغان ہے +

قاصد ہو نا امید پھرا کوے یار سے | غفلت تجھے ہوئی دل امیدوار سے
شکوہ جو تو کرے ہے میری اشک سرخ کا | تیری کب آستین میرے لہو مین بھر گئی
نہ کھولے تیری بند قبا تو کیا کیجے | دل گرفتہ کو ظالم کبھی تو وا کیجے
مین مر گیا پر آه نہ پوچھا فغان نے مجھے | درد جگر کسی سے یہ بیمار کون ہے

فگار تخلص میر حسین نام دہلوی شاگرد مرزا اسد خدنگ سخن سے دل افگار جگر کد

کرتا ہے غنچہ تیرے دہن کی برابری | شاید یہ اپنی بھول گیا ہے دہن کی بات

فقیر تخلص میر شمس الدین نام فقیہ متوطن دہلی زبان دری مین بلبل
خوش لہجہ اور عروض وقافیہ کی دانستگی اور تصنیف رسالہ اس فن مین
یکتاے زمانہ مشرف زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوے باین راه
ہنگام بازگشت جہاز زندگانی باد مخالف نے غریق لجہ فنا کیا موت کا بہانہ
فقیر سخن کا سوال مفعول ومفاعیل سے فقیہ طبع کا جواب مسئلہ قال وقیل ہے

گم ہے آواز تیرے کوچہ کی باشندون کی | نالی کرنے سے گداؤن کی گلی بیٹھ گئی

فگار تخلص مرزا قطب علی نام دہلی وطن پیکان مضمون نے دل عدو
فگار کیا قوت بازو سے کماندار دیکھیے کہ تیر سخن پار تا سوفار کیا یہ مضمون
دل زار ہے جس سے سینہ کلک فگار ہے

مت پوچھ فگار اپنو میر اسکن وماوا | مانند بگولے کے سدا بیوطنی ہے

فیض تخلص پنڈت کرپا کشن نام کشمیری مسکن از شعراے لکھنو مضمون
خدنگ رشک زہر پر فن فیض سخن سے اچھا چلن ہے

لوٹے خون مین نہ خاک سے سنبھل آکر | دیکھتا میرے تڑپنے کو جو قاتل آکر

[٣٤٥] فیض تخلص میر فیض علی نام خلف الصدق مرشد شعر اسغفور مرتکب والد ماجد اپنی سرکار وزیر الممالک کے حضور عجب تماشے کی بات ہے سولف گلشن بیخار کا یہ مقال ہے خدا جانے عیب گوئی کے عوض انکا ذکر خیر مین کیا حال ہے سر کیکو برا کہنا ناحق کا دکھ سہنا فقیر نے بھی ہر مقام کو ہویدا کیا شائقین کو انکے کلام پہ شیدا کیا یہ فقرا انکے حق مین ہے اسی صفحہ اور اسی ورق مین ہے ٥

فیض تخلص میر فیض علی پسر میر تقی مرحوم است در سرکار وزیر الممالک با بدر بسر برد آورده اند که نغز و رنگین گوئی بسیار داشت و فقیر از ایشان شعر بحر مصداق دعوے ندیدم یارب مگر نازش ایشان بر شاعری پدر باشد و لطیف کل العجب کہ بمقتضائے الولد سر لابیہ دعوی را آموختند و جوہر دعوی را الٰہ خلاصہ این ابیات اوراست الخ معلوم ہوا کہ ہر کسی کو عیب لگانا انکی شتر سے مزاج مین عادت پشت سے ہے بہر حال صاحب تخلص آشنائی موسن اور نزاکت تخلص شیفتہ کی آشنا ہے تو یہ حضرت بدرجہ بہتر ہین وہ بیمان باذبان یہ بچہ میان اور انچھون کے اچھے اوستاد ذرا دسے گویا سب کی افسر ہین توبہ توبہ جس نے سادات کی اہانت کی گویا دوزخ مین اقامت کی اللّٰھم احفظنا من الافات والبلیات وبارکنا فی الرزق والحسنات وہ فاحش ناپاک یہ اولاد صاحب لولاک سادات کی برائی کہہ کے اونھون نے خوب اپنی عاقبت سنواری دیکھیے جسکا نتیجہ بیان تباہی وہان خواری خیر سخن کو اونکے فیض سے عدوسے ناتمام شبیہ سے کیا فیض شعر کا

گل کھا سوے جنھون کے لیے جسم زار ہے	وہ پھول بھی نہ اسکے کبھی وہ مزار پہ
شوق مین تیرے کنار و بوس کی ای بحر	موج کے مانند ہوجاتے ہین بستہ آغوش ہم
کدورت جب نہ تبا انداز ہی نکلا ہی کہ میرے	ہماری خاک اوس کوچہ مین کب تک فی

[٣٤٦] فطرت تخلص حکیم انیس نام بن حکیم بیدار رود نیلوا لکھا طب بجرو سند نا ساکن سج پور علم طب سے بہرہ اندوز فکر شعر مشغول حال ساکن کھر سنہ لہد

عرصہ قریب ہوا کہ مر گئے ایام زندگی بخوبی بسر گئے حکیم طبع قانون سخن مین حکمت کرتا ہے صاحب ذہن رسا کاغذ کی منیر پر کیسی نظرت کرتا ہے

درد فرقت سے تیرا شہید اجو گرم نالہ تھا
ہر ستارہ ہجر لب افلاک پر چھالہ تھا

جو شب کو خواب مین آیا وہ چشمہ حیوان
بہائے چشم نے رو رو کے خواب مین دریا

قاتل نے مجکو غوث کا کیا مرتبہ دیا
سر ہے کہین بدن ہے کہین دست و پا کہین

دلکو جدا سینہ چیر اکاٹ سر باندھے ہین ہات
تیرے خنجر نے تیغ و طرۂ طرار نے

فسحد اسو تخلص گوسیٔن نام کاغذ کے گرہ مین بولتے ہین ایسا کلام

بچا کر دیکھنے والون کی آنکھین دیکھ لو مجکو
ندیکھو تو ندیکھو تم میری آنکھین چرالی ہے

فقیر تخلص پنڈت دیاندہان نام مولد و منشا جہد دہلی اور اصل کشمیر تخلص شاعرہ مہاراجہ صاحب مین تشریف لائے اور ایسی تقریر

تیری جان بازون مین شیرین ہے ہم بھی
ہیں ستون عشق کی فرہاد فن ہم بھی تو ہین

دی ہمین اپنی نیابت باغ مین اے باغبان
خوب گھوالی کرینگے نعرہ زن ہم بھی تو ہین

فاضل تخلص شاہ محمد فاضل نام اصل انکی دہلی مرد سیاح خلق سے نزدیک درشتی سے دور خوش اخلاق شہرۂ آفاق ہر ایک علم و ہنر کسب فن مین دستگاہ تبحر ہر کلام اللہ شریف بے عدیل با دستور از لبس شنگ اور جوش مزاج حکاکی مین اوستاد کہلاتے جب وارد فخر دہلی ہوتے تو ضرور غریب خانہ پر تشریف لاتے تقسیم سخن گلستان فکر مین عطر آمیز والد ماجد احقر سے اختلاط بہت تھا کئی مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے عرصہ قریب ہوا کہ لکھنؤ مین انتقال کیا اسباب دنیا سب تلف ہوئے جو کچھ نظم فاضل ہے وہ دفتر مین داخل ہے جو باقی ہے وہ جمع تا کہ سمجھے ہر ایک سے کے تا بسمع حاجی طبع طواف کعبہ سخن کرتا ہے بیت الحزن کو رشک چمن کرتا ہے

طبیب عشق سے کہدیجو فاضل
یہ خستہ اگر کسی کا لا دوا ہے

اوٹھانا مت اوسے کوئے صنم سے
کہ کوچہ یار کا دار الشفا ہے

فسون تخلص مرزا مجھلے نام طبع انکی ساحر ہے مضمون سنتر ون سے خوب ماہر ہے

یہ بھی شیدای جمال شب مہتاب ہے گیا
ہے جو دل چاک گریبان سحر اپنا سا

کس سے بیان سوزش زخم جگر کرون
غمخوار بھی نہین جگر افگار بھی نہین

فاضل تخلص محمد فاضل نام ساکن حیدرآباد میان فیض جیسے بزرگ سے تھے اوستاد فرد مضمون بخشی خانۂ طبع مین داخل سخن کی جمع نہ باقی ہے نہ فاضل کلام اعلے و افضل ہے جو نہ سمجھے وہ گول مہمل ہے +

دل اوٹھ گیا جہان سے پھر بیٹھیں کہان
پاؤن کیطرح سیر کو بھی چلئے سے غرض

خط بند ہو گیا تو پر شوق کھل گئے
جان باز ہون مجھے نہ کبوتر سے ہے غرض

پھر نہ اوٹھے گی زمین سے بیٹھ کر
خاک اس دیوار نے بنیاد کی ×

فیض تخلص شمس الدین حافظ نام حیدرابادی دکن مین فی زماننا لشکر سخن سنجان مین کوس لمن الملک بجاتے ہین مرد صالح اور خوش فکر فارسی مین بھی مشاق فیض طبع سے شایقین کو اس طرح مستفیض فرمانے لگے ہین طبع کی سخن کی حمایل حمایل ہے ہر دم زبان پر جاری کلام اللہ کی نزل ہے بلیغ کلام سے فیض عام ہے

پیش نظر ہے نزع مین نقشہ نگار کا
جلوہ خزان دکھاتی ہے مجکو بہار کا

ہے گور مین بھی غم دہن تنگ یار کا
غنچہ ہوا ہے دل میری شمع مزار کا

کشتہ ہون مین تجلی رخسار یار کا
ہے برق طور گل میری شمع مزار کا

لکھتا ہون وصف زلف سیاہی مگر ہے
نوک قلم مین زہر ہے دندان مار کا

آتے ہین مجکو لوگ نظر اوس جہان کے
نا سور دور بین ہے میری جسم زار کا

مجنون سے حال ناقۂ لیلا کا پوچھیے
وہ ساربان ہے اشتر بے مہار کا

زخم ہر مقتول پر قمری ہے نقش
تیغ قاتل شاخ ہے شمشاد کی

سایہ اوٹھ سکتا نہین ہے خاک سے
بات نکلی ہے میری افتاد کی

حرف القاف

قایم تخلص شیخ محمد قیام الدین نام وطن چاندپور از فضل شاگردان سجدہ گاہ
شعرا سخن گو سے رفیع القدر بلند مرتبت ذی شعور غواص فکر انکا ہر وقت بحر سخن مین
غوطہ لگاتا ہے گوہر ہاے بے بہا صدف کف مقصود مین یکشت لاتا ہے چشم
باریک بین مضمون نازک بصد نزاکت قیام پذیر سخن سنج قدیم الافکار قلم زمین
کاغذ پر کجی لغزش سے بری ہو کر راست تحریر شوخی و رنگینی طبع ترکیب بندش
مضمون عجیب فکر بلند مرتبہ سلاست سخن مین اوستاد سے قریب سابق
شاہ جہان آباد مسکن تھا بہر حال انکا مامن تھا دیوان انکی تصنیف سے تذکرہ
تالیف سے بنیاد قصیدہ فکر بلند قایم آساس کاخ مضمون مرتفع دایم

معاملہ ہی یہ دل کا وہ کیا کہیگا اسے	پیام بر کے ہمین آپ ساتھ جانا تھا
لے گیا خاک مین ہمراہ دل اپنا قایم	شاید اس جنس کا یہان کوئی خریدار نتھا
قسمت کو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی ہے کمند	کچھ دور اپنے ہاتھ سے جب بام رہ گیا

یہ شعر اسکے اوستاد کا کیا کہنا صاحب گلشن بیخار کی ایجاد کا کہ اوستاد کا کلام
اوسکے شاگرد کے نام

ٹوٹا جو کعبہ کون سی یہ جاے غم ہے شیخ	کچھ قصر دل نہین کہ بنایا نجایگا پھر
فلک جو دیوے تو خدائی تو لینہ اے قایم	وہ دن گئے کہ ارادہ تھا بادشاہی کا
یہان ربط پری رخان تو کب کا چھوٹا	ملنا خوبان سے روز و شب کا چھوٹا
اک خو ہی رہی ہے دیکھنے کی قایم	افسوس کہ ہمسے یہ نہ ایکا چھوٹا
کب آئینہ کو یہ تسخیر آئے ہے پیارے	کسکا دل ہے وہ جس نے یہ انتقام لیا
قایم فرو کیا ہی اب اوس تنگ جو سے صلح	مدت ہوئی کہ جان سے مین ہات دھو چکا
طوفان گری ہے میرے عہد عمر نوح	دریا نہین جو آج چڑھا کل اوتر گیا
ہنسنے کا یار سے بھی کوئی طور ہے کہ آج	قایم نے تیری بات سے کچھ اسکے رو دیا
مجکو قایم وصل کی شب سے ہی کیا شادی اے	گر یہی جھگڑی ہین تو اکدم مین ہو جاتی ہے صبح
جو سوز عشق کا چرچا ہے وہان نہین قایم	تو کیا مین جاؤن گا دینے بہشت مین آتش

نالون سے عندلیب کی آیا ہے جی تنگ
تھا سو مجھے آمد مین کوئی اوسکو نہ نگاہ
جھگڑی ہے اشک گرم میرا آہ سرد سے
لے چلکو دل جو نگہ پر تو یہ دشوار نہین
مے کی توبہ سے تو مدت ہوئی لیکن قایم
قایم یہ جی مین ہے کہ تقید سے شیخ کے
قایم دست سلیمان سے ہون قایم مین عزیز
شیخ جی تمنے نہ سمجھا یہ کرامات کی راہ
صورت مین تیری گر نظر آئے ملک الموت
بتون کی دید کو جاتا ہون دیر مین قایم
کس دلپہ داغ غنچہ نہ تیرے بہار کی
دشمنی اک شخص اونکی ہے قایم جانی خوف

کسنے میری مزار پہ لاکر چڑہائے گل
لیجائے نہ گھر سے کہین باہر طپش دل
دیکھین تو پہلے پہونچے ہے تو عرش پر کہ ہم
لیک تم دیکھتے پھرتے ہو خریدار نہین
بے طلب اب بھی جو ملجائے تو انکار نہین
اکی جو مین نماز کرون بے وضو کرون
سخت پچھتا ہے وہ جو ہاتھ سے کھووے مجکو
کیا قباحت ہے نکلنے مین خرابات کی راہ
جی دیا کسی شکل سے دشوار نہووے
مجھے کچھ اور ارادہ نہین خدا نکرے
المدد رستے دہوم اکی برس للازرا کی
وای او سیہ جبین کسی سے خفیف افلاک ہے

قاسم تخلص سید قاسم علی خان مولد و منشا لکھنؤ بیجاپی نژاد بجدہ جلیل القدر سرکار انگریز اودہ دلشاد و رنیولا رونق افروز لکھنؤ نیاز سندرو سعادت ملازمت حاصل سید عالی نسب والا گہر خوش خلق وضع رندانہ طرز عاشقانہ مین داخل اکثر اوقات عہد دہلی مین تشریف فرما ہوتے ہین داغ غم فراق رفیقون سکے دل سے بدود آپ توجہ دہوتے ہین نظم مین شیخ امام بخش ناسخ انکے اوستاد اہل عقیدت انکا دست ادب پانی سے دل شاد محرر عبارت رنگین راقم فقرات خوش آئین قاسم نظم طبع سلیم حساب بہتر انکی تقسیم طبع قاسم اسیے ناظم

رہی نہ اتنی بھی روتے جو منہ پہ دیر کی پیلک
ثابت ہے کہ ہر شخص ہوتا ہے وطن تنگ
بیان کا ہش تن ہر گہڑی کرتی ہے وہ سیلا

رہا کیا ہے مجھے صیاد نے کتر کے پر
کیون نکلے تھا بوی چمن پر جو چمن تنگ
تنگ آئی وہ کر کرکے میری طوق ورسن تنگ

واہ کس ناز سے کہتا ہی وفا اور معشوق
قتل عالم کے لیے تلوار آنکھین ہو گئین
زنگ ہی بے رنگ کس سے چار آنکھین ہو گئین
مرا ہر آبلہ ہے کہربا کے سبحہ کا دانہ
جو ہان ہوئی تو جیے اور نہین تو جان سے گئے
کچھ تو فرمائیے جو امید رہے
کچھ نئے تمہ نہین اسے قاسم

مانگیا ہون اری قاسم تیری قسمت ہی مین
ہو گیا وہ وہی جس سے چار آنکھین ہو گئین
زرد چہرہ ہو گیا گلنار آنکھین ہو گئین
نہین تو کیون کشش ہی اس قدر کانٹون کو صحرا کی
ہماری زیست و مرگ آپکی زبان مین ہے
وعدۂ روز قیامت ہی سہی
عشق جس نے کیا آفت ہی سہی

قاسم تخلص میر قدرت اللہ خان نام متوطن دہلی حضرت مولانا محمد فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید سنتے ہین کہ تذکرہ اور دیوان معقول جمع کیا لا وید الا شنید قاسم طبع کا ذکر ہے یہی فکر ہے +

ہمین بھی رخصت سیر چمن ہوای صیاد
سر بسر قول ترا اے بت خودکام غلط
وہ آئی بغل مین کہین یا جی ہی نکل جاے
مسلمانو دسی پروا ہو کیا احیای عاشق کی

کہ ابکی شور ہے ظالم بہار آنے کا
دن غلط رات غلط صبح غلط شام غلط
مٹ جای کسیطرح تو یارب خلش دل
وہ نصرانی بچہ عیسیٰ نفس تو ہے پہ کافر ہے

قاسم تخلص میر قاسم علی نام ساکن شہر بریلی تقسیم قاسم تو دیکھیے کہ ایسے وقت ہندی کے حصہ مین بھی ایک بیت الکیلی +

یقین ہے العطش گویان دم آخر مرونگا مین | پیاسا ہون تیری آب دم شمشیر ران کا

قاصد تخلص مرزا میر علی نام شاگرد ثناء اللہ خان فراق ساکن دہلی تصنیف سخن مین ازبس طاق فکر سخن پر طبیعت قاصر نہین کیا جودت طبع ملاحظہ نہین

یا کس نگہ کی اس دل کو نزاکت آگئی | آہ کر سکتا نہین ایسی نقاہت آگئی

قبول تخلص میرزا علی بیگ نام زمرۂ شعرای فارسی مین اتفاقاً فکر اردو بھی مشغول گفتگو سے عدو رد تقریر شائستہ سخن مقبول کیا آہ دار شعر کہا مگر دریاے فکر بہا

دل یون خیال زلف مین پھرتا ہی نعرہ زن | تاریک شب مین جیسے کوئی پاسبان پھرے

قابل تخلص مرزا علی بخت نام صاحب شوق سخن سنجی مین انکے اوستاد شیخ ابراہیم ذوق تقریر سننے کے قابل قابل سنئے یا جاہل مضمون خوب طبع کا مرغوب

کیا جو قتل مجھے آج تو نے خوب کیا	کہ مین عذاب سے چھوٹا تجھے ثواب ہوا

قدرت تخلص شاہ قدرت اللہ نام انکے رشتہ دار حضرت شاہ عبد العزیز شکر بار دہلی سکن مرشدآباد ماسن اسن بندہ کا سخن اللہ کی قدرت کی بات ہے کلام کیا عجب حکمت کی بات ہی

ہنگامۂ پرہیز و ورع اب لب آیا	اے بادہ کشو مژدہ کہ پھر ابر تر آیا
کچھ دیر ہوئی اشک نہین آنکھ سے گرتے	شاید سر مژگان کوئی لخت جگر آیا
چھپتا ہے کوئی داغ سے چھاتی کو چھپا رن	خاشاک کے پہلو مین چھپی ہوئی کہ دل آتش
سینہ اوسکا ہی دل اوسکا ہی جگر اوسکا ہی	تیر بیداد جدہر منہ کرے گھر اوسکا ہے
شب ہجران کی مصیبت کو کہون کیا قدرت	تن سے جان چھوٹے ہی اور جانسے تن چھوٹے ہی

قدرت تخلص مولوی قدرت اللہ نام ساکن رامپور از تلامذہ شیخ محمد قائم چاندپوری جنکا بیت معمور فاضل طبع مدرسہ کاغذ مین طالبعلمان شائق کو درس سخن دیتا ہے مبتدیان شوق علم سے سبق نسخہ قال اقول کا کام لیتا ہے

انصاف بھی ضرور ہے یہ ظلم تا کجا	کتنون کے گھر تو جاتے رہے امتحان مین

قدرت تخلص مولوی قدرت اللہ نام صحبت یافتہ انشاء اللہ خان فراق کلام مین مشتاق سخن مین طاق خلق انکی مشتاق فقیہ طبع کی حدیث رقم کرتا ہے عالم کا کام اپنا قلم کرتا ہے

زلفون مین اگر دل یہ گرفتار نہوتا	یون روز مرا آہ شب تار نہوتا

قربان تخلص میر محمدی نام تودہ سخن آماجگاہ خدنگ ادب انشاء اللہ خان فراق شکاری طبع کو مرغ مضمون کا میدان کاغذ مین اشتیاق ہر شایق حلقہ بگوش کماندار نکات رنگین کا جوش بازوی سخن پر قبضہ دیا ہے کشش شوق سے بھی کیا ہے

کیون نہ ایک ٹھوکر سے ہان جیائی صد جا نازہ	دست لبتہ مجھ پیشے جہان استادہ ہے

قربان تخلص میر قربان علی عظیم آباد وطن کا نہانہ سیدان قلم بین خدنگ مضمون کا تودۂ کاغذ نشانہ معشوق سخن پر انکی جان قربان لعبت مضمون پہ قربان انکی جان واہ کیا ذہن ہے اور کیا سخن ہے ؛

نکالون کیونکر دل سے اوس کمان ابرو کی پیکان کو	کہ آزردہ نہین کرتا ہے کوئی اپنے مہمان کو

قرار تخلص جان محمد نام از زمرۂ نقیبان وزیر الممالک اصلاح سخن کا شاہ شرف الدین ملول سے قرار دربار شعرا مین اس سدا سے نگاہ روبرو ہوتا ہے انکی فکر کا جوہر اہے ؛

ہے ناز سے اوسکے یہان بنیاد قضا کا	کیون نام کیا آپ نے بدنام قضا کا

قرار تخلص میر حسین علی نام از گروہ نیک سرشت سادات سکھہ کاغذ پر تحریر ہوتے ہین اونکے کلمات معشوق تقریر پر دل بیقرار ہے نظر آسکے اچھا کا دیدار

کسطرح قرار اوسکو کرون درد دل اظہار	سنتا ہی نہیون وہ بت سنگدل کسی کی

قمرین تخلص لالہ علم ادب یافتہ حسرت خوش آئین مضامین لعبید انحضرت کی طبع سے کیون نہ قمرین ؛

ملا ہے بے وفا یا با وفا ہو	غرض تم دل سے لیتے ہین بلا ہو

قلندر تخلص لالہ علم ہمعصر فانی از زمرۂ شعرائے قلندرانہ گفتگو بازار کاغذ بازی گرطبع کا تماشا ہے اہل مجاز نے چشم حقیقت بین کھولی تو دیکھا

جی کو ہے زندگی نہین ہے	کیا جی سے کرون کہ جی نہین ہے
تقریر پہ تیری کیا اشک ناصح ؛	رونا ہے کچھ ہنسی نہین ہے ؛

قسمت تخلص شمس الدولہ نام فیض یافتہ صحبت جعفر علی حسرت لکھنو انکا مقام سکونت حساب سخن کے ضرب و قسمت انکے محاسب طبع سے روشن

ستاوے کسکا کہ تیرے ستم کو ٹالا	ستم جو نہ آوے تو وہین اوسکا سر اوسے

قمر تخلص مرزا قمر الدین نام فرزند خورد مرزا تقی ہوس شاگرد مرزا قتیل ہے سخن گردون کاغذ پر فیضیاب بخشش ہمہ کس نجم سخن سپہر کاغذ پر چمکا مانند ستارہ سحر

صلح کرتے ہوئے آخر وہ بجنگ آہی گیا | عشق کا نام برا ہے اوسی ننگ آہی گیا

قمر تخلص مرزا قمر بیگ نام پسر مرزا ایزد بخش بہادر شاگرد حافظ [illegible] احسان مہر کلاک قدر سخن ضیا بخش طبع شاعر ارجمند فلک قرطاس پر درخشان

نہ آتی تاب تو بھی دلکی بیتابی کی ہاتھوں سے | قمر پہلو مین جو در رشک قمر ہوتا تو کیا ہوتا

قیس تخلص مرزا احمد علی بیگ نام عرف مدارا بیگ اول انکا مشہد مقدس لکھنؤ مین جلباب نیستی سے پردۂ دیوان ہستی مین آئے قیس سخن وادی کاغذ سے رہ تمنای لیلاے مضمون مین چلا ہے ؛

دل مضطرب کا دیکھا عجب اضطراب اولٹا | ہوا از حد مضطرب جو ذرا نقاب اولٹا

قلق تخلص لا اعلم افسوس اور قلق کا اسم و رسم سے خبر نہین مطلق جب قفس مین مضمون کا گنج ہے پھر کاہیکا قلق اور رنج ہے

بہار آتی ہے کنج قفس نصیب ہوا | ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا
خدا کے روبرو ہوویگا ای قلق انصاف | بتوں سے حشر کو ہوگا مقابلہ دل کا

قوت تخلص لا اعلم ضعف مین طبع کی کہان طاقت تو کیا ذرا اور بھی لکھے انکے حال کی حقیقت فکر کی یہ توانائی ہے ضعف مین زور آزمائی ہے ؛

پہلے میری جانب کو جو وہ پیچھے کو ہٹ جاے | تو جی کی یہ حالت ہو کہ دم دم مین الٹ جائے
وہ غیرت صد باغ بصد ناز جو گلشن | رخسار پہ چھوٹے ہوئے بالونکی جو لٹ جائے
گل آتش غیرت سے جلین مثل گل شمع | اور سنبل تر ہو کے پریشان کر لٹ جائے

قناعت تخلص مرزا مجھلے نام انکی سخن سے ظاہر حرص و قناعت کا اقتضا دل کو عشق کی ہوا سے اوسی کا دم بھرتا ہے

اسکو ایڑی کو جو دیکھیگا تجمل ہووے گا | تو بھی رہ جائیگا سنکے کہ قمر اپنا سا
یاران رفتگا سنے وہ ہم کون خوب | افسوس ہے کہ ہمکو تمھاری خبر نہین
تمکو تو نہین خاک میری قدر ولیکن | مین گرد رہ قافلۂ اہل فنا ہون

قصد تخلص حسن مرزا نام داروغہ خوشبو خانہ والی دکن عطر بیزی سخن مجموعہ

سیر انشو و نما ہے اوس خرام لاابالی سے
غبار ناتوان کو سرکشی ہے پائمالی سے

گرم تخلص مرزا حیدر علی نام پسر مرزا نیاز علی بیگ ساکن شاہ جہان آباد گرم و سرد زمانہ سے آگاہ شاگردی غلام ہمدانی مصحفی سے دل شاد آتش سخن گرم ہے جس سے مخالف سمندر کا ہم بزم ہے مرد لطیفہ گو علم مجلسی مین مشغول گفتگو با جہد پیرا نہ سری مضمون جوانانہ شمع سخن کی لو پر مرغ طبع پروانہ

ناتوانی سے اوٹھا جبکہ نہ یار رواں
آستین پکڑنے لگی ہات مین کا دامن

سیل گریہ مین نہ ہم تا بہ کمر ڈوب گئے
یہان تلک روئی کہ پہلو کے گھر ڈوب گئے

گرفتار تخلص مرزا سنگی بیگ نام شاہ حاتم کے شاگرد دہلی مسکن انکا آزاد طبع گرفتار شاہدان غمزہ انگیز سخن ترتیب سخن مین یہ قید ہے
کہ مرغ دل نخچیر دام الفت مین صید ہے

درد ہووے تو کچھ دوا کیجے
دل ہی بے چین ہو تو کیا کیجے

گریان تخلص میر محمدی نام لکھنو کے ساکن گہے گریان گہی خندان بعشوق تن چشم دوات مین چھپایا اندھیرے سینہ مجھی سے دنون کا پھیر ہے جو اشک ہے ساونون کی جھڑی ہے جو آہ ہے برق کی روشنی وہی جھڑی ہے
مضمون مکرر ایسا جسکا ذکر لیا

مجھے جب دیکھنا تب ہات سے کچھ چھین لیا
نکالا طور اوسنے یہ عجب صاحب ستم کا

گستاخ تخلص مرزا علی نام لکھنوی طبع انکی محبوبہ سخن سے گستاخ
گل مضمون شگفتہ شاخ در شاخ

جی لگا یا تھا سمجھ ہونے کی فرصت حاصل
پہ نہ جانا تھا کہ آویگی قیامت لازم

گلو تخلص سید گلو نام از قسم بیان مختصر شعر سخن اسطرح بیان کیا

سید فقیرون کی گر تم سنو تو کیا ہوگا
ذرا ادہر بھی نظر کیجئیگا بھلا ہوگا

کلیم تخلص شیخ کلیم اللہ نام از سکنائے سرکوٹ متعلقہ نگینہ مضافات مراد آباد کلیم طبع طور کا مخبر شوق دیدار شاہد مضمون سے دل شاد کلیم کے شوق

دیدار میں یہ تکرار یار کی رازداری میں جلوہ کی گفتار

جلوۂ طور رخ یار سے پیدا ہووے	تجمل اعجاز تکلم سے مسیحا ہووے

کلیم تخلص میر محمد حسین نام صاحب گلشن بیخار بڑے عیب جو خدا محفوظ رکھے ایسے شخص سے نہ کبھی گفتگو کلیم کے کلام میں جب نقص نپایا تو ایک بنا شنیدہ کا مل بات آیا انکی عیب جوئی ظاہر ہے کہ وہ اس طرفہ عبارت سے باہر نعوذ باللہ عیب گوئی کے لیے غیب دان بنے فقیر کی تصدیق کلام کے واسطے انکی فقرے ہمزبان ہے می دانم کہ بپارسی زبان زبانش درست و فکرش صائب نباشد گفتہ اندکہ ترجمہ فصوص الحکم حضرت شیخ محی الدین عربی نور اللہ مضجعہ در ریختہ کردہ است فذالک الکلام دیوان و مثنوی ہا ازو یادگار است ملاحظہ آن دست بہم نداد این اشعار از سفائن و تذکرہ ہا انتخاب و ثبت افتاد الخ یہاں انصاف کا مقام ہے مضمون سے کلام ہے فکرش صائب نباشد کلمہ مجہول واقعی میری تقریر معقول معنی الیہ ولی نہیں جو کرامات سے جانتا نہ انکا جھوٹ انکی ہر بات سے جانا انکو ہر کس و ناکس سے بغض حسد یہ عادت بہت ناقص و بد ہے موسی طبع خدا یان مضمون سے کلیم معجزہ عصائے قلم سے دل عدوے سامری فن و ثعبان ہے رہبانی سے نور تجلی ہے کلیم بے ہوش طور سرمہ تجلی ہے صفحہ کا غذ رشک ید بیضا سیاہی میں روشنائی وادی ایمن ہویدا

چھپا ہے آ میری چشم پرآب میں دریا	کبھی سے دیکھا ہی اتنک حباب میں دریا
پہنچ گیا عشر کبھی دوزخ و جنت کو خلق	رہ گیا میں تیری کوچہ میں گرفتار ہنوز
درازی شب ہجران زلف یار کلیم	مجھی سے پوچھ کہ کافی ہے رات آنکھوں میں

کمال تخلص شاہ کمال الدین نام نژاد انکی مانک پور آبا و اجداد انکے ذوالاقتدار تھے یہ ترک دنیا کرکے فقیر مشہور اور رونق افروز لکھنؤ ہو کر فکر جرأت سے فیض جو ہو کر اس صاحب کمال نے شاہد فکر کا جمال دکھایا

جملہ کاغذ مین صورتون کو اپنا حال دکھایا +

روز دکھلایا تماشا مجھکو وحشت نے کمال	مین تماشائی تھا جسکا وہ تماشائی ہوا
تھی کچھ بیٹھنے کا بزم مین اسلوب ہی واہ	جون جون ہم آگے بڑھے ہین آپ سرکتے جاوین

گمان تخلص لا اعلم شاگرد فغان انکے کلام پر یقین ہے نہ کہ گمان مگر شاید مضمون پیوست گمان ہے پر بال برابر ہاتھ آتا کیا امکان ہے +

واسطے جسکے سبھی مجھکو برا کہتے ہین	وہ جو سنتا ہے تو کہتا ہے بھلا کہتے ہین

گنا بیگم ازخاندان عصمت قباب نواب عماد الملک غازی الدین خان دختر علی قلی خان نظام تخلص مخفی نرہے کہ رخ کلام پوشیدہ انکا حجاب طبع سے برقع کاغذ مین عیان +

مقابل ہو اگر لب کی تری مصری جما جاوے	تیری آنکھون سے ہم چشمی کرے بادام کھا جاوے
جسطرح لگی دل کو میرے چاہ کسی کی	اسطرح نہ لگیو میرے اللہ کسی کی
جھوٹ کہتا ہے تو قاصد یہ زبانی پیغام	مجکو باور نہین جب تک نشانی آوے

کوچک تخلص شاہزادہ مرزا وجیہ الدین نام مرحوم ہنگام رونق افروزی سمت مغرب خورشید روح بزوال مغرب معدوم ہرچند تخلص کوچک مگر فکر شعر مین زیرک

یہان تلک پانون مین پھولے ہین	کہ قدم پھر چلا نہین جاتا

گوہر تخلص مہدی علیخان نام ساغر مراد ساقی میخانہ سخن شیخ امام بخش ناسخ نے پھر اپنے ستان فکر نے خمخانہ کاغذ مین آکر مضمون کو جام دلمین بھر کر دہرا کیا گویائی ہے جسکی یون شنوائی ہے

خواب مین شب اوس پری نے شکل دکھلائی مجھے	جاگ اوٹھے بخت خوابیدہ جو نیند آئی مجھے
دل پھٹ گیا کدورت طبع نگار سے	حیرت کی جا ہے آئینہ ٹوٹا غبار سے
ہون وہ بلبل کہ یہ تھا شوق اسیری پیش مرگ	پر بھی اوڑکر میرے صیاد کے گھر تک پہنچے

گویا تخلص شیخ ہدایت اللہ نام وطن فرخ آباد باقی حال گویا خواب گنگ

الا سخن سے دل شاد

جس کلام سخن سے کچھ تقریر بول دیجئے
ہم ہیں وہ کمال کہ تصویر بول اٹھے

گویا تخلص حسام الدولہ نواب فقیر محمد خان نام لکھنؤ میں امیر نامدار دیار کا تھا ہمیں مضمون سخن سا سامعین ذی ہوش کے روبرو ذوالاقتدار دیوان ضخیم جمع کیا اسی ذریعے سے دل کا بخار رفع کیا عاصی نے دیوان مکرر دیکھا بلکہ بخوبی دل سے بغور دیکھا کلام معجزہ نما ہے جس کے روبرو گنگ گویا ہے

پڑ گیا ہی عکس ونگر وجو تیری گال کا
ہالہ کامل بن گیا ہے چاند تیری ڈھال کا

پانوں پڑی ٹھوکریں کھائی گئی ہے اپنی عمر
نقش پلٹے یار نامہ ہے میرے اعمال کا

بوقت ذبح منہ کو پھیر کر تکبیر کہتا ہے
عدو قاتل ہے کیا اللہ اکبر اپنے بسمل کا

ہوئی ہیں چھپ نے فکر زینت معشوق عاشق کو
حنائی ہو گیا خوں سے ہمارے ہاتھ قاتل کا

دلکو کس گل کا عرق آلودہ گال آیا ہے یاد
عطر دان کا منہ بنا ہے منہ ہر اک ناسور کا

اوس کمر پر سوا سوں ہیں گویا
بے نشان چاہیے مزار میرا

کر بیٹھے کیا یہ وہ سوئے خدائی
بتوں نے منہ کو بنوایا تو ہوتا

چشم بیمار نے ہمیں مارا
مردم آزار نے ہمیں مارا

تیر سی ٹک گئی ہنسی دل پہ
لب سوفار نے ہمیں مارا

یہ ہمیں ہیں نقد جان بیچ اپنی یوسف کو لیے
کوڑی کوڑی کو گل بکیں لیکن نہ آئی عندلیب

ہنور ہو گئی سیری بعد کس مہ کی پر تو سے
چڑھائی چادر مہتاب کس نے میری مدفن پر

گو ہم قفس سے جا نہ سکے بوستان تلک
اوڑا اوڑ کی رنگ چہرہ گیا پر وہاں تلک

جنوں پڑیں ترے نازک مزاج پر پتھر
جو پھول پھینکیں ہیں اڑ کی تو سنگسار ہوں میں

نظارہ رخ ساقی سے مجکو مستی ہے
یہ آفتاب پرستی سے مے پرستی ہے

بس ایک رات کا مہمان چراغ ہستی ہے
سرہانے رو بیٹھی اب شمع گور ہنستی ہے

یہ بے ثبات بہار ریاض ہستی ہے
کلی جو چٹکی تو ہستی ہوا ہی ہنستی ہے

گھمنڈ تخلص گستر شاہ نام متقدمین شاعر علم شعر سے بہر کیف ماہر گذرا ہے

ہر ہر محلہ کاغذ ہین سائل سامعین کی صورتین شاہد سخن پر مائل ✤

خریدار ہم ہیو تو کیا پوچھتے ہو ✤	مین دل بیچتا ہون مین جان بیچتا ہون
یکا نام ہی اوسکے وان ہین تو کمتر	رہا کیا جواب آکے یان بیچتا ہون

کافی تخلص مولوی کفایت علی صاحب نام مؤلف شمائل ترمذی و نسیم جنت عالم بے بدل قابل دانا سے دقائق احادیث و آیات قابل فضیلت نفی و اثبات کی کیا بات بحث صرف و نحو مین ہر نحو صرف اوقات نظم کیا خوب ہے ہر شائق کو مرغوب ہے سامعین کو کافی ہے ناظرین کو وافی ہے ✤

نزع مین گور مین قیامت مین	ہر جگہ یار غمگسار رہو ✤
عکس روئے مصطفائی سے جو آئنہ	باغ رضوان ہے نسبت صد ہزار حور عین
یا الٰہی بطفیل شرف ختم رسل	عمل خیر کی توفیق ہو دیندارون کو
ہین کہان وہ منکران الفت خیر البشر	بے تمیزونکو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیے
مشکل ابر الکافی یہ مجبور ہے نکا عالم ہے	یہان کی رہائی تو ذرا دیر روئی او مرجھے
دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے	گل نظارہ کو آنکھون سے اوٹھاتی جاتے
پاے اقدس سے اوٹھاتی نہ کبھی ہم سر کو	روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
قدم پاک کی گر خاک ہی ہاتھ آجاتی	چشم مشتاق مین بھر بھر کی لگاتی جاتے
دشت یثرب مین تری نافہ کی بو پہنچے	دھجیان جیب و گریبان کی اوڑاتے جاتے
کافی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے ✤	لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

کوکب تخلص رائے مکند رای نام حیدر آبادی ثوابت و سیارۂ مضمون سحر فروغ بخشی طبع میان فیض صاحب سی فلک کاغذ پر مانند کوکب درّیا اور نجم ثاقب روشن کواکب مضامین کی چمک جس سے چشم عدو جاے جھپک

روشن ہین داغ دل میرے سینہ پہ ہجر کی	کوکب کو عیب کب تری اختر سے ہے غرض

حرف اللام

لطیف تخلص میر شمس الدین ساکن بندر سورت طبع لطیف قیام پذیر لکھنؤ

لطیف فکر ایسا کہ مضمون کثیف شستگی ترکیب سی لطیف و شریف نکتہ چین
جسکے شائقین حریف و ظریف

گھر میں جا بیٹھ رہا اوس سے خفا ہو تو لطیف | کیا ہی غصہ تیری اس بات پہ آتا ہی مجھے

لطیف تخلص سید لطیف علی نام فن جواہر شناسی میں جوہر نظر آبدار
از عقیدت مندان و اصلاح پذیران خضر شعرا جوہر مضمون جگ طبع میں شامل ہوا

روتے ہیں شیخ و برہمن بھی دل کے ہاتھون | کبھی نکلا نہ یہ کافر نہ مسلمان نکلا

لطف تخلص مرزا علی نام استرآبادی دہلی میں سن تمیز پایا اکثر اطراف
میں سیاحی کی اور سرداران دہر کے صفت میں قصاید لکھے تو صلہ ہاتھ آیا
شاگرد مرشد شعرا کیا کیا خوب فرمایا تذکرہ اردو لطیف طبع وضع تحریر خوش قطع

نہ پہونچی ضعف سی لب تک وہا بھی رہ رہ سدا | در قبول تو بس آرزو میں ہی رہا
ساقی لگا دے خم میری منہ سے کہ بار بار | احسان کون کھینچے سبو اور ایاغ کا
کونین سے ای لطف ابھی لیتے ہیں تشنہ ہو | عاشقی پہ ہوں گر اوس مغرور کی خاطر
ہے یہ بھی نئی چھیڑ شب وصل میں ہر بار | پوچھے ہے وہ کتنی ہی شب کچھ نہیں معلوم

لالہ تخلص لالہ اننتی پرشاد نام حیدرآبادی غنچہ سخن انکا اہتزاز نسیم طبع میان
فیض صاحب سے شگفتہ بیاض شستہ فکر گلشن مشاعرہ میں اس روش کھولتے
جس سے گلعذار ونکا دل تر و تازہ

جان پر شیرین کے کوہ غم کو دیکھ | بانکے تصویر ہے فرہاد کی

لہر تخلص بیدار بخش نام متوفی خلف شیخ خدا بخش متوج کلاونت مرد شایستہ
جوان خوش تقریر ذی حوصلہ با لیاقت بعلم موسیقی یکتاے زمان اکثر
روزگار جلیل القدر سے حاصل توقیر عرصہ قریب ہوا کہ بسرکار مہاراجہ
گوالیار بمشاہرہ معقول ملازم ہوئے اور چند روز میں معززان اس علم
سے سبقت لیکر قائم ہوئے ممنون نے جب انکو شایستہ برج یاوری پایا
تو از راہ خلوص و شفقت سر کھلایا اور یہ علیل ہو کر سمت شہر دہلی روانہ ہوئے

دشمن کو کیا ہوے پانہ ہوئے شہر کے قریب ایک گانون جسکا گوپی نام
انکے دم نے نکل کر دشمنونکا خوش جی کیا مانند دل قالب تہی کیا سامع نے
مانند نفیر نالہ زار کیا سید احمد بخاری کے مزار مین مدفن قرار کیا جہان اونکے
والد دفن ہین قبر کی جگہ پائی جب سنہ ۱۲۶۰ تھے حاجی سے اونکے کمال آشنائی
حضرت اوستاد نفیر انکو بھی دلپذیر تا نون تین قدرے کا اوستاد سے یاد کیا
نفیری کے نغمہ سے دل شاد کیا ملیسا اور بار بدکی انکے آگے گئی اکبار بیدہ اگر
زندہ ہوتے تو بھی خیال آتا کہ زمانہ ہمکو بھی انکا شاگرد کہے جاتا صاحب گلشن بیخار
کا دل کیا راگ لایا کہ انکے والد پر طعن کیا غلط حال سنایا انکی صورت
سوہنی صورت سوہنی اگر طول تقریر برعایت سماع ہو تو سامعین کے دلپر
وقت استماع ہنچیم خانۂ دل بیدار کو خواب کی لہر ہے نقش مسطر موج اور کاغذ
کا صفحہ نہر ہے جب دریاے دل مین لہر آئی تو سخن سے کی آشنائی یہ نغمہ
کی صدا ہے جس سے حاسد کا دل چٹکیون مین اوڑتا ہے

اپنی وحشت کا نہ صحرا مین بھی ارمان نکلا ۔ پانون پھیلا نہ سکے تنگ بیابان نکلا

حرف المیم

مائل تخلص میر محمدی نام ساکن دہلی مولوی قدرت اللہ صاحب سے تلمیذ
جنکے اوستاد سخن مین شاہ نصیر انکے سخن کا زمین طبع مین حاصل طبیعت شعر گوئی

کیا کیا کہون مین تجھسے دل زار کی بتوڑا ۔ مشہور ہے جہان مین ہمسایگی بتوڑ

مائل تخلص محمد یار بیگ نام لکھنوی قابل صحبت شاگرد قلندر بخش جرأت
گو بازبان قلم یہ کیا مطلع رقم

بیتا ہون جام مے کی عوض کاسہ بنگ کا ۔ مائل ہوا ہون جیسے مین اک سبز رنگ کا

مائل تخلص سید کاظم علی نام عین شباب مین طرف دار البقا مائل سخن
انکا سنتی سے قابل جاہل ہو خواہ فاضل

شب ہجران کی آہ ایک طرف ۔ ابر سیاہ ایک طرف

ماہر تخلص فخر الدین خان نام انکے ادیب سجدہ گاہ شعرا لکھنؤ کا رہنا اصید شوق اتم اختیار کیا وقائق سخن سے ماہر تھا بلیت بیان سے ظاہر +

بلا آتی نہ فرصت بھی کہ اوٹھکر بالکتا پانی	ہوا تیر نگہہ یون آہ دلمین کارگر کسکا

مبتلا تخلص مرزا کاظم علی نام مخاطب بمردان علی خان مولد و منشا لکھنؤ اصل مشہد مقدس دیوان فارسی بھی آمادہ کیا مزاج فکر لعتبان ارذو بھی مبتلا ہوا اونہون نے کہا اور قلم نے لکھا

شیشۂ دل ٹیک دیا تونے +	سنگ دل آہ کیا کیا تونے +

مبتلا تخلص لا اعلم بندہ ازبس تبلاش اسم مبتلا ہر چند تجسس و تلاش مین رہا مطلب نہ نکلا معشوق سخن انکا دل مبتلا ہے جب لیا عاشقانہ مضمون لکھا ہے

وہ تیری سایۂ دیوار مین پائی راحت	چاندنی رات کو ای رشک قمر بھول گئے

مجذوب تخلص مرزا غلام حیدر بیگ نام شاہجہان آباد خاص انکے سکونت کا مقام سجدہ گاہ شعرا نے بجاے نور چشم آنکھون مین جا دی شوق شاہدان مضمون کے رہنے کو دل مین جگہہ بنا دی مجذوب مزاج کی بڑ شغل سخن جو سلوک مین آتے تو ایسا چلن مجذوب طبع بستر کا تعذ مین پڑا رہتا ہو عقیدتمندان معانی کو پکارتا ہے +

عداوت ہی نہوگا تجھہ اگر ہووی تو مین جانون	بھلا تم زہر دیکھو اثر ہووی تو مین جانون
تمہارا ہے جو عہد و وفا تھا او سکو تم جانو	میری پیمان مین کچھہ نوع دگر ہووی تو مین جانون
طوبی کے نیچے بیٹھکی روونگا زار زار	جنت مین تیری سایۂ دیوار کے تلے

مجنون تخلص لا اعلم تاثیر تخلص یہ دیکھیے کہ لیلاے اسم سے وصال نہوا بجز اسکے کہ زمانہ قریب سے انکا اب و جد شرف اسلام سے مشرف ہوئے معلوم اور حال نہوا مرشد شعرا سے تعلیم سخن اختیار کی لباس برہنگی سے آراستہ ہوکر آمادہ گی مجنون برقرار کی عشق شاہد سخن نے نقل مجنون بنایا

دیوانے ہین جنہون نے مجنون نجدی بتایا مجنون کلام کو اشتیاق لیلاے
سخن سے نجد کا نغمہ ہین یون فقرہ زن ہے

جس سے جی چاہے ملو تم نہ کسی سے پوچھو		مجھ سے کیا پوچھتے ہو اپنے ہی جی سے پوچھو

مجنون تخلص لا اعلم آدمی کا فعل نیک ہو خواہ بد وہ موضع نامی ہوتا ہے
لیکن یہ مجنون لیلاے پردہ نشین سخن کے ہین کہ فیض عشق اوسکے سے نام چال
بھی مخفی نظر آتا ہے قیس سخن سوداے لیلاے مضمون ہے اسی قرائین
اوسے وحشت و جنون ہے صریر خامہ نہین نجد کاغذ مین مجنون کی آہ کی
صدا ہے الفاظ ہین یا نقش کف پاے لیلا ہے

دن مین سو سو بار او سیارو برو جانا تجھے		اسمین سودائی کہے یا کوئی دیوانہ مجھے

مجرم تخلص میر فصیح علی نام کیمیا کا شوق وطن شاہجہان آباد سخن
منظوم ہے انکو ذوق مہوس طبع کی صنعت سے مضمون کا پارا سیکا ہے
بے جرمی سے مجرم ہین دیدار شاہد سخن کا چسکا ہے مس معانی برنگ طلا ہے
مہوس کا دل جسمین مبتلا ہے

اپنی خواہش پوچھتے ہو تو یہی چاہے ہے دل		بیٹھکے بیٹھے سامنے صورت تمہاری دیکھیے

مجرم تخلص میان رحمت اللہ نام ساکن محلہ دہلی ابتدا مین دنیادار تھے
اور پیشہ کمند کشتی کو ذریعہ احتیاج مقرر کرکے برقرار تھے چشم دل سے غور
کی تو دنیا کو پشت بے بنیاد سے درویشی اختیار کی استفادہ سخن میر محمدی
بیدار صاحب مغفور سے یاد ہے ناظران گلستان سخن ان فرمائینگے کہ اسکے
مؤلف کو کیا کچھ حسد ہے مگر جس وقت معائنہ عبارت گلشن بیخار ہوگا تمیز خوب
و زشت ہو جائیگی اعتراض نیک ہی یا بد ہے اب دیکھیے صاحب گلشن بیخار کی
انکے حق مین عبارت ہی جسکی راقم کو ہر ایک سخن فہم سے شکایت ہے ۵
مجرم تخلص رحمت اللہ در اکبرآباد بحرفہ کسب معاش می کرد از مدت
ازان شغل درگذشتہ و لباس فقیرانہ در بر کردہ فیض صحبت میر محمدی بیدار

عقل انکی مکتب اکتساب کا طفل دبستان ہر طبع محزون مداح خوش ہوئے
اسیر بھی ہر شکل صفت دایرہ تحریر سے خارج شکل بشاشت سخن تختہ کاغذ پہ
اسکی صورت سے کھینچ کر شمائل کو بناتے ہین احکام مدایح

نہ تو نامہ بر سے نہ پیغام زبانی آیا	حیف محزون تجھے یاران وطن بھول گئے

محزون تخلص عالم شاہ نام مشایخین گڑہ مکتیسر سے ہین اب دیکھیے
صاحب گلشن بیخار کو کہ اپنی صحیح غلطی کا ہوش نہین اور دوسرے
کی سہو کو اتنا افشا کیا یہ بات بہت نامناسب الغرض جو غلطیان سرزد ہوئین
وہ موقع پر بتائی گئین اور آیندہ نشان دیا جائے گا کیا اپنے عیب سخن پر
گوش نہین انہون نے خدا بخش سیح مرحوم کے باب مین نغمہ خارج
از آہنگ سر کیا خدا جانے کیا خیال کیا ہادی شعرا کے مقدمہ مین جو کچھ
خرافات بکی انکا وہ حال کیا یہ تو وہ مثل ہے واقعی برمحل ہے مخدوم
میان مصحفی صاحب کو نام رکھتے ہین اونکا پیرداکر کے دوسرے کو برا کہنے
سے کام رکھتے ہین اونکی یہ عبارت ہے جس سے باطن کی تقریر کی ظاہر صحت ہوسے
محزون تخلص عالم شاہ از مشایخ زادگان گڑہ مکتیسر است و مصحفی کہ او را از
امروہہ دانستہ از وادی تحقیق برکران افتادہ و درین جا بحکم اہل البیت
ادری بما فی البیت سخن شرف الدین مضمون مقبول است کہ وی را
از خویشان ست و قیام محزون در امروہہ مصحفی را اشتباہ گشتہ بہر حال
این اشعار او راست الخ بیان یہ میان مصحفی صاحب کی غلطی کو خدا
واقف ہے یا غلط غلط بیان کرتے ہین اور اپنی بدگوئیان عیب جوئیان
غلطیان جو ہر ایک صاحب کی نسبت از راہ کین کین اونکو ہنر گمان
کرتے ہین چونکہ اشعار الیہ کے کلام مین ہر ایک کے واسطے خوردہ گیری کا سبب
مدت ہدف ناوک اعتراض ہے سینہ سخن ناصبر وہ ہے باطن بس کن ضبط نفس کن
گو کہ کلام محزون سے لیکن سامع او سیر مفتون ہے نگاہ محبوبہ سخن محزون کو

عاشق شیدا کی تاک سے بدعی بدکردار نا ہموار کی آنکھوں میں خاک ہے

ہمیں دینا تو نہیں دیتے ہیں محزون کو جواب
کوہکن کو خواب شیرین سے جگاؤں تو سہی

محو تخلص منشی حسین علی خان نام مولد و منشا دہلی اصل کشمیر برادر حقیقی قاضی واجد علی خان بعد توقیر گلستان بیخزان کے ملاحظہ فرمانے والے صاحب ارشاد کرینگے تقریر و تحریر فریقین کی اچھی طرح یاد کرینگے فرمائینگے کہ گلشن بیخار والے صاحب تو کمینہ مزاج ہین لیکن مقابلہ والے یہ کون حضرت آج ہین یہ صاحب عہدہ جلیل القدر انگریزی سرفراز و الد ماجد عاصی سے ازبس محبتی تھی اور بناز عرصہ دراز تک سرکار مہاراجہ گوالیار مختار رہے ۱۲۵ سنہ ہجری مین اس جہان کو گوشۂ خاطر سے محو کیا بیکار رہے آدمی خوش فکر ہین ہادی شعرا مرحوم سے صلاح سخن کے ذکر مین معتمد الیہ اپنے شخص معزز کو کس عبارت سے یاد کرتے ہین آپ ہی آپ اپنا دل شاد کرتے ہین ۵ محو تخلص حسین علی خان اکبرآبادی بخدمات انگریزی بسر می برد او راست یہ امر خلق اور آدمیت سے ظاہر ہے جسکی تہذیب ہر کس و ناکس پر ظاہر ہے شاعری میسر باشد و نباشد آدمی را آدمیت لازم است ؏ ور اگر نباشد ہیزم است ۔ اس تکرار سے بندہ کی یہ غرض ہے کہ شاید تکدر طبیعت نصیحت سے صاف ہو جاے تو انکا قصور معاف ہو جاے عاصی انکا دوست ہے نہ دشمن مثل زمند بہر ہے نہ رہزن انکے کلام پر ایک عالم محو ہے سب ماسوا محو ہے

سمجھا ہوں دل صد چاک مین ہے جلوۂ یار
مجھکو شانہ کی قسم زلف پریشان کی قسم

آج آیا مجھے اوس رشک قمر کا پرزہ
مین بھی بھیجون گا جواب اپنے جگر کا پرزہ

چہرہ ہے سرخ حسن کی تکلوا شگ سے
ہم زرد عشق مین ہوئے اپنا یہ رنگ ہے

تیر اثر نگاہ ظالم سپر سورجکی چھاتی ہے
مجھے خورشید کی احوال پر اب مہر آتی ہے

محو تخلص شیخ غلام اللہ نام میرٹھ وطن مزاج انکا طرح محو سخن ہے

متاع دل گرانمایہ ہے اپنے پاس اے ہمدم
یہ دولت اوسکو بخشین گے جسے ہم یار سمجھینگے

محب تخلص شیخ ولی اللہ نام دہلی وطن اور لکھنؤ مین انتقال کیا سحر ہ گان شعرا کی استمداد سے معشوقہ سخن سے حاصل وصال کیا ملازم حضور مرزا سلیمان شکوہ مرحوم غرض اونکے اشعار صفحۂ قرطاس پر بصد زیب و زینت مرقوم محب سخن ہین شعر اسکے ہمفن ہین

پر سینہ لائق اشک کب چھوڑی ہی خاک آہ چواب
نم ہین مژگان اشک سی تجھ تک نہین جاتی نگاہ
جتنی خط بھیجوں کا سے میری نامہ بر چھپکے ہوئے
مانع پرواز ہین طائر کو پر بھیکے ہوئے

محبت تخلص میر بہادر علی نام قانون سخنوری تمنا اللہ خان فراق سے پڑھا انکے شاعر طبع کو شوق سخن ہمیشہ بڑھا شاہد سخن سے محبت ہی عاشقان پاک طینت سی محبت سے صفحہ کاغذ میدان محبت زبان خامہ پر بیان محبت

اگر حنا تیری ہاتھون سے خون بہا دل کا
تو لونگا دست نگارین سی خون بہا دلکا

محبت تخلص نواب محبت خان نام خلف الصدق حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان بلند مقام انکا آوازہ نام آوری ہنگامۂ عدل گستری سے

مانع انکشاف حال نہین
اسمین کچھ حرف قیل و قال نہین

صاحب دانش و بینش فکر فارسی مین ہے شوق سا اور ہندی مین طبع ذکا محبت الفت سے الفت سی محبت سے کلام محبت آمیز سخن نہایت دل آویز

گالی کا انتظار تو حد سے گذر چکا
سنہ کو کہان تلک تیری دیکھا کرے کوئی

محنت تخلص مرزا حسین علی نام اصل انکی شاہجہان آباد آیا نخل عمر گلشن لکھنؤ مین گلستان عدم سے باغ وجود مین بر آیا طبیعت انکی محنت و جرأت کی جرأت سی سخن کی صلاحیت ہی کیا روشن سخن ہے کیا تحریر کا بیان ہے

آمد نہ فصل گل کی نسیم سحر سنا
کیا حرف یا رب اوسکی دہن سے نکل گیا
مجنون کی آنکھ غش سے کھلی کب ہزار حیف
محنت جو خط [illegible] کی اوس [illegible]

مرجاؤ ن [illegible] ایسی خبر سنا
سنتے ہی [illegible] سے نکل گیا
تا قہ [illegible] سے نکل گیا
[illegible]

محشر تخلص اکرام اللہ خان نام شاعر نام آور انکے قلم فکر سے جو مضمون نکلتا نقشہ قامت قیامت خیز کا غذکی کرسی پر بیٹھے برپا کیا محشر +

جدہر کو لے اوڑہے دلکی تپش کروں پروانہ　　نہیں ہے برق صفت ہاتھ میں عنان میری
یہاں نظر نہیں آتا کہ جی بچے محشر　　کوئی دن اور اگر درد انتظار رہے

محشر تخلص مرزا علی نقی نام وطن اصلی کشمیر مولد لکھنؤ فکر فارسی اور ریختہ دلپذیر انکے باب میں بھی صاحب گلشن بیخار نے لکھا ہے جسکا فقرہ فدوی نے تحریر کیا ہے سہ مجموعہ شاعری بسیار داشت الخ بسبب طوالت انکی عبارت سبب تحریر کی زیادہ دراز تقریر کی جن صاحب کی مزاج میں شک ہو انکے تذکرہ میں دیکھ لیں تا طالب سخن کی محک ہو رفتار رفتہ شاہد سخن شائقین کیا کرتی ہے قیامت کا محشر برپا کرتی ہے

جان منتظر ہے آنکھوں میں وقت رحیل ہے　　جلدی پہونچ کہ تیر کی ہی آہ کی دلیل ہے

محسن تخلص میر محسن نام خلف اخوان مرشد شعرا ان صاحب نے ایسا ارشاد کیا

حرف تیرے عقیق لب کا شوخ　　زندہ کرتا ہے نام عیسے کا

محترم تخلص خواجہ محترم علی خان ساکن عظیم آباد مسلم سخنگو شاہ کھنیا عشق اونکے استاد محترم ایسا سخن ہے اور ایسا چلن ہے +

پیغام پھر جنون کی آنے لگے ہیں محترم　　شاید بہار کے دن نزدیک آن پہونچے

محمود تخلص محمود خان نام نیک کردار ہمایون انوار خجستہ شمایل مبارک آثار کلام شاعر طبع محمود الخصایل سخن محمود ہے سامعین کو جس سے سود ہے +

مجکو خطر مرگ عدو سے بھی ہوا رنج　　وہ شوخ جو انگشت بدندان نظر آیا
وہ صید ہوں کہ شوق اسیری ہے خود مجھے　　صیاد نے دماغ کو رنج کمیں نہو
ایسا ہی سبک زیست نے مجھ سے نہیں کیا ہے　　گر جا ہے تو اوقات سے کوئی بیار اوڑا دے
دیکھتا کون ہے محمود عدو کو خوشی ہے　　جب نظر کرتے ہیں افلاک پہ چاچاری ہے

مخلص تخلص میر باقر نام ساکن جدید دہلی با دانش و فرہنگ شاگرد استاد

مصطفیٰ خان یکرنگ تخلص شاہد مضمون ہین الفت لعبت سخن پیشتون بین
صفحہ کاغذ میدان محبت ہی عاشقان عشق دوست سی الفت ہی

ہین تو بندہ ہون تری جور و جفا کا لیکن
سخت دہر کا ہی مجھے اس دل سودائی کا

مخلص تخلص مخلص علی خان نام مرشد آبادی صاحب گلشن بیخار اپنی بدگوئی کے عادی انکی عبارت کا یہ فقرہ انکی نسبت ہے جسکی ایسی حقیقت ہی مخلص تخلص مخلص علی خان از ریش سفید کردگان مرشد آباد است اور راست یہ لفظ کیسا نا ملائم ہے ایسا کلمہ کلام کیا لازم ہے انکو ہر کسی کد ہے ایسی بات کا تامل ہے بندہ مخلص ہے نہ دشمن شاعر ہے اور بعض مگر صاحب گلشن بیخار ہر شخص کو سمجھتے ذلیل و حقیر ہین جنکا سر ہو یہ بین سفید ہو وہ انکے اوستاد و مشیر ہین سخت بات کہ بیٹھنا انکی نزدیک نرم ہے دور بین جواب دیتے ہین مجھو یہ بات کی بات کرافات ہی الحق بلا نام ہے کلام پیر حال ہے جسکا تحریر احوال ہے

کوئی اپنے اسیر وسے تغافل یہی کرتا ہی
قفس مین مر گئے ہم یہ خبر صیاد کو پہونچی

دہشت تخلص لا اعلم بلدہ لکھنو مقام سکونت اسکے دہشت ہین اوستاد انکے جعفر علی حسرت جیسے گفتگو ہے آنکھونکی روبرو ہی

لے گئی پھر تری گور مین یار آخر کار
روز فرقت نے دکھائی شب تار آخر کار

مدہوش تخلص لا اعلم بادہ تخلص نے ایسا مدہوش کیا کہ اسم و رسم سے اس دور مین بے کیفت رہا جام طبع مین صہبائے سخن ہے تو اتر دور انجمن ہے جب ہوش آیا سخن تا گوش آیا +

میرا جس ناز سے تو نے لیا دل
خدا جانے ہے اسکو یا میرا دل

مرزا تخلص آغا مرزا نام مزار انکی مازندران بیچ لکھنو کے متولد ہوئے خلف الصدق مرزا محمد اسمعیل سوداگری پیشہ شاگرد مرشد قصد سنہ ١٢٥٠ ہجری مین تقصد بیگا وارد حیدرآباد ہوئے تا قیام

ہر ام مشاعرہ مہاراجہ صاحب تشریف لاکر کلام طرح اور طبع زاد سامعین سے کر رو برو پڑھا فکر انکی بطرز اوستاد مرد شایستہ ذی استعداد پایا فہیم سخن شناس حلیم الطبع سلیم النفس عاصی کے حال پر کمال عنایت فرماتے گاہ گاہ غریب خانہ پر بھی تشریف لاتے ۱۲۵۶ ہجری مین انتقال کیا صرصر اجل نے نہال عمر پامال کیا صاحب گلشن بیخار نے ایسے مہذب شخص کے دو شعر کمقدر تحریر کیے سامعین کے مزاج دلگیر کیے کیا یہ نزاکت اور صاحب جو کہ بیان ہین کہ جیسی ہوئی شاعرہ اور سنے بھی کمقدر ہین جو صاحب گلشن بیخار کے دلمین انکی طرف سے ناحق کدورت ہے اول کلام پایدار دوم مدعا طول لفظون مین اختصار اگرچہ یہ تقریر شیرین تلخ معلوم ہوگی حقیقتاً مثل نبات مفہوم ہوگی قبل اسکے بھی تشریف لائے تھے جلوہ اسکے شاید مضمون دکھائے تھے بہرحال ایسا فرمایا جو عاصی نے سنایا

کھلا یہ جام حباب سے اب پیا کرو سے شراب بدیا
وضو ان نہین ہے گزک کی خاطر کہ ہے یہی کہا بدریا

شراب سرخ مین پانی ملا کے پی ٹھنڈا
کوئی اصلا نہ تھا اسیکو شراب نیم رشت

سمجھو تمام کہ مرزا بڑا اب جلے تن سے
لکھے گا اور غزل درجواب نیم برشت

اپنا گھر چھوڑ کے مرزا کوئی کیا جائے کہین
جسکے گھر آئے وہی اوسکی بلا جائے کہین

آذر نے بت تراشے ہیں کئی سل تراش کے
کوئی ہوا نہ اوسکے مقابل تراش کے

سمجھانے تا نکوئی کہ یہ کسکی لاش ہے
سر تن سے لگیا میرا قاتل تراش کے

تجھ سے جسکی شکل یہ عالم وہ صنم کی صورت ہے
پتھر مین کیا لعل سے لگے ہین یہ بھی خدا کی قدرت ہے

ایک ہی مشت خاک بنان ورا لکھ طرح کی صورت ہے
چشم تماشا وا کر دیکھو صد تین کیا کثرت ہے

بیچ مین بھی کھاوینگے مرزا کچھ پینے سے ہمکو شرم
یار کے زانو پہ لیکن ہات سے جا سکینگے

مرزا تخلص مرزا بننا نام مشہور ریختہ تو خوب فرماتے ہین فارسی سے بھی دل مسرور اب اردو پہ دو بد دو یہ

غالب اوس سے نہین ہے کعبہ و دیر
کون سے سنگ مین شرار نہین

مرزا تخلص ہدایت اللہ نام علم موسیقی سے آگاہ شہر دہلی آنحضرت کے آرام گاہ

نغمہ طبع کا یہ ترانہ ہے گلوے خوش شاعر فکر کا نالۂ عاشقانہ ہے

دل ہاتھ سے اشک آنکھ سے جی تن سے چلا جائے
اے وائے مصیبت کوئی کس کس کو سنبھالے

مرزا تخلص لا اعلم خواہرزادہ حکیم مرزا محمد خان ادب یافتہ رستم بیگ سخن سے پہلوان کیا ترنم ہے کیسی تفہیم ہے

اگر زلف دراز یار میں ہے صد گرہ مرزا
دل صد چاک یہ ہم بھی بسان شانہ رکھتے ہیں

مروت تخلص صغیر علی نام وطن سنبھل جاتا جیسے طباع و سخن گو قدر شناس اسکے اوستاد اول دیدۂ شاہد معانی میں دیکھیے دیکھیے مروت ہے شاہد سخن سے الفت ہے معشوق فکر سے محبت ہے

غیروں پہ دیکھ دیکھ کرم اوس نگار کا
چین بر جبیں ہے نقش ہمارے مزار کا

مشغول تخلص مرزا علی نام مسکن اول مشہد مقدس مولد دہلی سیر دکن مقام منزل مقصود کو لے اوڑے بس طبع اونکی سخن سے مرہون ہوش حدیث سے ممنون سامع جنکا مشکور نظم سے دل مسرور

ہر آرزوی دل کا حرمان سے خون کیا ہے
گردن پہ یاس کے ہے خون اپنی آرزو کا

منزل تخلص منزل شاہ فقیر طبع کا یہ سوال دل آگاہ + + + +

میں نہ کہتا تھا کہ منزل دے نہ دل
نقد ایسا رائگاں کھونا نہیں

مشکور تخلص شیخ پیر بخش نام کاکوروی از حاشیہ بوسان بساط مرزا سلیمان شکوہ بہادر مرحوم منزل سخن کا حامل طبع غلام ہمدانی مصحفی سے دور بدور درست کیا اور بمفہوم ہنگام جلوہ افروزی مرزا سلیمان شکوہ بہادر بلکھنؤ دلی مدام شریک مشاعرہ مہاراجہ صاحب بہادر ہوتے طبع نہایت موزوں درستی سخن بہت درست بندہ پر نوازش کمال غنچہ اسکے دل محزون کا داغ غم آپ کلام تازہ سے اسیطرح مسرور ہوکر دہوتے

گو اولتیاں آنکھوں سے شکیں شب ہجراں
کیا نشتر فصاد رگ جان کی تلی ہے

ہیر نالہ کی رخصت دل نالاں کو ندوں میں
ہر ایک کی انگشت جو دندان کی تلی ہے

غمنب عرق آلودہ ہی پہ سیم تنون کے — یا نہر ہین چاہ زنخدان کی تلی ہے
کہتے ہین درگوش ترا دیکہہ کچہو ہی — یہ زرد ستارہ سہ تابان کی تلی ہے
نشتر سا کہٹکتا ہے رگ جان ہین شاید — پیکان کوئی اور بہی پیکان کی تلی ہے
کہتے ہی یہ ہر وقت مجہے آبلہ پانے — آگے کو قدم دشت مغیلان ہی اوٹہے
اوس مہر کو دیکہہ اشک ہمارے نکل آئے — لو پہر ہوا دن کو ستارے نکل آئے

سرور تخلص مرزا سنگی نام دہلی کے ساکن مشہور میر عزت اللہ عشق کے شاگرد ہیں نہایت سرور انکا ہی کلام سنا ضرور ہے جسنے طبع محزون کو بہر نمط سرور ہے ایسا فرمایا یون لکہنے مین آیا

سدا اوس چشم میگون سے یہ دل استادہ رہتے ہین — صراحی کی ہوس نہ خواہش پیمانہ رکہتے ہین

سرور تخلص شرف الدین احمد نام صاحب سخن میرٹہہ سکونت کا مقام شاعر طبع رسا ہے یون قلم بند ہے جس سے سامعین کا جی خورسند ہے

ہے غیر کے گہر وہ شمع محفل — دن رات مجہے یہی جلن ہے

سکین تخلص سید عبد الواحد نام سخن سنگین شاعر طبع نہایت غریب و مسکین صفحہ کاغذ پر روان قلم سے کلام مسکین یون رقم ہے

کیون نہ اوٹہنا بیٹہنا مشکل ہوا اوس کوچہ کا — جسکو از خود رفتگی ہی ایک سفر ہے دور کا

مسرت تخلص شیخ وزیر علی نام فکر سخن مین حکیم عزت اللہ عشق سے مسرت اندوز وطن انکا دہلی عرصہ قریب تک دکن مین زمرہ شعرا سے دیوان چند و لعل سے گنے جاتے ہین یہ سخن آموز کلام سے خوشی حاصل صفحہ کاغذ مین یون داخل

اگرچہ رونے روتے کہو بین آنکہین — نہ رکہا دیدہ خون بار پہ ہات

مستمند تخلص یار علی خان نام عظیم آبادی شاگرد مرزا بچہو متخلص بہ فدوی سخن سے مستمند ہین دلمین خورسند ہین ایسا کلام جسکا یہ انتظام

شمع تک وصل سے ہے یار امید — ہے مشکل ایکدم ہزار امید

مسیح تخلص میان براتی نام تجارہ وطن اصلی کشمیر کلیم طور سخندانی اسطرح

لن ترانی کی تدبیر مشتاق جلوہ شاہد مدعا کا سوال رب ارنی ہے معشوق مغرور حسن کا جواب لن ترانی و مہر شکر نی ہے وادی ایمن صفحہ کاغذ مین ظہور نور دیدار ہے سو سبحان شائق جمال لعبت معنی کا دل بیقرار ہے

شاید کہ سوئے زلف کا شانہ تھا پست عمر
بے ڈھب رہا تھا جسکو میری پیچتاب رات

مشیر تخلص قطب الدین نام از افضل شاگردان شاہ نصیر وطن انکا شاہجہان آباد نبدیشش مضمون سخن دلپذیر سخن انکا ہم جلیس ہے مزاج طبع سخن کا ہمسر

یہ تکلیف ہے کہ وحشی نے تیری پانوں نکالا
پھر دست جنون سلسلہ جنبان نہوا ہو

مشتاق تخلص عبد اللہ خان نام اشیدا انکی ایران گروہ معزز و نان شاہی سے ہین علم جفر مین قاعدہ دان بزم سامعین مشتاق ہے دیدار معشوق مضمون کا اشتیاق ہے شاعر طبع طاق ہے سخن گوئی مین مشتاق ہے طبع کیمیا گری مین ہر روز پارہ کیطرح بیقرار دل سیم خام کی لالچ مین پچتہ پارہ پارہ بار بار دل کاغذ کی بوتہ مین مس سخن کو عقل کی بھوٹی سے آتش شوق پر چکر دیا چکن کیا دیا طلا کے مانند ایکدم چمک کر دیا

اپنی ہم بند کی یہ پھول سے گئے +
اب جو دیکھا وہان خدائی ہے
رنگ کیون سبز ہی حیدری کا تیر مرا یہ مشتاق +
کسنے دیکھا ہے تجھے زہر بھری آنکھون سے

مشتاق تخلص حافظ تاج الدین نام میرٹھ کے باشندے سنا ہے کہ روشنائی چشم کو دنیا بے ثبات سے چشم پوشی پایندہ حافظ طبع مشتاق کو دور مضمون سے شوق ہے بن دیکھے جمال نازنین سخن کا ذوق ہے یہ نظم ہے جسکے واسطے مشتاقونکی آراستہ بزم ہے

کوہکن پرویز کو قصہ اپنا اپنا سنائی دو
ہے یہ وہ افسانۂ شیرین ایک پری دیوانی ہو

مشتاق تخلص محمد واصل نام بدایون انکی سکونت کا مقام بندہ انکے اور حال کا مشتاق انکی طباعی کا جہان کو اشتیاق وہ ذہن سے یہ سخن ہے

ہمارے کام پہ ہر چند آسمان پھرے
تجھے قسم ہے جدھر اسطرف کو آن پھرے

مشہور تخلص لا اعلم باقی بیان موقوف اور حالات مثل مشادی محذوف کیا

مضمون طبع فقط صفحہ کاغذ پر ہے تمام عالم مین مشتہر ہے

خوشی سے کیون نہ ای مشہو پھلین بجائین ہم | ملے گا یار ہمسے آج پھر بازو پھڑکتے ہین

مصدر تخلص میر ماشاءاللہ خان نام والد میر انشاءاللہ خان علم طب مین اوستاد اور کبھی افکارات کو ماضی کرکے فی الحال مصدر ایجاد نفی مضمون کا قواعد طبع سے اثبات بیان کیے مستقبل کی نکات ماشاءاللہ طبیعت چالاک ہے شاہد مضمون صحن کاغذ مین بیباک ہی

کافر ہو سوا تیرے کرے چاہ کسی کی | صورت نہ دکھاوے مجھے اللہ کسی کی

مصحفی تخلص شاعر عزہ اوستاد ذوی الاحترام اوستاد مسلم الثبوت علم ہمہ دانی مین غلام ہمدانی نام ابتدا کی انکی قصبہ امروہہ مضافات مرادآباد شباب مین تشریف لائے شاہجہان آباد خجستہ بنیاد وبعد چندے مشتاق شہر لکھنؤ ہوئے مرد مین شروع انکا انجام عہد سجدہ گاہ شعرا کے دن انشا و جرأت کے ساتھ ہم نشین و ہم جلیس و ہم زبان و ہم ردیف سنا ہے کہ فی الحقیقت چھہ دیوان زبان اردو مین اور دو تذکرے اور ایک دیوان فارسی معہ تذکرہ انکی تصنیف و تالیف بہت ملک اسکے سخن سے آباد ہین اکثر شاگردون کا اوستاد ہین سیاران گلستان سخن ان جو منصف مزاج ہین غالبا احقر سے راضی ہون گے اور اس معرکہ مین یقینا قاضی ہون گے یہ شخص اتنے بڑے اوستاد ہین جنکے تعلیم یافتہ خواجہ حیدر علی آتش اور مرزا حیدر علی گرم شیخ پیر بخش مسرور اور طالب علی خان عیشی مرزا تقی ہوس وغیرہ شاعر مشہور انکی نسبت صاحب گلشن بیخار نقش مدعا بھرتے ہین اور کس کس طرحکے ملمع کی افترا پرداز زبان کرتے ہین کہ صفت کے ساتھہ اہانت بھی برابر ہے اسواسطے اس کتاب مین انکی عبارت بھی اکثر ہے اسکے باب مین ترقیم ہے جس سے سامع کا دل دو نیم ہو

مصحفی تخلص غلام ہمدانی اصلش از قصبہ امروہہ منضافات مرادآباد ودر عنفوان جوانی بہ جہان آباد آمدہ طرح اقامت افگندہ آخرہا بہ لکھنؤ رفتہ و تا نفس

آخر ہمہ را اینجا قرار گرفتند و فالتش را امروز دہ سال گذشتہ عمر بسیار یافتہ
ابتدا الیش انتہا ہر دورہ سودا لیعد یاجرات وانشا مشاعرات ومطارحات کردہ
است شش دیوان ریختہ و دو تذکرہ تمام کردہ و دیوانی در فارسی و تذکرہ
ہم وار دو قوت مشق او از اینجا توان دریافت در بلاد شرقی بسیار مسلم و باو تلمذ
بسیار بودہ و اکثر سخنوران آن بلاد اکتساب فن ازو کردہ اند ہر چند بمقتضای
شیوہ بسیار گویان اکثر کلامش بیک پایہ واز لطافت خالیست آنا گزیدہ اشعار
او در نہایت رتبہ بلند است عالیست چنانچہ ازین ابیات کہ از دواوین
وی گزیدہ آمد پیداست اور استاد بیان نقش فقرات انکے ظاہر صاف ہے
انکا عیب ہنر کی مثل آئینہ شفاف ہے کیسے فقرے چلتے ہیں وقت مقابلہ
حسرت سے ہاتھ ملتے ہیں ایسے استادونکو عیب لگایا جب اپنے
استاد اور اپنے تئین بڑا کہوایا انکی عیب گوئی معروف ہے عاصی کے
عرض کرنے پر کیا موقوف ہے بیان مصحفی صاحب استاد ہین استادی
کے کیا قایل ہین جو صاحب انہون سے ترک ادب کرین وہ خود جاہل ہین
مصحفی کلام انکا حقیقت ہر مسلمان مذہب شعر کی بکت ہے گویا دولہا دولہن کے
روبرو آرسی مصحف ہے کیا لہجہ ہے کیا زبان ہے کیا مضمون ہے کیا بیان
ہے شاہد مضمون کے جلوہ جمال سے صفحہ کاغذ غیرت برق ہے نہین نہین
برق حسن کی چشمک دیکھے تو حیرت کے دریا مین غرق از پا تا فرق ہے
انکے آفتاب سخن کی تابش سے مشرق مطلع خورشید ہے کاغذ کا صفحہ رشک
چہرۂ [illegible] عید ہے تحریر اشعار ہی جو زبان قلم کو یاد ہے

کی ٹانک ایک آسیب دم شمشیر قاتل نے کلی	ورنہ پیمانہ ہماری عمر کا لبریز تھا
ای مصحفی تو [illegible] ہے [illegible] گرا	دل پھر گیا نہ آخر تیرا خدا سے دیکھا
سمجھے ہیں جنت کا کہین نام لیا تھا	اس ننگ سے دوزخ بھی جلاتا نہین مجھکو
عاشق سے بھی ہوتا ہے کہین صبر و تحمل	کہتا ہے وہی کام جو آتا نہین مجھکو

جب سارے سر سے خون نہیں تیری تیر کے بھرتے
تب زخم سے نیت تیری نخچیر کے بھرتے
گرتے نہ درم پانون جو دیوانیکی تیرے
آغوش نہ یون جاتے زنجیر کی بھرتے
گھرا نہ لگا زخم میرے لطف تو تب تھا
جب پشت بھی خون نہین تیری شمشیر کی بھرتے
اے مصحفی اب باقی نہیں قافیہ کوئی
آگے جو سنگھے کوئی تو خوگیر کی بھرتے
وہ نخل حنا ہون کہ جو سر بھی مرا کٹ جاے
خون ست سینہ اپنا حسینوں ہین مین بٹ جاے
مژگان وہ ستم تیر قضا ہو وے ہے قربان
آنکھیں وہ بلا جنسے وہم آہو کا اولٹ جاے
شکل امید تو کب ہمکو نظر آتی ہے
صورت یاس بھی بن بنکے بگڑ جاتی ہے
سیری اسے ہوتی ہے نہین جو نکو سے
عاجز ہون بہت دیدۂ کمبخت کی خو سے
کافر کو کبھی سیل نہو جائے مصحفی
زلف سیہ یار پری رہتی ہے رو سے
یہ شب ہجر مین اوٹھ اوٹھ کی قلق کے مارے
دل کو دیتا ہون تسلی کہ سحر ہوتی ہے
لاف گرمی تیری عارض پہ جو گلشن مارے
عارض گل پہ صبا طپش سے دامن مارے
دیکھنا کسکا کہ یہان در تک بھی آنا منع ہے
روزن دیوار سے آنکھیں ملانا منع ہے
طاق ابرو پر نہ رکھوا دل لگانے ہین جو تیر
کیونکہ قبلہ کیطرف رکھنا نشانہ منع ہے
بیٹھ کر بالین پہ میری تو نہ رو اے شمع
روبرو بیمار کے آنسو بہانا منع ہے
ہم تیرہ بخت پاس سے کہتے جس نہال کے
پتے نکالی اوسنے زبان غزال کے
کنج قفس مین ہمتو رہے مصحفی اسیر
فصل بہار باغ مین دیکھو مین مجال کے

مضمون تخلص لا اعلم معاصرین حیدرہ گاہ شعرا و مرشد شعرا مضمون فکر انکا بہت بہتر نہایت خوب اچھا مضمون کا جو مطلب ہے معانی شناسونکے روبرو صفحہ کاغذ پر مرتب ہے

ہے ہیچ اوس بن کون ہی خوش وا وہ پہ ہو وہ
کسکو خواہش ہے معاذ اللہ یہ ہو وہ ہو

مضمون تخلص شرف الدین نام سلسلہ نسبت اولاد حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس اللہ سرہ تک ادب یافتہ خان آرزو اکثر خیال سخن طرف صنعت ایہام بالوقت تھا بلاشک کس مضمون کی عبارت ہے جو ثبت جریدۂ محبت سے

تیر مژگان برستے ہین مجھ پر	آب پیکان کی اسطرف سے ڈہال

مضطر تخلص لالہ کنور سین نام لکھنؤ وطن اصلی شاعر طبیع مضطر شاگرد غلام ہمدانی مصحفی شاہد سخن پر دل بیقرار صفحہ کاغذ سیماب وار سامعین کا دل مضطر ہے جی حیران و ششدر ہے

ابہی سے بیقراری ہے تو ہمنے	دل مضطر مقرر رات کاٹے

مضطر تخلص مرزا اسمٰعیل بیگ نام ذکی فکر رسا طبیع ذکا اضطراب طبیع تسلی خاطر شائقین سے انتہا جو انکی ترقیم ہوا وسیکی ترسیم ہے

تہا خود وہ تڑپنے سے خجالت زدہ ہمتو	مضطر ہے لئے کبھی خون کا دعوی نکر سکے

مضطر تخلص لالہ درگا پرشاد نام قوم کایتہ لکھنؤ وطن انکا کلام مردہ کو اعجاز دم عیسوی محمد عیسے ثانی زندہ کیا ذکر ہے جنکا کلام مضطر پر شوق دل شائق بیقرار ہے صورت برق بیتاب اضطرار ہے ایسا ارشاد ہے مضمون فرحت خیز کی [illegible]

ترے وعدون پہ اب ہم دم شماری	بہت اختر شماری کر چکے ہم

مضطر تخلص محمد حاجی نام پسر قاضی رحمت اللہ خان جو قاضی القضات شاہجہان آباد تھے پیچھے انتقال والد کے خدمتگذاری مسند مصطفائی سے دل شاد تھے فکر سخن مین ممنون سے ممنون شاہد سخن پر مفتون جلسہ شاعر کا مقام قاضی سخن کی سبب دار القضا کہلایا یہ مضمون تازہ عاصی کی زبان مضطر کو مفت ہی ہات آیا بحکم قضا جریان ہی صفحہ کاغذ گویا فرمان ہے

کٹے کس طرح سے نہین یہ شب فراق	شاید کہ گردش آج تجھے آسمان نہین

مظہر تخلص مرزا جان جانان نام عالی نسب والا حسب آبا و اجداد انکے صاحب جاگیر تھے انکے والد نے کسی سبب غاشیہ برداری عالمگیر بادشاہ کی چہوڑی اور گوشہ گیر تھے اور یہ جب دہلی مین سن شعور کو پہونچے تب دہلی مین رہنا اختیار کیا تو گداز دل افضل طبیع عاشق مزاج صاحب باطن با انہمہ گوہر نگار آبدار کیا ترتیب دیوان بوجہ احسن بہتر ہے اور بیاض بدرجہ اوسط ہے تحریر ہے جواہر

نالہ وہی ہے کہ ساتھ اوسکے کلیجا پھٹ جائے
خوش ہی اک پھنک گئی ہے مرغ گرفتار کو تو

یہ منزل گاہ دنیا کنج آسایش نہین غافل
خطر کی جا جو سوتی بھی ہین تو ہوشیار سوتی ہین

جنکی مرقد پر کھڑی روتی ہی تو اب زار زار
صورتین کیا کیا ملی ہین تیکھے سے گل مین ہم

جسکو تکیہ ہی خدا کا اونکو کیا تکیے سے کام
سو رہی جب نیند آئی رکھ کے نیچے سر کے ہات

باغ گیتی مین ہے رنگ غنچہ ای سحر وقت اب
ہے سیری عقدہ کشائی حیدر صفدر کے ہات

مومن تخلص مومن خان نام ساکن شاہجہان آباد شاگردان شیخ محسن کے اوستاد اگر نور بات سحر بیاض فکر دیکھے تو صحن خانہ سے کوچ کرائے کشش الفاظ سے اوسکے ہوش مین خرابی پائی جائے رشتہ جان تار تار ہو رشک مضمون سے شاعر ہات ململ کے بیقرار ہو کلام میٹھا ایسا گاڑھ کہ جسکی حیرت سے شیرین زبان شکل کوہ کن شور مچائین نشہ شراب الفاظ سے مخموران مخانہ سخن دستار کو ہوا مین اڑائین مصرعہ نازک کو رشک سہی گلبدن گل کہائین اور بیتابی کی شعر پر ایسے مضطر ہون کہ رات کو کم خواب آوے بیتاب ہو جائین بانا بافتنی والے فکر شایستہ کی اگر اس کی نظم کو کوشش کرین تو اپنی تعریف تانا بانا بھول جائین روبروے خامہ انکی کلک ہاے سحر نگاران سامری کا نام بھول جائین اگر ارادہ تعلیم کسی کو دن پر کرین تو ایسے پیچ سے پٹی پڑھائین کہ خامہ اوستاد بھول جائے اور جو کسی زبردست پیشہ والے کو کارخانہ عقل دکھائین تو ترت دنیا کے بارہ سندسین ہتھا پائی تک نوبت آئی انکے انا بل مباحثی کے قایل ہو کر شیخ شیخ الرئیس کو اونسے کیا تخصیص ہے قارورہ شناسی کی تمیز ہے کہ انکو آب حیات سے زیادہ تر عزیز ہے ارسطو کو کیا عقل تھی انکی سمجھ کے آگے وہ ایک نقل تھی قانون و نفیسی مین انکی طبیعت یکی سی سدیدی و موجز و شرح اسباب انکی ذہن رسا کی طفل مکتب کی کتاب علم نجوم مین اوستاد ہین ستارون کی سب چالین یاد ہین اب تقریر اور کرتا ہون اور طرف غور کرتا ہون انشا اوستاد باپ پیر اگرچہ ناقص ہی لیکن کامل کہا جاتا ہے اوس مرتبہ تک کہ تعریف حد سے زیادہ گذر کر صورت

ہو جاے مگر اسکو شعور اور عقل و ہوش و آدمیت تہذیب اخلاق چاہیے
کہ حد امکان سے بڑھکر قبیح نہو جاے جیسا کہ مخبر صادق نے ارشاد کیا خیر الامور
اوسطہا پر صاد کیا صاحب گلشن بیخار اپنے غم و جوش و خروش مین اکثر شعرا
خود ہی سے بیہوش ہو گئی یارون کو تقریر کی تنگی ہے وسعت ہوئی طبیعتون کو
جوش ہو گئے مومن خان صاحب جو انکے اوستاد ہین اونکی صفت حد سے
زیادہ کی شعر بھی اتنے لکھے کہ ہنگام شمار معلوم ہوا کہ اسقدر شعر کسی کے نہین
لکھے اور تعریف پر طبیعت آمادہ کی مولانا صدر الدین خان کی تعریف اپنے
بھی زیادہ کی شاید انکے دادا یعنی اوستاد کے اوستاد ہون گے اونکو کیسے
علم ہنر کسب فرمودہ آدمی نام آور ہو دریا سے جوہر کا شناور ہو یا ہو ون گے
انکے نزدیک سب استادان ماضی و حال لیاقت سے دور ہین بس ایسے
اندازون سے خود ہی نے جانا کہ یہ تالیف تذکرہ کے طرز و انداز سے ناواقف
و مجبور ہین الا معنی الیہ کی دل کا مدعا استاد و ہمنشینان یہ مطلب تھا کہ
اس پردے مین سب کی ہجو کیجے اور تعریف و توصیف پر تو خیال کب تھا وہ
شاعر جس حساب سے بہتر یعنی بہت اچھے رہے جنکا باوجود مستغنی ہونے کے مشار الیہ
نے ذکر کیا پہلو خالی رہے صرف سات شخصون کے واسطے اتنی دردسری
اختیار کی اورون کی بدگوئی اور عیب جوئی مین تکرار کی اون سب کی سعی اپنے
خوب دل کھول کے تعریف کی زبان بند ہوئی گویا اسی واسطے تذکرہ کی تالیف
کی تو بے تعریف والے جو درج کتاب نہین سستی چھوٹے جھگڑا مٹا خلل گیا خوب ہوا
بہتر ہوا جو انکے عیب جوئی اور ریت و لعل گیا اتفاقاً جو کوئی صاحب یہ فرما وینگا
کہ سجدہ گاہ شعرا اور مرشد شعرا اور ناسخ و آتش وغیرہ کی کیسی تعریف لکھی کیا فقط
اپنی ہی قبائل کی صفت کی نغمہ زبان خامۂ ساحری پیشہ نیاز مند سے یہ جواب ہے کہ انکے
کے حال کتاب مین ویسے لکھے قابل ہجو یہ جانتے کی کہ توصیف لکھی اگر اونکی عیب جوئی
و بدگوئی پر ذہن سے کیجئے تو گلشن بیخار کا نام خار بن رکھیے جو صاحب باریک بین

اور نکتہ رس ہین اونکے واسطے یہی ایما بس ہین مولف بھی خوش کرلیتا کہ ہم بھی خواہ مخواہ مصنف صاحب تذکرہ مشہور رہے اونکے اوستاد دل راضی کرلیین کہ ہم ایسے ہین جو ہمارے شاگردونے تذکرہ جمع کیا پر صاحب شعور دن کی تیز ویک دورو دور رہے انہون نے سب کی تعریف اہانت کی شمول کی شیوا بیانی کی آگے غافل ہوکر بھول کی ازانمیان میر سوز صاحب جو صاحب دیوان اہل زبان اوستاد کامل اونکی نسبت انہون نے جو لکھا ہے وہ فقرہ گلشن بیخار کا گلستان سخن مین داخل بعض جا کل عبارات کہین فقرات ساختہ مین تقریر کو وسعت ہے الا کتاب طول ہوتی اورسامع کو وقت ہے جو صاحب عاصی کی تقریر غلط سمجھین اگر خدا توفیق دے تو دو نو کتابون کو دیکھین انصاف پیکر باندھین جہالت اور ہٹ دھرمی کی گرہ کھولین تب جھوٹ سچ معلوم ہو حق و باطل مفہوم ہو اگر اسپر بھی اونکی جانبدار ہین تو صاحب گلشن بیخار کے یار ہین جب بے منصفی کا قدم درمیان ہے تو طاق کے سرپر کتاب ایمان ہے انکی طبع کا موسن فکر سخن کا رنیدہ مشاعرہ کے گذر مین لایا جو لایا ولال کو دکھلایا لفع ٹایا ٹوٹا ہاتھ آیا کاغذ کیا دو کالک لگا ہے جسمین مومن کی جنس شعر ہے دوا اچھی ہے

شب کو جو گرم گرم وہ آکر چلا گیا
یہ سینے کی ہوئی کہ مجھے غش سا آگیا

تو فلک مین کیا کرے یہ نالۂ آتش فشان
ایک دشمن سر سے کھویا اور پیدا ہو گیا

تو فلک مرگ ہے تمسے سب غافل
اب کسی کا بھی آسرا نہ رہا

یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا
مین الزام اوسکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

دکھلا رہی گی جلوہ نزاکت کہ ہے اونہین
دشوار چاک پردۂ حائل کو سمجھنا

بت خانۂ چین ہو گو ترا گھر یہ
مومن ہین تو سمجھ کہ آ نکلے ہم

دیکھنا اوس دہن تنگ کی بوسہ کا مزا
کہ ہوسناک تمنائے عدم کرتے ہین

جاکے کعبہ مین بھی مومن نہ گئی دیر کی یاد
جائے لبیک صدا ہائے صنم کرتے ہین

یہ سے حیا بری کو مجھے کو جہان کو تم
کہ روز پردۂ حائل کی تمکنت کرتے رہین

لاشہ پر آنی کی شہرت سب غم دیتے ہین ‏ ‏ ای پری ہم ملک الموت کو دم دیتے ہین
مجلس مین میرے ذکر کے آتی ہے اوٹھو دہ ‏ ‏ بدنامی عشاق کا اعزاز تو دیکھو
جنت مین بھی مومن ملا ہای بتون سے ‏ ‏ جور اجل تفرقہ پرداز تو دیکھو
وہ چلا جان چلی دونو ہیا نشی کے ‏ ‏ اسکو تھامون کہ اوسے پانون پڑون گر گر کے

میر تخلص مرشد شعرا درۃ التاج اساتذہ فلک احتشام ورغرر بحر اوستادان رفیع احترام لولوے شاہوار فصیحان ارفع الشان جناب میر محمد تقی نام والا دودمان عالی خاندان ملک مالوفہ ابر نیسان بار فخر دہلی در لکھنؤ ہمشیرہ زادہ سراج الدین علی خان آرزو اوستاد اساتذہ جدید و قدیم جنکے سب شاعر معتقد ہین جو جاہل انکی نسبت الفاظ اہانت لکھے اوس سے گفتگو فصاحت خادمہ کلک جادو نگار بلاغت کنیز خانہ طوطی اطوار محاورات روزمرہ غاشیہ بردار طبع شوخ گہر بار مضمون عاشقانہ سحاب فکر سے ترشح کرتے ہین نباتات کیمیا خصلت مرزبوم شعر مین نشو و نما پر اوترتے ہین اہتزاز نسیم طبع سے وہ گل ہاے بوقلمون کھلاے جنکی نکہت سے مشام سیاران عنبر سیر ہو جاے عنادل طبع سخن سنجان عصر شاخ مضارع رنگین پر پروانہ وار نثار طوطے نواسنج زبان خوش گویان کلام کے روبرو صورت آئینہ بعد شکل حیران و بہ اضطرار زبان گویا کا کام نہیں کہ انکے لب و لہجے کے روبرو گفتگو کرے ناطقہ کو تاب کہان کہ یارا بات کہنے کا ہو روبرو اف یا تو کرے صفیر خامہ چمنستان دیوانین شک صداے بلبل ہزار داستان نواے کلک دو زبان بوستان نظم مین روش نغمہ طوطی خوش بیان جس مرتبہ صفت لکھیے مناسب اور بجا لاریب فیہ جسقدر تعریف کیجیے زیبا صاحب گلشن بیخار آنحضرت اوستاد کی خدمت مین بھی بے ادبی کے لفظ لاتے ہین صفت کی عبارت لکھتے لکھتے پھر وہی ژاژ خائی کیطرف لیجاتے ہین اور ایسے ایسے فقرات تحریر فرماتے ہین پست و بلند کہ وہ گلشن بینی و رطب و یابس کہ در ابیاتش بنگری نظر نکنی و از نظرش بیفگنی که گفته اند شعر

شعر گر اعجاز باشد بی بلند و پست نیست	در ید بیضا همه انگشتها یکدست نیست

اس فقریکا فقرہ دیگر دوسری چہرۂ تصویر کا اور ہی رنگ ہے اسکے اس بیان کا نحو طرز کا ڈھنگ ہے کہ در قصیدہ فکر خوش نداشتہ چنانکہ غزلش بلند رتبہ تر است ہمچنان قصیدہ اش پست پایہ تر در بد و حال شاہجہان آباد آمدہ و تمتع نیافتہ ناکام برگشتہ الخ جب ایسے صاحب کی نسبت یہ عبارت ہو تو اورون کی کیا حالت ہو سیر گلشن بیخار و گلستان بیخزان سے جھوٹ سچ دونون کا معلوم ہوگا فریقین کا نیک و بد سیارون کو مفہوم ہوگا مرشد شعرا نے چھہ دیوان فکر شایستہ سے آمادہ کئے کہ شش جہت ہین جواب نہین انکے برابر نظم اردو مین کسی شاعر کی کتاب نہین قیام اپنا لکھنؤ مین اختیار کیا سرکار نواب وزیر الممالک مین روزگار کیا یہ اشعار نتایج افکار شریفہ سے زیب جریدہ کیے فی الحقیقت شنیدہ نہین بلکہ دیدہ کئے گرمی کلام سے عدو کباب ہے آتش حسرت مین خاک وہ خانہ خراب ہے کلام میر ہے افسر مرزا کبیر ہے اوستاد کا ارشاد ہے جسکے فیض سے ہر شاگرد استاد ہے صفحہ کاغذ دبستان سخن ہے سطح قرطاس گلستان سخن ہے جب پڑھتے اور گنتے ہین تو نظارہ کی دامن دامن پھول چنتے ہین اس گلشن کے سیارون کا دل باغ باغ ہے بہار دیکھیے تو غیر خزان نصیب ذلیل خوار کے دلپر داغ ہے رہروان منزل نظم کے خضر کا کلام ہے اس
طریق سے جادۂ کا تمدید انتظام ہے

ہم رہ روان راہ فنا ہین برنگ عمر	جاوینگے ایسے کھوج بھی پایا نجاینگا
اولٹی ہوگئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا	آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا
گئی تسبیح اوسکی مرتے دم کب میر کے دل سے	اوسیکی نام کی سمرن تھی جب منکا ڈھلکتا تھا
کیا آرزو ہے جس سے سب زخم نم ہوئے ہین	ہر زخم سو جگہ سے ناسور ہے ہمارا
مسجد مین امام اکے ہوا آج وہان سے	کل تک تو یہی میر خرابات نشین تھا
اولجھاؤ پڑگیا جو مجھے اوسکے عشق مین	دل سا عزیز جان کا جنجال ہوگیا

خدا کو کام تو سونپے ہین مین نے سب لیکن
رہو ہے خوف مجھو وہان کی بے نیازی کا

کیا ہے گلشن مین جو قفس مین نہین
داغ دل دیکھئے بس چمن دیکھا

ہم خستہ دل ہین تجھسے بھی نازک مزاج تر
تیوری چڑھائی تو نے یہان جی نکل گیا

سر دور فلک کبھو ن مین اپنے رو برو ٹوٹا
کہ سنگ محتسب سے پائی خم دست سبو ٹوٹا

تھا استعار حسن سے اوسکے جو نور تھا
خورشید مین بھی اوسکا ہی ذرہ ظہور تھا

ہنگامہ گرم کن جو دل ناصبور تھا
پیدا ہر ایک نالے سے شور نشور تھا

پہونچا جو آپکو تو مین پہونچا خدا کے تئین
معلوم اب ہوا کہ بہت مین بھی دور تھا

آتش بلند دلکی نہ تھی ورنہ اے کلیم
یک برق آہ خرمن صد کوہ طور تھا

شعلہ کہ پاس تا قمر و سنجاب تھا تو کیا
جب زندگی کی رات گذر گئی تو غور تھا

ہم خاک مین ملے تو ملے لیکن اے فلک
اوس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا

کل پانون ایک کاسہ سر پر جو پڑ گیا
یک سر وہ استخوان شکستون سے چور تھا

کہنے لگا کہ دیکھ کہ چل راہ بے خبر
مین بھی کبھی کسی کا سر پر غرور تھا

تھا وہ تو رشک حور بہشتی ہمین مین میر
سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنے قصور تھا

سیر کی قابل ہے دل صدپارہ اوس نخچیر کا
جسکے ہر ٹکڑے مین ہو پیوستہ پیکان تیر کا

گرمی عشق مانع نشو و نما ہوئے
مین وہ نہال تھا کہ اوگا اور جل گیا

کیا چمن کہ ہمسے اسیرون کو منع ہے
چاک قفس سے باغ کی دیوار دیکھنا

آنکھین جو رہتی تو نہ تک ابر بہار سے
میری طرف بھی دیدہ خونبار دیکھنا

اعجاز منہ تکے ہے تیری لب کے کام کا
کیا ذکر یہان مسیح علیہ السلام کا

داغ فراق حسرت وصل آرزوی شوق
مین ساتھ زیر خاک بھی ہنگامہ لیگیا

لخت لہو جو ہو گیا تو بھلا ہوا کہ کہان تلک
کچھو سو سینے سے داغ تھا کچھو درد غم سے فگار تھا

دیر و حرم مین کیونکہ قدم رکھ سکیگا میر
ادہر سر تو اوس سے ہٹ پھری اودہر خدا گھر

پھر آج میر مسجد جامع کے ستھے امام
داغ شراب دھوتی تھی کل جانماز کا

دو قدم ساتھ جنازہ کے نہ آیا وہ میر
جانتا تھا کہ اسے ہے میری رفتار پسند

ہمسے کچھ آگے زمانے مین ہوا کیا کیا کچھ | تو بھی ہم غافلون نے آہ کی کیا کیا کچھ
حسرت وصل غم ہجر وصال رخ یار | مر گیا مین پہ مرے جی مین رہا کیا کیا کچھ
درد دل زخم جگر کلفت غم داغ فراق | آہ عالم سے مرے ساتھ چلا کیا کیا کچھ
ایک محروم سگئے میر ہمین دنیا سے | ورنہ عالم کو زمانے نے دیا کیا کیا کچھ
اے غافلو دم ارہ صفت اے جاے ہے | چلیتو کہ نخل عمر کو یہ کھاے جاے ہے
کیا تن نازک ہے جان کو بھی حسد جس تن پہ ہے | کیا بدن کا رنگ ہے تہ جسکے پیراہن پہ ہے
راہ دم تیغ پہ ہو کیون نہ سپید | دل پہ رکھین ہینگے تو گذر جاینگے
کیا موج ہوا ہے یہان اسیر نظر آئی | شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی

مشغل تخلص مشغل علی نام اصل انکی کشمیر سے ہے اسکے سخن کی تحریر

خورشید جو نکلا ہے سو وقت یہ لرزان ہو | کوٹھے پہ کھڑا تھا شاید وہ ماہ لقا ہوگا

معصوم تخلص میر شیت علی نام حکیم عزت اللہ عشق کے شاگرد شیت ایزدی سے انکی طبع معصوم کی فرحت مضمون سے عشق پھر اگرد کتنا تیز قلم ہے کہ سر دشمن بد تیز قلم ہے

خیال چشم میگون مین قدم مستانہ رکھتے ہین | دیوانے ہین ہمارا نام جو دیوانہ رکھتے ہین

مفتون تخلص مرزا کریم بخش نام از خاندان گورکان شایقین انکی بندش مضمون پر مفتون بجان مضمون پسندیدہ شست جریدہ

مفتون خمار بادۂ شب ہو تو پھر پیئو | ایک جام جا کے ساقی یہان شکن کے پاس

مفلس تخلص محب علی نام صاحب گلشن بیخار جب تک کسیکو برا کہین تو دل بیقرار رہتا ہے سچ ہے جبر مین کسی کا اختیار رہتا ہے انکے باب مین یہ فقرہ مرقوم ہے جسے صاف برائی مفہوم ہے مفلس تخلص محب علی حاشق از تخلص پیدا است در رامپور بہ عطر فروشی کسب معیشت میکرد و اوراستائی بالفرض اگر کسی کا تخلص خراب یا مقتول یا بسمل ہو تو گیا اوسکا حال تخلص کے معنی پر سمجھنے کے قابل ہو یہ تقریر مین صرف ازراہ کینہ ہین انکی طبیعت کا کسی

یہی قرینہ ہے غیر اسکے گنج مضامین سے ہر ساکن سخن کی طبع آسودہ شمیم عطر مضمون سے دماغ شنا سے نکہت آسودہ ہے

آؤن تو لاکھ بار پہ دربان تیرے کوہین ۔ مفلس مجھے سمجھکے نہ دیوے آبرو کرین

مقبول تخلص لا اعلم دہلوی شاگرد شاہ اسد خان فراق ہے مقبول سخن کا انکی کلام نہایت اشتیاق تحریر نظم معقول سامع کی طبع پر مقبول

دل گرفتاری کو اوس زلف کی کب جیا ہتا تھا ۔ عشق نے ڈالی ہے یہ پانون مین زنجیر بزور

مقتول تخلص ابراہیم بیگ نام اصفہانی الاصل پیدائش انکی مقام دہلی زخم سینہ سخن مرہم توجہ غلام ہمدانی مصحفی سے بہندمل ہوا چونکہ مضامین تیر نگاہ و شمشیر ابرو اور دشنۂ مژگان انکے دیوان مین بہت ہین گویا کہ کلام ممدوح خنجر قاتل ہوا کا غذ خونی ہے جسپر شہادت نامہ مضمون کی لکھائی ہے

مین یہان خون رو رہا ہون ہاتھو نسے اونکے ۔ جو پانون پر اوسکے حنا باندھتے ہین

مقصود تخلص لا اعلم لکھنوی کمترین یہ عرض کرتا ہے کہ جو شخص انکی نزدیک کمال ناقص ہے پھر اوسکا ذکر لکھنا اور اوسکے ضمن مین ہوی الیہ کو برا بھلا کہنا محض بیجا بلکہ عقل سلیم تو ہرگز قبول نکرے مگر انکو من جانب الشیطان بغض و حسد الصاف اسکا سپرد بخدا مقصود اس تقریر سے یہ کہ ظاہر انکی عبارت کی تحریر سے ہے مقصود تخلص از سوقیان لکھنؤ است خرافاتش نہ سزا ہے کہ درین اوراق مذکور گردد اما چون نوشتہ اند نوشتہ شد انتہی حقیقتاً صاحب گلشن بیخار کا کلام سوقیون سے بھی بدتر ہے ان صاحبون کو اس بیہودہ عبارت مین جو لکھا بیجا سراسر ہے انکی عبارت سے مسلسل ہو کر کلام ہو تو زبان خجل ہے کمال نادم و منفعل ہے لیکن دریا کے خس و خاشاک سے گوہر کے دست ناپاک سے آبرو نہین جاتی بد بات نہین آتی لعل اگر خلاب مین گرے خراب نہو شریف جو مفلس ہو جاے بے آب نہو خیر باطن مقصود کے کلام سے مقصود ہے حاسد عیب گو کو سزا دینے والا معبود ہے یہ مقصود کا کلام ہے جسکے برا کہنے کے سبب حاسد بدنام ہے

بوسہ لیتو سے خفا ہوتی ہو کیون مشفق ہن — بوسہ وہ شئے ہی کہ دونون کو مزا دیتا ہے

ملال تخلص لا اعلم لکھنؤ والی ہین جنہون نے گوہر مضمون گوش شوق مین ڈالے ہین کس مذاق کا کلام ملال ہے جسکے روبرو فرحت وعیش پامال ہے ایسا فرمایا یون لکھنے مین آیا

موت آئی نہ سر شام جدائی مجکو — سخت جانی نے عجب رات دکھائی مجکو

ملول تخلص شاہ شرف الدین نام اسکے سخن پر ملال سے ملول طبیعتون کو کہان فرحت کا خیال خام ہے فرمان اورکا نفذ کا سیدالن

تیری جدائی نے یہان تک ہمین ملول کیا — کہ زندگی کے عوض مرگ کو قبول کیا

ممکو تخلص لا اعلم با وصف ممکو تخلص کی ساغر عرا و صہبا سے حالیسے خالی ہے نہ ساقی نہ جام نہ مغبچہ نہ رند بدنام نہ شراب پر تکالی ہو وہ مین یہ سخن

سرو سا قد گل سا چہرہ جب دکھایا آپنے — قمری و بلبل کو آپس مین لڑایا آپنے

ممتاز تخلص لا اعلم فیض آبادی شاگرد سجدہ گاہ شعرا سخن ممتاز سے گوش سامعین کو اس روش سرفراز کیا

ہمارے رونے سے انکا بخار اوٹھتا ہی — کہ جیسے پانی کے چھڑکے غبار اوٹھتا ہی

ممنون تخلص میر امانت علی عظیم آبادی دہلی مین تحصیل علم کو آئے میر فخر الدین موزون کے شاگرد ہوکر شاہد نظم سے عیش اوڑائی کلام موزون ہے جسپر سامع منفتون ہے کلام موزون ناظم طبیع کا ممنون

اہی وائے کہ تیرے لیے اس خاک نشین کو — جون باد لیے پھرتی ہے گھر گھر تپش دل

ممنون تخلص سید نظام الدین نام فرزند خورد میر قمر الدین منت اصل انکی سونی پت متعلقہ شاہجہان آباد انکا مولد ومنشا دہلی اکتساب اکثر فنون کا پدر والا تربیت سے ضبط کیا ایک عرصہ تک لکھنؤ مین رہے خوش اور آبا و فکر انکی نہایت خوش اطوار مضمون زادگان طبع باعث تسلی دل بیقرار اشعار رباعی تشبیہ جدید اور کچھ گلشن نجار سے چیدہ صاحب گلشن بہار نے تمام کتابین

یہ تحریر صاحب گلشن بیخار ہے مقابلہ مین سنان خامہ آبدار ہے سے
از بے علمی کہ ہیچ از ضرورت ایت این نمید السنت از طریقہ راسخہ برکران است
صاحب گلشن بیخار کی بیہودگی نے مجھ خاموش کے آگے غل کردیا ہوا ی کبر نے
اونکا چراغ عقل گل کردیا صاحبو انصاف کا مقام ہے یہ بے علم کا کلام ہے
حاسد بدگو کے منہ مین شکر دیجیے اوسکی تقریر مین شک کر دیجیے انکی شمع سخن کا
پردۂ فانوس خیال ہے پروانے کے پر جلتے ہین اس خلوت مین آنا محال ہے
جو روشن ضمیر ہے تو چراغ سخن بیضرر ہے کاغذ کی چوک ہی مضمون کی راگنی دیپک ہے
شایقین کو لو لگی ہے عدو کی منہ کو تو لگی ہے کلام مانند شمع ہر سامعین جمع ہین

فرہاد سے کہتے تھے تیشہ کی زبان ہر دم — سنتو ہم نمونا دان سنگ آمد و سخت آمد
اس باغ جہان مین کبھی پھولا نہ پھلے ہم — جون نخل چنار اپنی ہی آتش مین جلے ہم
خون کی دہار بن چھٹین دل سے دل افگارونکے — رونگٹے تن کے کہڑے ہو گئے فوارون کے

منیر تخلص خواجہ آفتاب خان نام مصباح طبع منور مشعل مزاج سخن فروغ طبع
سعادت یار خان رنگین سے روشن تر شمع فکر مجلس کا غذ مین روشن ہے
پروانہ وار تصدق ہر اہل انجمن ہے

جی چاہتا ہے زلف کا تیرے بیان کرین — شانے کے دانت توڑ کے اپنی زبان کرین

منشی تخلص میر محمد حسین نام از مشاہیر دہلی ایرانی نژاد جد و آبا اُنکے ساکن دہلی و
پہ لکھنؤ مین دل شاد مرزا سلیمان شکوہ بہادر کے حضور مین خد
انشاء پردازی سے سرفراز تھے منشی طبع وقایع نویسی مضمون سے ہمیشہ دلشاد ہے

نہ پوچھو اوس پری کے حسن کا عالم کہ آفت ہے — بلا شوخی غضب رفتار قامت اک قیامت ہے

منشی تخلص لالہ موہنچند نام فیض یافتہ صحبت شاہ نصیر مرحوم کا نتیجہ دہلوی جنکا سخن کی
پہ تاثیر منشی انشا پرداز کا شاعر طبع ناظم ہے اوسکی نظم بھی تحریر کرنی لازم ہے

چشم ہے قہر بلا زلف قیامت قامت — اسلیے لوگ تمہین آفت جان کہتے ہین

منتظر تخلص نور الاسلام نام شاگرد مصحفی ہین منتظر ان کلام محفل مشاعرہ کا غذ مین

بلتجی ہین سامعین کو جو انتظار ہی تو اسیطرح تحریر اشعار ہے

ہر دم خیال یار جو پیش نظر رہا | ہجران مین بھی وصال ہمین بیشتر رہا
طرف چمن بجانۂ سوئے لالہ زار دیکھہ | تو آپ باغ حسن ہے اپنی بہار دیکھہ

منتظر تخلص شیخ امام الدین نام ساکن عہد دہلی جودت طبع ذکا رسائی ذہن رسا سے جنہون نے ایسے نظم لکھی

جب گھڑی یار گلستان کی طرف جاتا ہے | ہات ہر گل کا گریبان کی طرف جاتا ہے

منعم تخلص قاضی نور الحق نام مربع نشین مسند قضا سے بریلی گنج فارسی سے متمول رنگ ریختہ یون ریختہ کیا یہ مطلع گلشن بیخار سے لکھا منعم سخن خزاین مضمون سے خوش کرتا ہے مفلسان شایق کا دل

وہ نوک مژہ جیسے میرے دلمین گڑی ہے | ایسی تو کھٹکتی ہے کہ جینی کی پڑی ہے

منعم تخلص لالہ موہن لال نام خزاین افکار شاہ نصیر سے دولت سخن پائی یہ کم مایہ نقد عرض پیشکش کرتا ہے کہ منعم کو مضامین کی یہ پونجی اپنے اوستاد کے گنجینۂ دفینہ طبع کی بدولت ہاتھ آئی

وہان اشارۂ ابرو مطلع ہلالی ہے | ہے یہ آہ کا مصرعہ مقطع فغانی یہان

منصف تخلص منصف علی خان نام عظیم آبادی شاہجہان آباد مین اس جہان سے نقل کی شاگرد نظام خان معجز صاحب گلشن بیخار کی طبعیت نے بہرہمت طرف اصل کی جہان اور عبارت ہے وہان یہ بھی روایت ہے کہ در نظم اشعار چندان دستگاہے نداشتہ فقیر راہم اتفاق درخورد با ایشان شد وبعلت نیک معاشی بتعلیم اطفال بسر مے بردہ الخ انکی تیغ زبان سیکے واسطے الم ہے لیکن عاصی کا وہ تیز قلم ہے جسکے آگے تیغ یک قلم قلم ہے منصف طبع پھر شعراین انصاف یہ بھی مدعی لاف وگذاف ہیر سے حاکم طبع کا یہ حکم ہے جس پر مدعا علیہ صم وبکم ہے

گر عشق ترا یہ ہے تو پھر دست جنون سے | داماں رہے گا نہ گریبان رہیگا

منت تخلص میر قمر الدین نام لعل افضل انکا بدخشان مشہد مطہر اور معدن

مولد سونی پت منشا شاہجہان آباد مقرر مولانا و مرشدنا حضرت مولوی محمد فخر الدین صاحب قدس سرہ کے مرید ہین ناظم و ناثر ایسے کہ زمانے مین دیدہ ہین نہ شنیدہ ہین شاہجہان اباد مین علم کی تحصیل کی ہر ایک ساحت مین قال و قیل کی لکھنؤ جا کر عمائد کے قصاید تحریر کیے اس ذریعہ سے اپنے مرتبہ با توقیر کیے پھر کلکتہ گئے اور بصفت ناظم قصیدہ کہا اور ملک الشعرا خطاب پایا پھر دکن گئے اور بدولت نظم جمع زر کیا پھر لکھنؤ آئے اور طول گوئی کو ناچار مختصر کیا جب اون سے شعر سخن کو سامعین سنت کرتے ہین تب فی شمہ حصول نعمت کرتے ہین

کسکو لب جان بخش کی مین بات سناؤن	عیسیٰ بھی اگر بولین تو صلوات سناؤن
مدعی ہمسے سخن ساز بسا بوسی سے	اب تمنا کو یہان مژدۂ مایوسی ہے
تہمت عشق عبث کرتے ہین سنت مجھپر	ہان مگر ملنے کی خوبان سے تو کنجوسی ہے

موزون تخلص میر فرزند علی نام شاگرد شمس الدین فقیر لکھنؤ مین قیام ہوگیا ہین فکر مصقول شعر مین عطار جیسے کلام موزون سے شائق مفتون ہے ناظم طبع کا کلام ہے دل پسند کلام سے

سینہ و دل کو مین کرتا ہون کدورت سے صفا	کسکی آمد ہے الٰہی کہ یہ گھر صاف کیے بیٹھا ہون

موزون تخلص لالہ جھپر سنگھ نام کائتھ دہلوی از شاگردان مادھو رام کہ انشا انکی اسم با مسمی مشہور ہے بھلا اسمین بھی کچھ پرخاش کی جا ہے جو صاحب گلشن بے خار کی عبارت کا اسکے باب مین یہ دستور ہے نبیرہ مادھو رام کہ انشا وے دبستان اطفال است سبقت الخ یہ تو جب حقیقت معلوم ہو ایسی انشا آپ کی دیکھین تب مفہوم ہو کہ دبستان اطفال ہے یا پامال جہان ہے اونکو منہ مین آیا سو کہا اس کاوش سے کیا حاصل غیر اچھا مادھو رام ایسی انشا کہا ہے اگر ساتھ ہم لے تو بھی نہ لکھ سکے گا اوسکے مضامین پر شیفتہ ہو جاے بلکہ جہاں سکے استاد اور ہمنشین سب کا حوصلہ بلند ہیت ہو کر فریفتہ ہو جاے بس باطن سب کلام موزون زیب و فکر طول کی تقریر کو مختصر کر

جو تیری کوچہ سے نکلا سو غزل خوان نکلا		بیت ابرو کو تیرے دیکھکر ای مطلع حسن

سعیج تخلص خدا بخش نام دریاے مواج علم موسیقی مین لطف گلکاریکا آبدار نغمہ
آواز رشک حنجرۂ داؤدی سے نکیا آشنای بحر و بید وار پار ہمدا سے تان سین
چا در ندامت سنہ پرلی جسوقت سر ادکی لی تو بھیرین مانند مجنون نوشیدہ
اکثر اپنا نام گوری نے باوصف کم علمی فیضان صحبت ذی علمون سے ایسا کچھ اہم
پیشہ مین تصنیف کیا کہ عالم متجزی سنا تو داہ واکا طعن کھینچا انکو قابل تعریف
کیا ہم پیشہ انکے ہر تال پر سم کہانے بار بدہ اگر ہوتے تو سدہ بدہ کہوکر شاگرد کا
دل مین خیال لاتے فرد ذی لیاقت باوقار دہلی اور لکھنؤ کے سوا انکی پایال
اور دیار سرداران ہر دیا سے بہت انتفاع اوٹھاتے وطن اصلی جد دہلی
ہنگام ورود بخدمت جد امجد بہر استفادہ قدمبوس ہر روز حضور رتشریف لاکے
سباہات دینی و دنیوی و فیض ظاہری و باطنی سے بہرہ ور ہوتے خدا مان
درگاہ والا سے سر قدمبوسی پاکر فیض بر ہوتے بتاریخ نہم صفر کہ روز عرس
میر ابو العلا صاحب نور مرقدہ تہا ۱۲۴۵ ہجری مین ہنگام سماع بفرمائش
جد بزرگوار سعیج مرحوم نے یہ قطعہ کہ واقعی قطعہ زیست اونکا تہا پڑہا بتکرار
اہل مجلس کو وجد کا جوش ہوا کوئی تڑپا کوئی سسکا کوئی بیہوش ہوا عاصی
بھی اوس مجلس مین حاضر تہا لیکن ہنوز شعور سے قاصر تہا جد امجد جیسے ولی
بزرگ کی فرمائش اور مزار پر انوار سے برکت کی تراوش میان سعیج صاحب
کو کہان ہوش تہا فکر میان مہر صاحب مرحوم کا ترانہ پر جوش تہا یہ وہ
نظم ہے جس سے بیہوش ہر اہل بزم ہے

قطعہ

جز خاک در تو جا ندارد		دل غیر تو آشنا ندارد
بے تو رشتہ نصیبا ندارد		کاشانۂ چشم و خانۂ دل

بہر حال بعد انفراغ حال وقال فاتحہ کا انجام ہوا سعیج صاحب کی والدین
جو لہر آئی تو وہان سے حسب ارشاد حضرت کنارا کرکے بروندہ قلزم فیض

مولوی بیدار صاحب کی قیام ہوا صبح کو بظاہر عارضہ مفیدہ میں مبتلا ہو کر دسوین تاریخ
اوسی جگہ مانند صدای ساز روح انکی بلبل جسم سے باہر ہوئی سہ پہر کیوقت لاش تاج گنج میں لائے
اور درگاہ حضرت سید احمد بخاری انار اللہ برہانہ میں دفن کیا خلق حیران یکسر ہوئی یہ سبب
قصہ ہی میری چشم دیدہ شنیدہ سے کے بود مانند دیدہ صاحب گلشن بیخار کا انکی بات میں
یہ نغمہ خارج از آہنگ ہی جیسے سنکر ایسے حرافت کی دلپر حالت تنگ ہی سہ چند سال است کہ
در لکھنؤ فوت شدہ التحیح ہے کہ انکی تحقیقات بھی غلط سراسر انکی بات بھی غلط جب قریب
کے رئیسون کی واقعی تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ انشی فی عمرہ سچ کوئی بات ہوئی یون ہی
انکا چال ہے جو بندہ کی ترقیم پر خیال ہے پھر زیادہ اس سے ہوگا کیا غلط غو و غلط انشا غلط
املا غلط مخصوص دو غلطیان فاحش ہین ایک یہ کہ جسکی سبب ہم سمع خراش ہین دوسری موقع پر لکھی جائیگی بات
وقت پر کہی جائیگی موج کی طبع دریا دل ہے جس سے یہ آبدار مضمون کا گوہر حاصل ہی

ایسا انکا خدنگ ترانہ ہی جس سے عدو کا سینہ نشانہ ہی

چھپ گئی ابر میں پہلی ہی سحر جا شمس و قمر — اوسنے چہرے سے نقاب اپنی اوتاری ہی نہین
بحر میں عشق کے ای موج تو زنہار نہ تیر — یہ وہ دریا ہے کہیں جسکا کنارا ہی نہین
صنم ہے گلبدن ہے مہ جبین ہے — بھلا کہیے تو کیا کیا کچھ نہین ہے
گیا اودھر جو بچھڑا ایدھر نہ آیا — عجب کوچہ کی تیری سرزمین ہے
مجھے قدمون پہ سر رکھنے دو صاحب — تمہارا مثج غنچہ کمترین ہے
جب خندہ ای گل بھی ہوا بار گران مجھے — بلبل کا کیونکہ خوش لگی شور و فغان مجھے
دو آرزو میں موج کی یا شیر کردگار — حسرت کی ساتھ دنیا مین کیسو یہان سے مجھے
اور دوسرے جو حشر کا دن ہووے آشکار — کوثر سے بھر کے دیجیو اک جام وان مجھے
جو محشر میں چاہے تو اپنی رہائی — تو اے موج حسنین کا آسرا لے

موج تخلص حکیم سعادت علی نام سید عالی گوہر ساکن بنارس طبع بلند فکر ارجمند علم
حکمت میں تشخیص کی ہوس نسخہ نظم کی موزونی الفت ہی تو کاغذ کی مفردات میں ترکیب سخن بہت ہے

زبان جوش گریہ سے ہچکیاں لینے لگا موج — خلل انداز ہے اب نالۂ شبگیر میں اپنو

مہر تخلص مرزا حبیب بیگ نام ذرہ فاسمہر کا غذ پہ چمکا جسکے پر تو شعاع کے سبب مہر گردون کا دل چمکا خورشید سخن کسپنہ قرطاس پہ پدید ہو شائقین کو او سکی دید گویا نوید ہلال عید ہے

مین جان بلب ہوں روزی دی آسکتیہ جنبش مجھے ۔ آ یاد ہے یاد خال لب نازنین مجھے

مہر تخلص منشی مہر چند نام فرخ آبادی جید دہلی اور لکھنؤ مین اکثر رہے آفتاب سخن فلک قرطاس پر یون فروغ بخش ذرہ نواز ہے

نیند آگئی ابروکے تصور مین جو مجھکو ۔ تھا خواب مین مجھے سے تلوار کی شمشیر

مہلت تخلص مرزا علی نام لکھنوی اوستاد سخن انکے جرات انکی شاعر طبع سے سخن اور شعر گوئی مین بڑی جرات ما بین علی انقی محشر اور مرزا علی مہلت کی کسی وجہ سے فساد برپا ہوا اور آپسمین لڑنے اور مرنے پر راضی ہوئے کہیہ لیا ہوا محشر نے قیامت کی کہ ایک دم کی مہلت ندی اور زخم کارگر لگا یا انکی جرات کو خیال کیجیے کہ خموشی کو کام فرمایا لوگون نے قاتل کو ہرچند تلاش کیا لیکن مجروح نے بجز اسکے کہ روز جزا پر جزا موقوف رکھکر کسیکو نام بھی نہ بتلایا اسی حادثہ جان کاہ سے خنجر اجل نے مرغ روح کو ذبح کیا انھون نے مرکر شب اعجاز صبح کیا یہی مضمون نبدش شعر مین لائے جسنے بیان مذکور کو رنگ دکھلائے زبان خنجر ہر مصرعہ سے صفت قوت بازوے قاتل ہے صریر کلک نالۂ مرغ حلق بسمل ہے سوزون کا بیان ہے بیتابی کی داستان ہے مشقہ کا نمذ زخم دل دار سے وشتۂ خامہ کی دہار گویا خون کی دہار ہے

مرنے کے بعد بھی نگئی دل کی یہ تپش ۔ آرام زیر خاک بھی اب خاک ہے مجھے

مہر تخلص مرزا حاتم علی نام بن مرزا فیض علی بیگ مغفور قزلباش مولد و منشا فرخ آباد تلمذ شیخ امام بخش ناسخ مرحوم ان حضرت کی نسبت خاش عرصہ دراز سے جید دہلی مین رونق افروز اور اکثر مشاعرات مین تشریف لاتے ہین ہر روز نتایج افکار سے طرح ہو یا طبع زاد سامعین و حاضرین کا دلشاد مصرعہ

اے مسیحا مجکو ہی آزار عشق
میرا درمان کر جو تجھسے ہو سکے

پیدا ہی کرون گا کسی تدبیر سے زنجیر
توڑون گا درِ خانۂ زنجیر سے زنجیر

دریا ہے سرشک آنکھون سے جاری ہے تہہ آب
یہ گنبد گردان سے حباب پہ بلبل

مضطرب ہے نہایت سے اضطرابِ دل بیتاب
اب دیکھیے کیا لائے گا جگرِ دل بیتاب

خیال عشق جوانی سے ہے خواب پیری مین
سحر ہی چونکی غفلت سے اب سدہاری رات

لکھا کیے ہین مضامین زلف و عارض کے
سیاہ کاغذ سادہ کیا ہے ساری رات

وہ کافر ہون کہ بتخانہ مین شغل کسب ایمان ہے
ہوئین محراب کعبہ مین تو مصحف روی جانان ہے

بجائی حرز جان زلفونکو زاہد روی جانان ہے
جسے کافر بھی ایمان جانتا ہین وہ یہ قرآن ہے

گریبان ہات مین ہے دامان مین صحرا کا دامان ہے
بس اب پاؤن مین ہین اور سر خار مغیلان ہے

مطلا لوح مصحف ہے نہ پیشانی زرافشان ہے
لب لعلین جسے کہتے ہین وہ سرخی قرآن ہے

کہان یہ ابروی خمدار کب یہ چشم فتان ہے
بیاض چشم آہو بیان کتاب طاق نسیان ہے

ہر اک ذرے مین یہان عالم سویدا کا نمایان ہے
غرض اہلِ مہر کیا نحیف اپنا بھی بیابان ہے

ملی یہ وجہ کامل ماہ مصحف رو کی باتون سے
کہ زاہد مصحف ناطق یقیناً روی جانان ہے

سبق کو دیکھتا ہون رات بھر اور پھر الجھتا ہون
مطول مختصر وہ شرح شعر زلف پیچان ہے

جلاتا ہے یہ پروانون کو وصف شعلہ رو لیکن
زبان خامہ بھی اپنی زبان شمع سوزان ہے

ہوائی دشت وحشت ہمکو لی اوڑتی پھرتی ہے
ہمارا عنصر خاکی مگر ریگ بیابان ہے

جسے اہل ریاضی برج آبی کہتے ہین شاید
وہ سانچا تیرے آنسو ڈھالنے کا چشم گریان ہے

یہ فیض پرتو سے تہر اپنی طبع عالی کا
لسان الورای جو ذرہ ذرہ اب سخندان ہے

نکلیون ہر طرز مین پڑھتا غزل اوس کی آگے
میرا اوستاد کامل تہر ناسخ سا ہمہ دان ہے

مسیح تخلص مسیح الله نام جنکا ذکر بندہ کرتا ہے انکا نفس عیسوی طبع مردہ کا مضمون کو قم باذن الله کہکر اسطرح زندہ کرتا ہے

اوس فتنہ گر سے کیسے ہی کوئی وفا کرے
ممکن نہین ہے یہ کہ وہ ترک جفا کرے

ہے جان بلب فراق لب لعل سے مسیح
بچ جائے کوئی حق مین جو اوسکے دعا کرے

۹۷

مہر تخلص نواب منصور خان نام کہ از خاندان عظیم الشان صمیم بن نواب محبت خان محبت تخلص پسر حافظ رحمت خان بہشت مقیم تشریح حال انکی کیا حاجت ہے اتنا ہی کفایت ہے بریلی انکا وطن ہے گویا رشک چمن ہے صاحب گلشن بیخار نے تابش شعاع خورشید سخن سے آنکھہ چھپائی تمازت آفتاب سے دماغ مین خشکی آئی حواس مختل ہوئے اسی باعث انکا حال تحریر نفرمایا تو اس ذرۂ بیمقدار نے ستارۂ سخن اپنے طالع کے زور سے چمکایا انکے خورشید طبع کا جلوہ جہان مین روشن ہے جو ماہ سے ماہی تک از ذرہ تا خورشید منور ہین سبب مہر طبع ملک کاغذ لشکر انجم کا منصور بعبت مضمون کا جلوہ حسن جو شمس الضحیٰ و بدر الدجیٰ لامع النور

خط سے سدود ہے باغ رخ دلدار کی راہ
بند کانٹون ہین سے کر دیتے ہین گلزار کی راہ

مفتون تخلص حکیم الگوسٹین ولسنلو نام ابن حکیم الیس فطرت تخلص والا احترام متوطن جے پور حال ساکن بھرت پور از زمرۂ اہل انصار انظم سخن مین سید گلزار علی صاحب اسیر کا سہارا ایک مدت سے ہمراہ حامی رابطہ اتحاد مربوط ہے انتصاب کا حکیم کلام نگلستان کاغذ مین منقوط ہے

دیکھکر سوبات زرین اوسکی مفتون جبین
خلق کہتی ہے پڑی بجلی شب دیجور پہ

تجکو میری قسم اتنا دل مضطر نہ تڑپ
برق کہتی ہے یہ بیتابی سے سر پٹکتی ہیں

سے کشو عقد ثریا سے اگر دل نکلے
کیا عجب شیشہ گردون سے بھی قلقل نکلے

۹۸

ماہ تخلص مرزا عنایت علی نام کوچک برادر مہر تخلص مرزا حاتم علی والا مقام مولد و منشا و سکونت انکے اخوان محترم کے باب مین گذری یہ سب حقیقت تلمیذ پذیر خواجہ حیدر علی آتش جیسے استاد ماہ چرخ خوبی بدر فلک نیکوئی عطارد کی ہمزاد احقر کے حال پر کمال عنایت سخن منظوم سے ازبس الفت ماہ خوش رو ہلال ابرو بزم رشک انجم مین تشریف لاکر زبان خوش بیان سے اشعار سناتے ہین ہین سطور نظم کو رشک کہکشان بناتے ہین ہر مطلع غیرت خورشید انور ہے ہر بیت برج ماہ منور ہے سیاران مضامین کی روشنی سے صفحہ کاغذ فرش چاندنی ہے

غشی سے میری وہ ڈر ڈر کے شب ہوئی بیخود
ہماری مردہ بیکسی پہ کون روتا ہے
نصیب اوکو رہے ہیں دیکھے کب تک
جب غرق بحر غم کا تو نگہبان ہوگیا
لاکھون نعمت ایک زبان ہے شکر کیا کیجے
وہ دردِ طلب ہون کہ تیری راہ مین بیٹھے
اونا بھی کام آتے ہین اٹھانے کے ایکدن
پیرہن سے چھوٹ نکلا یار کا جسم لطیف
بے برگی پہ اپنے رو دیا مین
موہوم رہا میانِ موہوم
وصل ہوگا کہ ابھی ہجر مین رونا ہوگا
خال عارض مین ابھی ہوگی ملاحت پیدا
یہی بیتابی کی صورت جو رہیگی قائم
آہ صد سون سے دل ناکام کے

عجیب غفلت دل نے کی ہشیاری رات
سر مزار بھی روئے نہ شمع ساری رات
یہ وا غدل کی مصیبت یہ اضطرار مین موج
موج کشتی ہوگئی اور نوح طوفان ہوگیا
وسعت خوان کرم سے تنگ مہمان ہوگیا
کانٹا نہ کبھی آبلۂ پا سے نکالا
اچھون کے منہ سے نکلتا ہے نفاخلال کا
حسن شکل ہوی گل جامہ سے باہر ہوگیا
پتا جو گرا کسی شجر کا
مضمون نہ کھلا سب ہا کمر کا
ہو رہیگا میری قسمت مین جو ہونا ہوگا
سانولا رنگ تیرا اور سلونا ہوگا
دل ہمارا تیرے ہاتھون کا کھلونا ہوگا
خوب رویا مین کلیجہ تھام کے

بشیر تخلص سید بشیر الدین نام از پیرزادگان جالسر انکے فیض سخن سے ہر ایک شایق بہرہ ور مشغل سخن کی ... سے صفحۂ قرطاس رشک ماہ منیر ہے بسیار رشادی طبیعت مضمون خیز کی افتاد

دم آخر ہے دم او دھا تو یہ شمار وسکا
کون سلجھا دیگا یہ زلف دو تا میرے بعد

منیر تخلص سید اسمعیل حسین نام وطن شکوہ آباد عرصہ دراز سے لکھنؤ مین جلوہ افروز ہین جوان وجیہ و ظریف و شوخ حلیم مسرت اندوز نیاز مند سے بھی ایکبار کی ملاقات ہے جسکے بیان کی یہ بات ہے کلام منیر رشک بدر منیر

پھول بھی تجھکو لیے اے صیاد لیکر جائین
نکہت گیسو گلستان مین اگر لائے صبا
اوس بت گل پیرہن کی سلیقے اے چمن

صاعقہ ہے نالۂ آتش فشان عندلیب
عنبر اشہب ہو مشت استخوان عندلیب
جا بسے ناقوس مشت استخوانِ عندلیب

مشفق تخلص مرزا احمد بیگ نام میرزا اعظم علی بیگ صاحب کی شاگرد اکثر مشاعرہ مین شریک رہتے ہین مضمون خوش انکے پاس یا گرد خندے کی بھی شفیق ہین بدل وجان رفیق ہین یون فرمایا جو لکھنے مین آیا

یہان تو یارنے کی گرم صحبتی مشفق	گئی رقیب کی وہان شدت بخار مین روح

مشکل تخلص شیخ امین الدین نام مولد و منشا شہر دہلی شاگرد نجا در سنگ غافل مشاعرات راجہ صاحب محفل سخن سنجی مین سخن کی انکے آسان مشکل سہل ہے مضمون طبع گفتگو کی یہ قطع

نکل گئی ہے تمہاری ہی انتظار مین روح	جو آؤ تم تو پھر آجاے جسم زار مین روح

موج تخلص لا اعلم انکے دریاے حال مین غواص فکر نے ہرچند غوطہ لگایا گوہر مقصد کف مراد مین لانا چاہا مگر گرداب تردد مین چکر کھایا شناور طبع بحر نظم مین موج زن ہے صفحہ کاغذ چادر دریاے چمن ہے

رنگ گل بحجاب عنبر کا تری یاد سے ہمیشہ کبھی نکل گیا	دل پیچ مین لاکر میرا زہ طرۂ دلدار - اک آہ نکلی ہی نکلی [illegible]

مغرور تخلص لا اعلم بحر اسکی اوج اوج بال وطبع بلند واطرز اس غزل سے معلوم ہوا کہ انکا شاعر طبع بڑا مغرور تھا کس نادر صنعت مین غزل تحریر فرمائی اس وضع سے شاہد مضمون کا شکل دکھائی ایک غزل مین طرح طرح کی زبان سے ایک زمین مین بوقلمون بیان ہے تختہ کاغذ صحن چمن سے بوٹا بوٹا رشک گلشن ہے گل بیان رنگین ہر لخت جگر سے قصیمین ہے

مین فنے اتنک اثر عشق بنا ہا آیا - کہاں کے طرح کا ظلم	دلی افسوس تجھ تو نے تجا ہا آیا - بائی ظلم وستم
کاہے کو رس کہاں کی تم روس ہو بیٹھ تم آؤ کریا کرو جو	جات ہی جان کرت منتی کرتا آیا - پاپی بیچ بھی ہم
ہین مغرور تیر سبب شعر سلسل مومن شک بیان ہم [illegible]	یہ غزل چشم سنی اوس فے سرا ہا آیا - تیری ہر سر کی قسم

مسیح تخلص نواب مسیح خان نام داماد نواب عبد المطلب خان مسیح مضمون دل مردگان سخن کو اس دم سے جان تازہ بخشتا ہے ہر آن کبھی کبھی محفل مشاعرہ راجہ صاحب تشریف لائے اور مضمون تازہ سنائے

دیکھ دوست کو کیونکر کوئی تنہا ہی سمجھا | دشمن کو بھی ہمسے تو ستایا نہین جاتا

منتظر تخلص اسد اللہ نام مرد شریف علیگڈہ سکونت کا مقام لطیف آنکی سخن سے کے منتظر سامعین ہین بزم مشاعرہ مین جو جو نکتہ چین ہین کلام مستند ہے انکے سخن کی سند ہے

لے اوڑی طرز فغان بلبل نالان ہمسے | گل نے سیکھی روش چاک گریبان ہمسے

سفیر تخلص لا اعلم پھر کیا حال ہو رقم سخن روشن گویا سراج منیر ہے جسکی صفت اس چمک سے تحریر ہے

بھلا ہوا کہ نہ خواہان عز و شان ہوئے | جگر چھیدا جو صدف کا تو ہمکو کان ہوئے

سوزدن تخلص مرزا آغا درخشش نام سخن انکا موزون باقی حال کچھ معلوم نہین ہوتا کیا لکھون بجز اسکے کہ ہاتھ مین قلم ہے تو انکا مضمون کی رقم ہے

تو ہو در پئے نقصان عدو بھی ہو زیان | فائدہ کیا جو ہوا اوسکو ضرر اپنا سا

سرور تخلص نواب غلام حسین خان نام دل غمگین شائقین فیض سخن سے سرور و شادکام کلام مسرت انداز جس سے سامع بہجت افروز یون فرمایا تو لکھنے مین آیا

رکھتے ہین یہ کمال کہ رکھتے نہین کمال | آتا ہے وہ ہنر کہ جو آتا ہنر نہین
جسپر ہزار داغ نہون وہ نہین ہے دل | جسپر ہزار زخم نہون وہ جگر نہین

شمشیر تخلص عنایت حسین خان نام شاگرد اوستاد اسیر شوخ چشم طرار طبع نوجوان نبرد پیشہ پر مہربان سخن انکا اور یہ سخن کے شمشیر کیا خوش کلام ہے جسکا یہ انتخاب ہے

چھوڑیگا جنون تن پہ نہ اک تار کفن کا | شرمندہ نہوگا یہ گنہگار کفن کا
کیسا یہ ترا سوز جنون تھا کہ شمشیر آہ | ہر تار ہوا قبر مین فی النار کفن کا
جائیگا تہی دست جب آغوش لحد مین | تب کاسۂ حرص سر فغفور بھرے گا
آتش عشق یہ بھڑکے ہے بدن کے اندر | ہر نفس شعلہ مشتعل ہے دہن کے اندر
تم شب مہ مین جس طرف کو گئے | مہ کامل چلا تمہارے ساتھ

مشتاق تخلص غلام علی نام شائقین جنکے مشتاق اور کیفیت مخفی فقط تخلص شہرۂ آفاق مشتاقون کے واسطے بیان ہے جسکی یہ طرز شان ہے

اشکون سے تر ہی مژگان نکلے ہے آہ دل سے | بجلی کی کیا چمک ہی عالم ہے کیا گھٹا کا

مضطر تخلص محمد اسد اللہ خان نام شاعر نام آور سخن پرور مشہور انام دل از غم
اثم نہایت مضطرب ہے کہ ادعا ہا کے رسم و راہ کیونکہ ہی ہر چند بیقرار ہوا لیکن بطلب برا ہو

سو کہان دیکھو ذرا ہوش مین آؤ صاحب | خلد کو بھی کہین تم سمجھے ہو گھر اپنا سا
باغ رضوان مین جواب دہو ڈہونڈھتے مضطر | کامیدن حور لقا رشک قمر اپنا سا

محسن تخلص لا اعلم او کہ از راہ سخن محسن بندہ لیکن انکشاف احوال مین قلم عاجز
بندہ شہر بندہ طبیعت موزون کا احسان ہے ان صاحب کی نظم کا یون بیان ہے

سب آنکھین بند کیے یار ہو گئے راہی | عدم کا صاف ہی رستا چلے چلو تو سہی

مست تخلص رتن لال نام وطن حیدرآباد میان فیض صاحب انکی استاد
شراب سخن پر زا بدست مئ ساقی طبع کس کیفیت سے ساغر بدست سے
کاغذ کا صفحہ بزم مے کشان ہے سا تکین طبع مین بادۂ ریحان ہے جام شوق
یون چھپاکا شیشۂ دل سے چھلکا

کیا حقیقت عالم ایجاد کی | آپ سے صورت بندھی بنیاد کی

سرور تخلص لالہ گرد ہاری لال نام حیدرآبادی فیض سخن میان فیض صاحب
سے سرور و شاد ہی ایسا ارشاد جسکی یہ بنیاد

شاکر ہون اپنی حصہ پہ سرور رزق سے | جنت سے مجکو کام نہ منت سے ہی غرض

محسن تخلص محمد محسن نام حیدرآباد وطن آپ خوش طبع اور کیا خوب انکا
عیان شائقین سخن پہ احسان ہے انکے نظم کا بیان ہے

روز جزا نہ عیسیٰ و موسیٰ سے کام ہے | محسن مجھے جناب پیمبر سے ہی غرض

حرف النون

ناجی تخلص محمد شاکر نام دہلوی انکی طبیعت طرف صنعت ایہام مائل ہوئی
عدو سے نا ہنجار تاری دوست خوش اطوار ناجی جب انکا کلام دل سے
سنا جی تب بدل اسکا لگا جی بندش مضمون ممکن ہے تو یون روان کلام

نادر تخلص لالہ گنگا پرشاد نام لکھنوی تلمیذ میر حسن ترکیب بندش مضامین نادر
مین فکر بنہایت سخن کلام مین ندرت ہی ارشاد مین لطافت ہے

قاصد تو اوس بہانے سے اوس پاس جائیو	مطلب یہ کسکا خط ہے ذرا پڑھ سنائیو

نادر تخلص میر محمد عارف نام ساکن کشمیر مقیم دہلی سخن نادر ہر ایک طبع کے دلپذیر
بیان سراسر نادر ہے جسکے وصف مین طبع قاصر ہے

سو طرح سے بات اگر کیجے تو کھلتا ہی نہین	انکھین ادہر اوسمین نجانو پڑ گئی ہی کیا گرہ

نازک تخلص [illegible] نام از ارباب نشاط نزاکت کلام سے ہر ایک مشتاق خیالہای
کو حاصل انبساط انکی طبع نازک اندام نازنین شایقان تماشہ ہین نکتہ چین معشوقہ سخن
کا ناز ہے عاشقون سے روبرو یہ انداز سے

نالہ و زاری کا میرے شور فلک تک	پر وہ بت مغرور کوئی کان دھرے ہے

ناظم تخلص لالہ اعلم وارد لکھنؤ شاعران ہم بزم سے یہ گفتگو ملک سخن کی ناظم ہین سے
بند و بست قائم ہین

وصل ایسا ہو گیا اوسکے بدن سے پیراہن	رات کو مین یار سے یکجان و دو قالب ہو گیا

نامی تخلص مرزا رجب بیگ نام برادر زادہ امیر الدولہ حیدر بیگ خان دہلوی انکا
گرامی سخن دلچسپ خوش اسلوب مزاج سخن سنجان ہاتھ مین قلم ہے یہ طرز رقم سے

بسکہ مدت سے ہے راہ انتظار یار پر	چھا گئی آخر سفیدی دیدۂ خونبار پر

نامی تخلص مبارز الدولہ نواب مرزا حسام الدین حیدر خان نام رشتہ نسبت
تا بہ سلسلۂ خاندان والا دودمان وزیر الممالک پہنچا ہوا ور نام گرامی گوہر
والا قیمت صدف حسن خلایق فکر سخن مین حسن طبع بوجہ احسن شاگرد میر تحسین خلیق
شاعر طبع نامی ہے سخن مین نیک انجامی ہے مدعا سے طبع کا غذ پر [illegible]

کام اسکو نہین کچھ رنج شکوہ سے کسی کے	وابستہ ہے جو حلقۂ گیسو سے کسی کے
کسطرح مجھے کل پڑے بستر پہ کہ کل رات	ہم پہلو تھا پہلو مرا پہلو سے کسی کے
کسطرح مہ عید کو زرد رو کے نہ دیکھون	ملتا ہے ہلال خم ابرو سے کسی کے

کیا تھا جو نہ ہم کرچکے اوسکے لیے نامی ‌‌ ‌‌ پر کچھ ہوا افسوس سے نہ جادو سے کسی کے

نامیؔ تخلص لا اعلم نام و نشان کا پتا ملا ہر چند تلاش کی فائدہ نہوا احوال تخلص کے برخلاف تو نظم ہی لکھتا ہوں صاف

آتش عشق سے نامے کا جگر جلتا ہے ‌‌ ‌‌ آپ ہنس ہنس کے یہ کہتے ہین کوئی آ دیکھے
واہ کیا خوب مثل ٹھیک ہندی ہی اسم ‌‌ ‌‌ گھر کسی کا جلے اور کوئی تماشا دیکھے

ناسخؔ تخلص شاعر والا احترام گویاے بلند التزام شیخ امام بخش نام بلدہ لکھنؤ سکونت کا مقام زمین فکر سیرابی استعداد وسعت بیانات مضمون سے گل خیز غنچہ باوصف تنگ دہانی زبان ہر برگ سے ثنا خوان وگلریز نوبادہ ہاے مضاریع رنگین اہتزاز نسیم فکر سے نشو ونما پاتے ہین جنکے رشک سے گلہاے باغ پژمردہ ہوجاتے ہین گلبن دیوان ارم تزیین مین وہ وہ گل رعنا شگفتہ ہوئے کہ جنکے عین جوش بہمن ودی مین فصلہاے اردی بہشت ظاہر شاخ بیت رشک شاخ طوبی ہے مصرعہ سدرۃ المنتہی قاصر صحن چمن دیوان مین کس کس روش کر قرینے سے نشست نہال غزل کی صورت ہی جیسے سیاران شائق کو ہنگام نظارہ بسان طوطی تصویر حیرت ہے مرغان مضامین عرش پرواز ہر ایک شاخ پہ مشغوف نواسنج سحر پردازی طوطیان شکرخائی فکر اغصان ابیات پر مصروف ثناسازی جنکا دو دیوان مثل گلستان و بوستان مضامین اونکے گویا نغمہ بلبلان ہیکو گمان ہے کہ شاگرد آتش محترم ہین کوئی بیان کرتا ہے کہ انکے استاد مرزا کرم ہین غرض مختلف روایات کا بیان ہے پر عاصی کی ذہن ناقص کے نزدیک یہ کامل دور تراز این وان ہی مگر شاعر ذہن رسا کی شاگردی سے شاہین کسی کے شاگرد نہین اور سب کے اوستاد ہین جسکا اعتقاد راسخ ہے وہ معتقد ناسخ سے ہے شیخ کا کلام ہے اعجاز الکلام ہے صفحہ کاغذ دراز دبستان کا بند ہے جو ارشاد ہے عاشقانہ اوستادانہ وعظ پند ہے

وصل کے ایام مین وہ دور قلقل ہوگیا ‌‌ ‌‌ اب تو ساقی کی جدائی مین ہیر اقلل ہو گیا

ذبح وہ کرتا تو ہم پر چاہیے ابھی مرغ دل
بات مین نازک مزاج نسیم نہ اوتشی تھی کبھی
فکر عریانی نہین مجھ ناتوان عشق کو
ہین نہین عریان سلامت ہین اگر داغ جنون
راحت طلب کرون تو ملے آسمان سے رنج
جا برابر ہے دل مادر مین ہر فرزند کی
مہندی ہی سے شعلہ قدم اوس شوخ پری کا
مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجران کا
ہین لیا پاک دامن مین یقین ہے بعد مرنے بھی
سیکڑون آہین بھرون پر ذکر کیا آواز کا
مرگیا کیا ناسخ میکش جو ساری ہے فروش
تیرہ بختان ازل کو نور سے بھر انہین
چشم زاہد پر کتب برہمن مین ہے +
برنگ طائر رنگ حنا ہون
کرون کیا انتہا جسم خاکی
رعد قلقل سبو ہے بجلی کف مے ہے سحاب
باغ و مے ابر و غنا مہتاب و نہر و وصل دوست
ہین روانہ کوی قاتل سے عدم کو قافلے
دیکھیے پھر شب فرقت کی بد تر چاندنی
خوب رو جاتا ہے شب غم مین کہ مہر چاندنی
کرمک شب تاب تھی گویا شب مہتاب وصل
دل سیہ ہو اپنا اور ہین بال پیری مین سفید
میرے گھر کی راہ کترا کر نکل جاتا ہے چاند

دل پھڑک جائے تڑپنا دیکھ کر صیاد کا
بوجھ اوٹھے سیکڑون من خاک کا کیونکر اٹھتا
پوست ڈھیلا ہو گئے تن پہ پیرہن ہو جائیگا
شیشے جب اسیر لگین سنگ پیرہن ہو جائیگا
کافر ہو موت ابھی جو خیال آئے خواب کا
رتبہ زیر خاک یکسان ہے گدا و شاہ کا
پاپوش نے سیکھا ہے چلن کبک دری کا
طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا
بجائے سبزہ تربت پر اوگے گا بچہ مریم کا
تیر گر آواز دے ہے نقص تیر انداز کا
مسجدون مین بیٹھ اپنی اپنی دوکان چھوڑ کر
شور اکثر کرتے ہین کوسے شب مہتاب مین
سب مجھکو جانتے ہین کہ مردہ کفن مین ہے
کف دست حسینان آشیان ہے
غبار توسن عمر روان ہے
ہم کشون کو کب ہے حاجت ساقیا برسات کی
ایک دل ہے اور حسرت ہے ہزار برسات کی
بجلیون کی تجلیون مین تک کی آواز ہے
صاعقہ کے طور پر پڑتی ہے مجھ پر چاندنی
بعد بارش صاف ہو جاتی ہے اکثر چاندنی
چھپ گئی ایکبار گی کیا منہ دکھا کر چاندنی
گھر کے اندر ہے اندھیرا اور باہر چاندنی
رہتی ہے فرقت کی شب باہر ہی باہر چاندنی

ایک ہفتہ ہو مجھے ساتوں سپہر ہیں یہم
پشت دو دریا سبزہ ساقی شیشہ ساغر چاندنی

شجر تاریکی شب فرقت میں اے ناسخ نہیں
ہاں مگر زخمی ہیں تو دوسے ستقر چاندنی

لکھا ہو اپنے بہت اشتیاق دل مجکو
جلوں میں آپ ہی قاصد جواب کو بدلے

خلوت میں نہیں خالی غم جانان میں کبھی
کبھی زانو پہ سر ہے کبھی گریبان میں کبھی

باد کے مانند ساقی نے اوڑایا مجھے
کشتی مے ہو گئی تخت سلیمانی مجھے

نثار تخلص عبد الرسول نام ہمعصر قبلہ گاہ شعرا و مرشد شعرا شاہ سخن کے تصدیق اور اس طرح کلام کیا احسن سخن پر نثار ہیں اور اسپے گفتار زنیا ازین

ہاتھ سے ان جامہ زیبوں کی نکل جاتے ہیں ہم
ہے گریبان دامن ترا کو کھلاتے ہیں ہم

نثار تخلص نثار علی نام متوطن قصبہ بلگرام طبع رسا سخن عالی پر نثار شمع شہرت پر فلک بلند بزم کا غم پروانہ وار سامعین کا دل انکے نظم کا فدائی ہے تب گوشوں ہوش کلام کی مشتاقی

آ اوتری ملک فلک سے پیٹ میں ہو نکلے
ملکوں میں کہ تجھ سا کوئی کہیں نکلے

نثار تخلص محمد امان نام خلف میان سعادت سعادتمند ہے کہ بانی مسجد جامع شاہجہان آباد انکے بزرگوار آثار ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ یہ بھی اس محل میں طبع کا شوق واقف سنگین رکھتے ہیں طرح طرح کے گل بوٹے مضمون کی تراشکی در و دیوار بیت غزلکو نقش نگار خانۂ چین رکھتی ہیں قصر طبع انکا ریختہ کا گلدستی شاہ حاتم ہے انکے سخن کے سر و خانہ کی بنیاد اونکی کار فرمائی سے محکم ہے صحن کا غنچہ کشادہ میدان سے دراز صورت آئینہ حیران ہے

خوبی میں تیری حسن کی کچھ حرف تو کب ہے
لیکن یہ ذرا خط ہے سو اصلاح طلب ہے

زخمی کو محبت کی سرطرح سے راحت ہے
گر یوں بھی تو چھیڑے کے تو سنگ جراحت ہے

نجف تخلص سید نجف علی نام فرہنگی نماز کا نیلا نجات شاخ قلم کو ہاتھ میں تھام تحریر کیا انصاحب کا کلام

اسطرح ربط ہنوز زلف سے دیوانوں کو
ربط ہوتا ہے پریشان سے پریشانوں کو

نجات تخلص ملا اعلم دونوں زبانوں میں گویا فارسی میں انکی کیا بات اردو میں بحر مان مضمون کو انکے فیض اوستاد سے نجات تقریر سنگین ہے مضمون رنگین ہے

یہان تلک ہے کہ یکبار ہجر میں تو رہے بچھڑ
کہ نہیں دامن کہسار میں چھوڑے پتھر

سینہ مین گویا نہال گرتے ہین انکار مضامین کا جو بت دکھاتے ہین نعوذ باللہ بدنگاہ
دل بہکاتے ہین میل سرمہ کو طرف کھل میل ہے خواہش آبرو باندھیل خیل ہے

سرمہ خاک عنایت ہو ... آگیا ہے غبار آنکھون مین +
کیا کیا عذاب اوٹھائی ہین اندوہ عشق کو ... جز نام اسکو کچھ بھی نزاکت نہین رہی

نسیم تخلص گلزار علی نام اپنے والد کے فیض یافتہ صحبت اہتزاز نسیم طبع سے
گلہاے مضامین کو فرحت و نزہت کاغذ کا تختہ گل لالہ کا چمن ہے بوقلمون رنگین
شگفتہ مضمون سخن ہے صریر خامہ ہر کہ بلبل چہچہاتا ہے خط رخ کا بیان ہر کہ ارغوان
پر سبزہ لہلہاتا ہے نالہ مرغان نسیم سحری ہے آب شبنم سے ہر گل کی پیالی بھری
ہر یہ باغ طبع کا ثمر ہے جو شاخ سطر پر ہے

غیرون کے ساتھ اوسکو تو ساری تپیان ہین ... اک ہم ہی اسے نسیم اوڑائیکو خاک ہین

نسیم تخلص مرزا راجہ کدار ناتھ نام خوش فکر خوش کلام غنچہ فکر نسیم مضمون سے
شگفتہ روش گلشن طبع مضمون نادر کی ہوا کی ہواسے شستہ و رفتہ نہالان
سخن پر نسیم عبارتش نرم نرم بہتی ہے عندلیب فکر ہر شاخ مصارع پر کیا کیا نغمہ
کہتی ہے جوش بہار ہے چمن کاغذ گلزار ہے یہی خزان کا دور ہے چراغ لالہ کا
رنگ اور ہے صرصر کی چال لدھڑ ہے ہر نخل کی بت جھڑ ہے تیغ بہمن چلتی ہے
سیر اردی شال سایہ ڈھلتی ہے شجر فکر کا سایہ ہر قرطاس کے کنارہ مین ڈہل گیا ہی

قتل ہاتھون سے تیرے عاشق رنجور ہوا ... درد سر روز کا تھا خوب سوا دور ہوا
(چھپہ)

شوق وا تخلص مولوی الہی بخش نام صاحب دانش عالم طبع کو مضمون تازہ
تقید نظم سے نشانہ دعوےٰ فہم کو تاہ منش طلباے نظم کے مدرسہ کاغذ مین تکرار
معقول کہیں بحث نفی و اثبات کسی جا گفتگوے قال اقول ہے +

تیغ ابرو کا اگر کچھ بھی اشارہ ہو جاے ... آپ کا نام ہو اور کام ہمارا ہو جاے

نشاط تخلص لالہ اشرفی سنگہ نام قوم کا تیہہ متصدی خالصہ شریفہ شاگرد
نمکین طبعون کو حساب سخن کے فاضل باقی رد بروے محاسب مضمون کے

بترتیب و تزئین تا بہ بہاران قاطع ہو عدو کا عیب شائع ہوا ابطال کلام صاحب گلشن بیخار ہوا اور غلطیان جو اسنے سرزد ہوئین ادکا بھی اظہار ہوا اور دو جو ہوا ہے اور غلطیونکو دو غلطیان اشد اسنے وقوع مین آئین ازانجملہ ایک نام شیخ مطرب حقانی گئی دوسری یہ ہے کہ انکو کدورت جو کہ اچھا شعر جو پایا تو عبارت دوسرے کا بتایا اسکے دل تو غفانی گئی دوسرے نظیر مقرر کرکے اکا شعر اودن کے نام لکھا ایسی فتنہ پردازی سے کیا حاصل ہوا ایسا کلام پایا انکی صفت مین یہ عبارت ہے جسکے واسطے شیفتہ کو انکی دقت ہے نظیر تخلص شخصے ست در بنارس خود راشاگرد مصحفی میگوید از کلام او دست دو شعر یہ ہے جیسے انکو تحسین وزہ ہی حضرت آدمی شعرا کا بیان اس شعر کی غزل لکھی جائیگی اغو کو کہ کیا کیا اصلاح ہوگی

پار ایک نظر دیکھے مجھے اے مہ تابان ‖ ریتا ہے سدا مہر درخشان تیری تن پر

نظام تخلص نواب عماد الملک غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ ابن غازی الدین خان نظام الملک آصف جاہ ایران نظام ہندوستان انکی سرداری کا فسانہ حلقہ بگوش ہالہ ہے تجدد کا شعرا کا قصیدہ انکی شان مین لبصد طمطراق چونکہ تخلص نظام ہے نظم کا انتظام ہے بعالی شان کلام مین صولت امارت ہی نمادطبع پر کلام سخن کی عنایت سے ہے

جیسا ہی پاؤگے ہمین کبھی ہے ویسا ہی ہونگے ہم ‖ کرآوے ہی راہ ادھر تو اورونکی بات اور ہے
دل تجھسے اور دیدہ تکی راہ کسی کی ‖ یا رب نہ کسی دل کو لگے چاہ کسی کی

مفتی تخلص نعمت لعد نام و ادغلام محی الدین عشق و مبتلا زبان فارسی مشق شعر فکر ریختہ مین نقش طبع دل کشا

شب سے پیر ہے دل غمگین بغل مین ‖ اب آ کہین اسے باعث تسکین بغل مین

نکہت تخلص نذر علی بیگ نام شاگرد شاہ نصیر ترجمہ سکندر نامہ بزبان نظم انکی تحریر ہے مشام گل مین اسکے عطر سخن کی نکہت ہے چمن کلام مقام نزہت و فرحت کا غذکا چمن ہی تحسین گلدستۂ سخن ہے

آج اک پردہ نشین کو ہے مرے گھر آنا ‖ آئیو اسے ملک الموت تو کل کر آنا

سے پوری صاحب کیفیت اہل باطن رموز دان حقائق ایزدی پیر مغان میخانہ جذب وسلوک صوفی باصفا سے سرمدی عرصہ تک قایل ہوا کہ تعلق دنیا سے ولکہ آزاد کیا شہر خموشان آباد کیا عالم فکر بدرسہ کا غذین مباحثہ حق و باطل کرتا ہے یہان تک شاعر طبع بھی نیاز حاصل کرتا ہے یہ مسئلہ تفرقہ سے شمائلیون پر ہیر ہن ہے تکلف سے کہ ذراح ابل تصوف سے

وہ جو نقش پا کیطرح رہی تھی نمود اپنے وجود کی ⁂ سو کشش سے دامن ناز کی اوسے بھی یہین مٹا دیا

کیا ہی چین خواب عدم مین تھا نہ تھا الف یار کا کچھ خیال ⁂ یہ جگا کے شور ظہور سے مجھے کس بلا مین پھنسا دیا

صبر و قرار و شکیب و تاب و توان عقل و دین ⁂ سب نے تغافل اپنی راہ رہ گئی کیون جان تو

پوچھے ہے ہر ایک سے کسکا ہے عاشق نیاز ⁂ تجکو نہین ہے خبر ایسا ہے ایجان تو

ناصر تخلص لا اعلم اور حال معلوم نہین لیکن فکر مین متانت ہے کلام سے فصاحت کو استعانت ہے اول کا حال اوپر گذرا یہ ناصر نامی جنکے شاعر طبع کی یہ خوش بیانی

جسم و گردن کا تری جس بزم مین افسانہ تھا ⁂ تھی تھی قالب صراحی وان کو پیمانہ تھا

خار تھی پا بوس چھالی پاؤن و سکی پڑ گئے ⁂ یار جس صحرا سے وحشت مین ترا دیوانہ تھا

یک قلم شمشیر قاتل نے کیا اوسکو قلم ⁂ کیا نہال عمر اپنا سبزۂ بیگانہ تھا

نیم وا ہے چشم وقت خواب اوس میخوار کی ⁂ بیخبر ساقی پڑا سوتا وا در میخانہ تھا

بعد مدت عاشق و معشوق ایک جا تھے ⁂ وان میرا تھا عندلیب اور گل چراغ خانہ تھا

باتین کرنا خواہین کند سے ... ⁂ وا ان کر ... [illegible]

قبر ناصر سے بقول درد آتی تھی صدا ⁂ ... [illegible] ... اپنا افسانہ تھا

نسیم تخلص لا اعلم درویش دلریش آزادگی شعر التحصیل کم ... وارد دہلی ہوئے یہ شگوفہ اونکی نہال طبع سے عنبر بیز مشام سیاران معد ... نسیم فکر نکہت گل سخن کی جھولیان بھر بھر کے لاتی ہے شائقان نغمہ شمیم ... آگینہ مضمون سے معطر کر جاتی ہے ⁂

نسیم کس سے گلہ اپنی اپنی قسمت ہے ⁂ وہ حال ہے ... اور ... باقی

نحیف تخلص سید برکت علی نام ساکن مرادآباد سخن سنجی مین زورآور دستاد اگرچہ تخلص نحیف ہے پر سخن پر قوی نکتہ ضعیف ہے

ابھی مین شہر خموشان مین ڈالدون کشور ۔ غذا جو دی مجھے ایکدم کو بھی مزار مین روح

نسیم تخلص لالہ اعلم نسیم سخن سے گلشن کاغذ مین غنچہ دل سیاران تر و تازہ از بہار مضمون چمنستان کاغذ مین بے اندازہ کشمیر فکر کی ٹھنڈی ہوا سے گلشن کاغذ قرطاس مین کیا کیا گل کھلا ہے ✣ ✣ ✣

نسیم باغ مین جا ئیگا اگر وہ جان جہان ۔ ہر ایک گل مین پڑیگی جان ہر ایک خار مین روح

نظیر تخلص درۃ التاج شہنشاہ سخندانی گوہر یکتای قلزم فیض رسانی سر آرا ہے اقالیم سخنوری اور رنگ پیرا ہے محافل شاعری سید ولی محمد صاحب مرحوم و مغفور کہ اصل اصیل دارالخلافت شاہجہان آباد سن صغیر سے ہمرکاب والد بزرگوار حیدر علی کوچہ ملکان جو متصل روضۂ ممتاز محل اور وصف اوسکا اظہر من الشمس ہے زینت بخشی وہ کیسی شمع شبستان مکرمت چراغ دودمان عزت گلدستہ گلستان عظمت غنچہ بہار ندرت لعل معدن حلم دریا گوہر گنج القا خورشید آسمان وفا ماہ چرخ صفا بادہ نوش میخانۂ مضمون رنگی رحیق بہار مشطبۂ معنی دل نشینی مخزن جود و احسان معدن الطاف بے پایان حلیم الطبع خلیق الوضع مطلع انوار سواد نظم مقطع بیانیہ تجلیات بزم حریف محفل آشنائی ظریف انجمن دانائی خلاصۂ خاندان نجابت صلالہ دودمان اصالت چرخ ہمت زمین حلم دور از جہل نزدیک بعلم وحید عصر یکتا ہے زمان یکہ تاز عرصۂ مضمون سخن سنجان آشنای غواصی نکتہ چینی داناے دقایق رنگینی عالی فکرت بلند ہمت رفیع مرتبت بزرگ شوکت والا فطرت اوج فتوت ہادی شعر القب صاحب قاعدہ ادب خیاط ازل نے قبای مضامین نادر انکی عقل سے جسم پر قطع کی دبیر فلک نے بیاض سخن پردازی و مضمون طرازی انکی نام بخشی بلاغت مین سلمان ساوجی بسم اللہ خوان دبستان فصاحت مین سحبان وایل طفل بمکتب ایشان انکی چمن فکر مین اس طرح کے گلہای مضامین کھلے ہین کہ

اگر عین خزان مین بلبل تصویر کو اوس باغ مین لیجاوے تو اون پھولون کی بو کار
نفس عیسوی کرے نغمہ سراے عندلیب طبع کی اگر طوطی سحبان سنے تو ہزار جا نثر
نوا سنج توصیف و مدح ہو کر انکا دم بھرے جس شاخ پر ایک پھول گلستان سخن
اسکے سے کھلا دیکھیں سیاران شائق عنادل وار جان نثار کریں گلشن جنت ایسا
برگ خزان رسیدہ چمنستان طبع بہار خلد غنچہ گلبن باغ جنان طبع عیسوی قدرت مزاج
عالی تحریر پیش پر ملتقط ہوا مضمون انشا ہاے نرمی گزین قدر پیشین فہم قرین بزم طبع
رعنا زیبا حسن بازار طرز تقریر وغیرہ نو عدد مثال نورتن زیب بازوی شاہد دعا
ہو کر دست بستہ آن پہونچا ہر گاہ عنصر لطیف سمت ترقیم نظم متوجہ ہوا اور صیاد فکر نے
دام طبع بچھایا مرغان مضمون لامکان پرواز اوڑنے سے باز آکر بخوشی جسیا ہوے
تو غزل مستزاد مثلث مربع مخمس مسدس مسبع مثمن معشر رباعی قطعہ ترکیب بند
ترجیع بند تضمین واسوخت بحر طویل وغیرہ ہر ایک کو متعدد تحریر فرمایا یہ تحریر سرا
گفتن و نوشتن نہیں بلکہ فی الواقع بلا تصنع اور اوسمین کل صنعتین شاعری کی ختم
کیں دیوان حافظ کی چند غزلیں زیور ترجمہ سے معرا ہیں باقی سب جواہر فکر سے
مرصع ہوئیں عاصی پر معاصی جو غاشیہ شاگردی غلامی دوش سعادت پر رکھتا ہے
اب نظارہ گیان نسخہ گلستان بیخزان کی خدمت عالی مین نظر چشم عنایت پر
رکھتا ہے کہ بچشم انصاف غور فرمائیں مہربانی بہر طور فرمائیں مؤلف گلشن بیخار نے
کہ در حقیقت پر خار ہے اکثر ہر ایک شاعر کی نسبت حقارت اور تحقیر سے گفتگو کی
بلکہ یکسر شکایت سے پر ہے اور عاصی ہر جگہ ساختہ اور تردید انکی موقع پر کرتا اپنا
سے ہے زبان خامہ کہین چوکی یہ کہ شمع دودمان مرتضوی ہین چراغ خاندان مصطفوی
ہین انہون نے گلشن بیخار مین شیخ انکا نام کیا یہ کیا بیجا ہوا و لغو کام کیا اور یہ
عبارت لکھی جس سبب بندہ نے شکایت لکھی ہے ۵ نظر تخلص شیخ ولی محمد اکبرآبادی

خانہ در جوار روضہ تاج گنج کہ بیرون شہر مذکور است دارد آیت لم یخلق مثلہا فی البلاد
کہ در خصوص باغ شدہ او آمدہ است مہر وہان گشت و ترنم وثناے چمن گلستان

ہمین معنی بر زبان آدمی گوید نظیر در حلم و خلق و انکسار بے نظیر روزگار است
بتعلیم مبتدیان بسر می برد کم مدت است کہ ازین خاکدان بروضۂ رضوان رحلت
اشعار بسیار دارد کہ بر زبان شوقین جاریست و نظر بآن ابیات در اعداد شعرا
نشاید شمرد اما برعایت ابیات منتخب قطع نظر کردہ شد اورا است الخ
سبحان اللہ صاحب گلشن بیخار کے نزدیک شاعری سہل کام ہے پر اس معنی سے
کہ شعر کہوا لیے اور شاعرون مین اپنا نام ہے اوستاد سے شعر کہوا کر اپنے نام مشہور
کرا لئے اور دل مین خوش ہوے کہ ہم بھی شاعر کہلائے مدار کے بھروسے پہ یہ شوشے
انکی کمر مین کہان زور ہے اس شاعری پر ایسا منہ پھٹا کہ ہر شاعر کے تن پر عیب کا
جامہ سیا انکے سخن کے بیکار حرف ہین ایسی شاعری پر چار حرف ہین بیگانی شعرون سے
یہ شاعرون مین ہین شامل ہو لگا کی شہیدون مین ہوگئی داخل منہ سے روبرو نہ
کھڑکی نہ دروازہ نہ تھی چھت ہلاکی انہین سب باتین ہین انھی کسی کے برا کہنے سے
کوئی برا نہین مگر یہ فعل ہرگز اچھا نہین برا کہنے والا خود برا جو اپنے تئین اچھا سمجھے
وہ لابد برا باطن بدگویون کا ذکر کہان تلک اچھون کو برا کہتے آئے ہین یہان تلک
کہ یہی کرتے تھے اور پیغمبر کو بھی کفار نے جو تھی وارث سرپرونی قیل ان الالہ ذو ولد وقیل ان الرسول
قد کہنا وما نجا اللہ والرسول معاً من لسان الوری فکیف انا شاعری اسکو کہتے ہین کہ وہ
ہو تراشے کی امورات نیک و بد سے ہمہ دان شیرین بیان ہو بڑہ کی حد سے شعرگوئی
کے دقائق سے خوب ماہر ہو شاعری کے سب نکتون کا فائدہ اوسے ظاہر ہو شاعری
کے عملون کا عامل ہو ہر طرز مین مہارت کامل ہو جیسے ہادی شعرا آپ بھی کبر
لازم نہین کسی کی نسبت کہنا سے نا ملایم نہین صاحب گلشن بیخار مخفی نہ رہا ہین
انہین کچھ ہو سوئے الاف و گزاف ہین ایسے شاعر نادار عالی مقدار جنکے کلمات
شائستۂ گوش فہم عالم کو عقل سماعت بخشی اور شہر شہر دیہہ دیہہ قصبہ قصبہ کوچہ کوچہ
ویرانون مین ہزارون فرسنگ بجز ذکر و اوصاف نظم و نثر اوس جنت آرامگاہ کی کچھ بات
نہ سنی ساقی میخانہ فیض طبع نے لذت بادہ شوق سخن کا لب تر کیا پیر مغان طبع نے

ہر ایک خشک کام گلو تر کردہ راوق تمناے سخن کا اپنے دور مین لبالب ساغر کیا
چشم حاسد کیواسطے مصرعہ برجستہ کا میل کرتا ہے بار الہا این مضمون پیچیدہ بیٹری ان
پھرتا ہے ای مخاصان صوری و معنوی بگوش دل متوجہ ہوکر سننا اور چشم انصاف کو
بمعاینہ گلشن بیخار اور گلستان بیخزان کھولنا کہ مولف گلشن بیخار کو اوسکی تالیف سے
کچھ یہ مدعا نتھا کہ سیر گلدستہ گلہاے بوقلمون سخن کیجیے بلکہ ضمیر خاص یہ تھا کہ مسوخ
انبیا اور اپنی آشنا اور مومن خان اور اونکی آشنا اور مولانا صدر الدین خان مرزا
اسد اور غلام علی وحشت کو کلاسون سے داد لیجے باقی سب کو برا کہیے افسوس
کیا کہیے بہت جا غلط کو صحیح لکہا اور صحیح کو غلط صریح کہا عجب آتا ہے کہ یاران ہمنشین
نے بھی باوجود واقفیت کمال چشم پوشی کی چنانچہ مرزا اسد صاحب کہ ہادی شعراے
شاگرد اور انکی کیفیت سے خوب آگاہ تھے خاموشی کی بیان تک کا نشہ دماغ شعرا
غرور سے پر ہوا کہ غلطی کو صحیح جانا اسقدر ان سبکو تفخر اور غرور ہوا بس ہمنے
صریح جانا شعر ہادی شعرا کو نظیر ثالث نا رہی کے نام لکہا معلوم نہین کہ وہ نظیر حقیقی
ہین یا مجازی جسکا نتیجے یہ انجام لکہا مین اس غزل کی اور شعر بھی تحریر کرون گا
نظر الفاظ سے مباحثہ کی تقریر کرون گا علی ہذا القیاس اور غلطیونکا بھی
نشان موقع پر بتاتا گیا جو جو مضمون زبان خامہ پر آتا گیا اگرچہ کہو کہ ہادی شعرا
ضعیف شعر کہا کرتے تھے تو یہ نظیر قوی ولا نظیر نہین ہر زمانے مین فصاحت و بلاغت
کا تبدل ہوتا ہے صفائی فصاحت مین تقریر نہین چنانچہ موجد کلام اردو والد شعرا
کے سخن کو غور کیجیے اور سجدہ گاہ شعرا وغیرہ کے کلام کا دور یکھیے زمین و آسمان کا
فرق ہے دریاے حیرت مین خیال غرق ہے اونسے انکے شعر نہایت بہتر ہین ہمین غلط
قیاس کرتے چلے جائیے کیا سب برابر ہین پچاس برس کا عرصہ ہوا جو ہادی شعرا کا
فکر سخن مین دور اخیر تھا یہ فقرہ اس موقع پر قابل تحریر تھا فی زمانا بہت لفظ شعراے
حال نے پھر سمجھکر چھوڑ دیے نواب جتنی متقدمین شاعر تھے بڑے اور شعراے حال
اچھے پڑھے انکو دشمنون نے منہ موڑ دیے جب عرصہ کثیر گذریگا اور درستی سخن

زیادہ تر ہوگی تو شاعران حال شعراے مستقبل کے روبرو ماضی ہون گے اور
یہ کلام انکا کمال ناقص ہوگا اب کلام سجدہ گاہ شعرا اور سخن آتش کو مقابلہ کیجیے تو
مضامین آتش گرم اور انکے کلام کے قافیے ہون گے اگرچہ اس مقام مین بہت طول
ہوا حاسد نہایت دل ملول ہوا سبب اسکا یہ کہ موصی الیہ نے جب کہ لوگون کی گفتار
کی اور خود ارادت کو کام فرمایا یہ نہین سمجھے کہ جسکو جیسا دل چاہے لکھو کوئی ہمارا کیا کریگا
اوسکی تردید کیواسطے عاصی یہ گفتگو لایا بخصوص بادی شعرا کے باب مین نفس الامر
گفتگو اور واجبی تقریر بیان کیجیو اس کلام کی جگہ نہین کہ انکو مست شعر لکھے یا عبارت
طول تحریر کرے کیونکہ صاحب گلشن بیخار نے کدورت کی راہ یا کبر یا لاابالی کی سبب
انکی نسبت بھی کلام بیجا لکھا اب اگر انکی انتقال تقریر کے پھر ایک دیوان بادی شعرا
کا شامل گلستان بیخزان کیجیے تو بیجا ہے جو شعر بندہ لکھتا ہے اوسکو دیکھکر جو اس
پران ہون گے اور کیفیت طبایع و لطف سخن سے اون کے ہمنشین اور استاد
وغیرہ کی ہوش گریزان ہون گے یہ نہین کہ اوستاد سے غزل کہوا لی اور شاعر
بنگئے شعرا پر طعن و تشنیع کرنے کو تن گئے دقیقون مین ذرا اوستادی چاہیے جیسے دشمن
کی شادہ بربادی چاہیے مولوی صدر الدین صاحب جو صاحب گلشن بیخار کے بڑے
یار شفقت آب مین اور عالم متبحر بلکہ لاثانی اونکی اتنی تعریف لکھی ہے کہ ایسی کسی کی
نہین کی اون کے مطلع پر جو اس نالایق نے اعتراض کیا وہ استحکام تقریر کا بانی
منصفان والا شان نقطہ با حرکت کا بے حرکت ہونا اونکی اس حرکت ناشایستہ
کو لحاظ فرمانا کہ حرکت متحرک ہے یا ساکن بندہ تو فتح و ضمہ و کسرہ و جزم سے واقف
نہین من و عن جو اس مقول مین بحث معقول کرے مدعی و غلط گو کی بات کو
طول کرے ذی علمون کی زبان سے سنا فقیر جا بجا پڑھا گیا پر متحرک لکھا اوستاد
نے کلام کا بیان کیا سیری یاد مین چنانچہ اسکی نظیر کیواسطے ردیف الف مین بنام
مولوی صاحب مذکور تقریر گذری یہ مقام بڑے موقع کا ہے عقلا غور فرمائین
کہ جو ایسے عالم اور اسکے بڑے دوست کی ایسی تقریر گذری اونکے شعر کا یہ حال

پس جو کمتر مرتبہ ہون گے اونکا کون احوال مثلاً مؤلف گلشن بیخار یا اونکا استاد
اونکے کلمات کا کیا حال ہوگا صحت لفظ کی عافیت کا ہیکو سبیرا اونسے کیا قیل و قال کا
حال ہوگا یہ کلام مومن خان جسکی غلطی فاش کا کیا بیان دل ایسے شخص کو مومن نے
دے دیا کہ وہ ہی محب حسینؑ کا اور دل رکھے شمر کا سا اسکے دوست کا وہ مقال او استاد
کا یہ حال خود کی یہ تقریر جسکی سبب طول ہوئی تحریر بخدمت سیاران گلستان سخن
عرض عاصی یہ ہے کہ کہان تک کلمات کی تحریر کا طومار ہو لب لباب کر کے لکھون
اگر کل منتخب کو جمع کرون تو بہت ضخیم ایک کتاب جدی تیار ہو لہذا چند اشعار بہ نسبت جریدہ ہین
وہ شنیدہ کیا بلکہ دیدہ ہین چونکہ تخصیص تالیف اس کتاب کی دو سبب ٹھہری ایک
یہ کہ صاحب گلشن بیخار نے کل لفظ بیجا اور عبارت بے محل اکثر صاحبون کی نسبت
لکھی اوسکی تردید منظور رکھی دوسرے بادی شعرا مرحوم جو ناظم و ناثر اس مرتبہ کے تھے
اور مشار الیہ نے اونکی اہانت کی انکے علم و فضل کو دکھا کر گفت و شنید منظور تھی
اگرچہ ان حضرت کی اشعار بندہ نے بہت لکھی عدو کے کلام کو رد کیا لیکن بسبب طول
ہونے کتاب کی اتنے پر اکتفا کر کے تردید کیا عشاق مضمون کو منظور شاہان
شائقین عصر کی تسخیر اسلیے عمل حب سخن کو گوشۂ کاغذ نظیر کلام نظیر شعراے عصر کو بے
نظیر ہے تقریر عاصی بے نظیر ہے عدو کا سینہ سپر خامہ کا تیر ہے یہان مضمون گرم طبیعت
کے سانچے مین ڈہلتے ہین وہان عدو سرد ہین بن آگ پڑے جلتے ہین یہان نطق طوطی
خامہ گویا ہے وہان آئینہ دل زنگ مین لٹتا ہے یہان چمن کاغذ مین معانی کے
گل کھل رہے ہین وہان خار حسرت سی خاکین عدو دل سہتے ہین یہان تیغ زبان
برق زا ہے وہان عدو کے کھیت کا کھلیان ہو رہا ہے یہان جیب طبع مین
مضمون رنگین ہے وہان دامن عدو اشک خون سے تضمین ہے یہان نیزۂ خامہ آبدار ہے
وہان عدو کا سینہ فگار ہے یہان شعرا کی آراستہ بزم ہے یہان نظم سے وہان فرش
عزا بچھا ہے ماتم داری کا عزم ہے بین ہین باطن اب کہان تک زور طبع آزما
ہے خدنگ کلک خونریز کا کب تک قلب دشمن نشانہ ہے اگرچہ جوش طول

طول

طول سخن ہے اور ایسا زور علم و فن ہے تو کتاب کیونکر تمام ہوگی داستان کسطرح انجام ہوگی بس تمہاری طبع کا زور دیکھا دریاے فکر کا شور دیکھا تم تو تیغ زبان چمکاتے چلے جاؤ گے عدوی بزدل سپر انداز کو دھمکاتے چلے جاؤ گے گر رنگ فکر منہ زور ہے عدو سے ناہنجار سکندری خور رہے اب مطلب پر آؤ حضرت اوستاد کی شعر سناؤ سامعین ہمہ تن گوش ہین اہل مجلس مؤدب و خاموش ہین اعدا کا سر نیچا ہے ندامت سے زانو مین جھکا ہے اب ہمارے حضرت اوستاد مخدوم و مکرم و معظم و محتشم و محترم کیا فرماتے ہین قدردان باادب و سعادت اندوز تمتع آموز کو کیا کیا مضامین سناتے ہین برخوردار بہرہ اندوز ہون گے بدبخت نافہمام او بھی کینہ اندوز ہونگے تو اب مستفید ہو مضمون کی گفت و شنید ہوا ایسا حضرت کا ارشاد ہو جس سے

دوست شاد دشمن برباد ہے

دیکھیے جلوہ جو اوسکے حسن بالادست کا
حوصلہ اتنا کہاں اپنی نگاہ پست کا

بے صدا آکر لگا اور ہو گیا سینہ کے پار
یہ خدنگ صاف تھا کس بے نشانی شست کا

بیسی کی اشکونکی بیابان مین نہین نہر
پھوٹا کوئی مجنون کی گر پاؤن کا چھالا

گل جو رخ عرق فشان یار نے تک کھلا دیا
پانی چھڑک کی خواب سے فتنہ کو پھر جگا دیا

اوسکے شرار حسن نے جلوہ جو اک دکھا دیا
طور کو سر سے پانون تک پھونک کے یا جلا دیا

گذری جو مسجدی خانقاہ دوان بھی بشکل جلنا
اہل صلاح و زہد کو فرش کیا بچھا دیا

نکلے جو راہ دیر سے ایک ہی نگاہ مست مین
گبر کا صبر کھو دیا بت کو بھی بت بنا دیا

لائی خاطر مین ہمارے دلکو وہ مغرور کیا
جسکے آگے مہر کیا مہ کیا پری کیا حور کیا

دیکھ مسطرون کی طراوت کو زمین پڑھتے ہیں
دم بدم انبتہ اللہ نباتا حسنا

چمن طراز حقیقی نے اپنی صنعت سے
کسیکو پھول بنایا کسی کو گھاس کیا

دخل اوسکا ہوتا کیونکر سینہ
وہ نور جان تھا مین آب و گل تھا

آغوش تصور مین جب کھینچ اوسے مسکا
لب ہائے نزاکت سے اک شور تھا بس کا

ادس تنکو نہین طاقت شبنم کی نگہ کی
اے دست ہوس تو سیر تو قصد نکر مس کا

سو بار حریر اوسکا سے نکہت گل سے
رخ و جبین مژہ تیر و چشم و ابرو کو
تن و دل و لب و دندان کو روی کو
ذقن کو چاہ زنخدان کو گوشش گردن کو
کف حنائی و انگشت و ساعد و تن کو
جو وصف زلف کا پوچھا تو حلقہ حلقہ کو
دیکھا اوسی رنگ بہار و سرو گل اور بہار
تو ہی وہ گل ایجاد کہ تیری باغ میں ہے شوق
ہی کون سی وہ چشم نہیں جس میں اوسکا نور
عیسیٰ سے کم سے حکم نہیں کم تقصیر کا
شہر دل آباد تھا جب تک وہ شہر آرا رہا
گیا رہا پھر شہر دلمیں حجرہ ہجوم درد و غم
آرہا آنکھوں میں ہم تو بھی نہ وہ آیا صنم
اک پردہ ہستی نہ رہا جون نظر آیا
اوس مہر پرانوار سے شبنم کی طرح ہم
بدن گل چہرہ گل رخسار گل لب گل دہن گل
عشق کا جو گل زخم دم شمشیر کھلا
طفل اشک ایمژہ چاہے کہ ہو ٹک او دیکھ
مجھو تدبیر میں ہم لیک خدا ہی جانے
نظر اب اس ندامت سے کہیں کیا
اور پھر اوسکی نگاہ کا نام ہم آگے جایا
پھر دیکھ پھر چمن دیکھو کہ نہ بشکل ذاتی کی
یہ یکتائی ہے یکرنگی نہیں اور یہ فنا ہستی ہے

شبنم ہو کب اسے بلبل پیراہن گل سکا
سنان و بدر سہ و نرگس و ہلال لکھا
عقیق و سیم و در و سنگ کی مثال لکھا
صراحی سیب و گل و چشمۂ زلال لکھا
ستاک و برگ و گل و غنچہ و نہال لکھا
تاب و دم صبح و لمجاے صد اسیر کہا
اک اوڑا اک گر گیا اک جل گیا اک بہ گیا
جبرئیل کو بلبل کیطرح نعرہ زنی کا
ہی کون سا وہ دل کہ نہیں جس میں اوسکی جا
ارنی پکارتا ہے سدا وہ تقصیر کا
جب وہ شہر آرا گیا پھر شہر دلمیں کیا رہا
تھی جہاں فوج طرب وہاں لشکر غم آرہا
حیف کس سے پوچھیے جا کر کہ وہ کیسا رہا
وہ پردہ بر انداز ہمیں کیوں نظر آیا
گم ہو گئی ہمکو وہ جون جون نظر آیا
سراپا اتبو وہ رشک چمن ہر ڈھیر پھولوں کا
رہ گیا جسم پہ مثل گل تصویر کھلا
پیار سے مہر سے الفت سے یہ تدبیر کھلا
کون سا گل ہے پس پردۂ تقدیر کھلا

فنا ہا تم آہا تم آہا

ایدہر مرنا تڑپنا غش میں آنا اوٹھ جانا
بکھرنا سبزہ ہونا لہلہانا پھر سمٹ جانا
شگفتہ ہونا ہنسنا اور ہزاروں کھٹ سے ہٹ جانا

دل ہوا جسن کے بسمل ابروی خونخواہ کا
نہ گل اپنا نہ خار اپنا نہ ظالم باغبان اپنا
ہو کلفت یا وہ صفا کہ جیسے گریبان مین لا
نہ آسکے تو جو ذرا تیرے نکہت رخ کی
سر سبز دل جلون کو ہر گز کرے ہو فلک
جیسی ہوئے ہین ولے بہاران تشنہ جاوہ گر
تو وہ پھولو رسا پا کے تیری صورت کو
گلی کی خاک بھی ہو کر نہ ٹھہرنے پائے
یہ ناتوان ہون کہ آیا جو یار ملنے کو
اٹھو ذرا سا کا نون جو بیٹھی ابھی ہے
ہم وہ درخت ہین کہ جیسے جو سدہ ہم اجل
تبعدن کیے ناز برداری ہاین کبھی تیری عبادتکی
پھوپھی نے نہ دل جیت ہین ستا اوسکی عالم کا
عزیزو کیا پڑے سوتے ہو غفلت مین ذرا جاگو
ایک نظر گر تجھے دیکھین تو شادی ہو پھر
ہوا جو اوسکا وہ کوچہ چمن بہشت نصیب
یہ کم نصیب ہوی ہم کہ بعد مرگ نظیر
جب کھلے اوس سحر آرا کے لب
عشق ہین اوس گوہر نایاب کے
نام سے اوس لب کی ہین لب شہید شہد
ہو جس اثر کیون نہ میری آہ مین یارب
دل سا دریتیم بکا کوڑیون کے مول
بازار یوسفی نے نہ دیکھین تھین خواب مین

تھا وہی پہلا دن اوس بسمل کی بسم اللہ کا
بنایا آہ کس گلشن مین ہمنے آشیان اپنا
پاسے نظارہ یہ کہتا ہے پھسل جاؤنگا
نسیم بہار گئی آ سکے ہر ورق گل کا
دانہ کہین اوگا ہے جو آتش مین بھن گیا
شب ہجر تمام نسخہ عیسی کا گن سکے
اشتر تو کیا ہے میری جان فلک نہ دیکھ سکا
ہمین تو آہ یہان تک فلک نہ دیکھ سکا
تو صورت اوسکی اوٹھا کر پلک نہ دیکھ سکا
لگتا تھا ورنہ چمن کا دانا او آگرا
الہ ایدہر دکھائی ہے اودہر تیر قضا
اسیری اس بندگی کا اب تو ہی بتا ہے سجھود
موصوف ہو جو خاص خدا کے کلام کا
جرس فریاد سیدار دکہ بر بندید محمل ہا
نہ کو نگین چار چاند مہر کو چار آفتاب
خدا نے ہمکو اسی جا کیا بہشت نصیب
ہوی مزار کو اپنی نہ ایک خشت نصیب
بند ہوئے حضرت عیسی کے لب
آج تک خشک ہین دریا کے لب
خلد کے حوران شکر خا کے لب
سب کچھ ہے مہیا تری درگاہ مین یارب
کیا سیجے جیب خدا دینے کے نصیب
ہو گریبان ہو ئین تری بازار کی نصیب

مین ہون بدر مہر طلعت ہو اور ساقی ہو اور بزم شراب
ثروت و مال و منال و حشمت و جاہ و جلال
یہ جواہر خانۂ دنیا جو ہے با آب و تاب
وہ مطلا قصر رنگین وہ منقش بام و در
وہ عظیم الشان مکان تھے نہین جنکی رفعتین
صحن مین بستان سرا ایسے پر از غلمان و حور
اور محلین تھین وہ صاحب ثروت جنہین کہتی تھی خلق
مہر وش بہرام صولت بدر قدر و چرخ رخش
وہ تجمل وہ تمول وہ تفوق وہ غرور
ہر طرف فوج بتان ہر سو ہجوم گلرخان
چشمک و آن و اشارات و ادا و سرکشی
صبح سے لے شام تک اور شام سے لے تا بہ صبح
ساقی و مطرب ندیم و مستی و میخوارگی
کثرت اہل نشاط و جوش نوشا نوش سے
وہ بہارین وہ فضائین وہ ہوائین وہ مزہ
یا تو وہ ہنگامۂ تنشیط تھا یا دفعتاً
جو وہ سب جاتی رہے دم مین حباب آسا مگر
تھا جہان وہ مجمع عالی وہان اب ہے تو کیا
ہین اگر وحشت باہم تو لب افسوس ہین
خواب ہے اس تماشیکو نظیر اب یا خیال

پھر خدا جانے یہ بیداری ہے اے دل یا کہ خواب
کوئی اسکو کچھ کہو ہم تو سمجھے ہین یہ خواب
اہل صورت کا ہے دریا اہل معنی کا سراب
جنکی رنگینی سے تھا قصر ارم کو پیچ و تاب
جنکے طاق آسمان کو طاق ابرو سے جواب
جنکی انہارون مین جای آب گل خالص گلاب
کیقباد و قیصر و کیخسرو و افراسیاب
مشتری ہمت ثریا بارگہ کیوان جناب
وہ تجشم وہ تنعم وہ تعیش وہ شباب
جنکے عارض رنج ماہ و رشک روی آفتاب
طنز و تعریض و کنایت غمزہ و ناز و عتاب
متصل رقص و سرود و بادۂ جام و شراب
ساغر و مینا گل و عطر و می و نقل و کباب
از زمین تا آسمان شور نی و چنگ و رباب
وہ طرب وہ عیش کچھ جسکا نہین حد و حساب
کر دیا ایسا کچھ اس دور فلک نے انقلاب
رہ گئی عبرت زدہ وہ قصر ویران و خراب
نقش سیمرغ گویا کنہ کوئی پر عقاب
اور جو کوئی طاق ہے تو صورت چشم پر آب
کچھ کہا جاتا نہین واللہ عالم بالصواب

کیون نہ عشرت ہو چند روزہ جو ملے +
یار مہ چہرہ اور شب مہتاب
فرصت عمر قطرۂ شبنم
وصل محبوب گوہر نایاب
گردش آسمان مین ہم کیا ہین
پر کاہی سفینۂ گرداب

جسم کیا روح کی ہے جولان گاہ
ساغر کے لب سے پوچھیے اوس لب کی لذّت
بقول حضرت صائب ہزار حیف نظیر
گذری دو دم نہ خوشی سے کبھی اپنا نصیب
ہے جا اوس محبوب کی انگشتری در دست حبیب
کل تو دنی ہاتھہ مین تسبیح رکھتا تھا نظیر
آج صہبا کی گلابی اوسکے ہے در دست مدام
تری قدرت کی قدرت کون پا سکتا ہے کیا قدرت
قسمت مین گر ہمارے یہ ہے تو ساقیا
کچھہ ہمکو اختیار نہین صاف و دُرد کے
کھل گیا رخسار اوسکا جس گھڑی کاکل سمیت
طریق عشق بے مرشد نہو طے
جسکو کہتے ہین نگاہ لطف خوبان ای نظیر
رکھتے ہین ہم شمس و قمر کا سا تفاوت
در پے ہین دل انہی کو ادھر عشوہ گر چند
کیا کیا لگین عقل کے باندھے ہین پر و بال
عشق کا دور کرے دل سے جو ڈھونڈھ کا تعویذ
کتنا تنگ صفا ہے کہ پاتے نگاہ کا
رکھی ہر گز نہ تیری رخ نے رخ بدر کی قدر
عزت و قدر کی اوس گل سے توقع ہے عبث
رہتی خوار بھی اوس چشم فسون پرور سے
ہی پستو نہین ہے یون ساغر و مینا کا وقار
کفش برداری سے اوس مہر کی چمکا ہے نظیر

روح کیا اک سوار پا بر کاب
کسواسطے کہ خوب سمجھتا ہے لب کی لب
کہ در بہار ندارم بکف بہای شراب
تھی عجیب کلاک وہ جس سے مسری لکھوائی نصیب
رکھی ہے کیا نزاکت پروری در دست حبیب
اور مصلے کی عنایت گستری در دست حبیب
اور بلبلے کی اک پیالی بھری در دست حبیب
تری آگے کوئی قادر کہا سکتا ہے کیا قدرت
بے اختیار آپسے شیشہ کریگا جست
ای ساقیان بزم بہار یدر ہے مست
حسن کی گلشن کا دیکھا ہے تمنے گل سنبل سمیت
کہ ہے یہ رہ نہایت پیچ در پیچ
ہے وہ مثل کیمیا ہم منتظر مس کیطرح
نور ید بیضا و کف پاے محمدؐ
خواہندہ بیکھان ہین او وہی سو مگر چند
سکر کر کے شکر خندہ ہم لب شکر چند
اس دبڑے کا کوئی ہمنے نہ لکھا تعویذ
ہلکا سا اک غبار ہے چہرے کے رنگ پر
کھوئی کاکل نے بھی آخر کو شب قدر کی قدر
وان نہ عزت کی کچھہ عزت ہے نہ کچھ قدر کی قدر
ہان مگر منزلت کچھ بھی اور عذر کی قدر
جیسے اسلام مین ہو منتسب و صدر کی قدر
ورنہ کیا خاک تھی اس ذرۂ بے قدر کی قدر

دیکھے نہ مجھے کیونکر از چشم حقارت او
وہ سرو جوان یار و من فاختہ پیرم

چپ بیٹھوں تو کہتا ہے خاموش چرا ہستی
کچھ بولوں تو ہوتا ہے آزردہ ز تقریرم

ہوں تیری تصور میں میری جان ہمہ تن چشم
دل ہے مرا جوں آئینہ حیران ہمہ تن چشم

اور وہ ایک شعر اس غزل کا جو صاحب گلشن بیخار نے از راہ تصنیع نظیر تخلص شاعر دہلی شاگرد مسیح دشعرا کے نام لکھا اور در اصل ہادی شعرا کا ہے سو ہندسے نے تمام غزل لکھہ دی کہ دروغ گو را تا بخانہ رسانیدن کٹھہرا اوس شعر والی غزل کا مطلع اوپر ہے باقی سعد اوس شعر کے سب بیتیں لکھیں جنکا سمجھے گھر ہے ٭

تا ایک نظر دیکھے تجھے اے مہ تابان
رہتا ہے سدا مہر درخشان ہمہ تن چشم

مست آنکھہ نرگس سمجھ اسنے گلبدن اوسکو
ہر عشقین تیری یہ گلستان ہمہ تن چشم

آنکھیں ملوے تا کہ ترے پانوں کے نیچے
ہر نقش قدم سے ہر بیابان ہمہ تن چشم

دیوانگی میری کی تحیر میں شب و روز
ہے حلقہ زنجیر سے زندان ہمہ تن چشم

اوس آئینہ رو کے ہی تصور میں نظیر اب
حیرت زدہ نظارہ پریشان ہمہ تن چشم

اوسکی ذات کو ہے دایما ثبات و قیام
قدیر و حی و کریم و مہیمن و سلام

اوس پریرو کی دیوانگی کی یہ شکل ہے بار
تار دامن خار بر شاخ شجر پر آستین

گل نظر آیا چمن میں اک عجب رنگ چمن
گل رخ و گلگون قبا و گلعذار و گلبدن

مہ طلعت زہرہ جبین مشتری رو مہ جبین
سیمبر سیماب طبع و سیم ساق و سیم تن

نازنین ناز آفرین نازک بدن نازک خرام
غنچہ لب رنگین ادا شکر دہان شیرین سخن

تیر قد نشتر نگہہ مژگان سنان ابرو کمان
برق ناز و رزم ساز و نیزہ باز و تیغ زن

بے مروت بیوفا بیدرد و بی پرواہ خرام
جنگجو قتال وضع و سرفراز و سر شکن

زلف و کاکل خال و خط چاروں کی بیچاروں غلام
مشک تبت مشک چین مشک خطا مشک ختن

دوش و بر دندان و لب چاروں نسیں یہ چار و خجل
نسترن برگ سمن در عدن لعل یمن

سختی و بیرحمی و جور و جفا سرکار کی
معتمد موصی الیہ و مستشار و موتمن

مبتلا ایسے ہی مہوش و نصوبکی ہوتی ہیں نظیر
بیقرار و دل فگار و خستہ حال و بیوطن

کیا کاسہ ہی بیچے اس بزم مین ای ہمنشین
یہ کاسہ فیروزہ گون ہی شیشہ باز پر فنون
ہوا اعتماد اسکا کسی سے شیشہ باز ہی یاد ہے
گل دامن صحرا مین ہم گذری جو وقت صبحدم
بولا بفریاد و فغان کیا دیکھتا ہی او میان
گل برگ سی نازک بدن سر پا تو تھی رشک چمن
و نزات ناز و نعمتین ہمہ ملتفتون سے تھین
باغ و چمن پیش نظر بزم طرب شام و سحر
اک آسمان کے دور سے اک گردش کی الغرض
سنتے ہی جی گھبرا گیا رخسار پر رشک آگیا
اسمین سرانیا ناگہان ہر سو ہوا شل زبان
طلعت یوسف صباحت مین ہی لاثانی ملی
کسطرح ... ہواون زلفون نے اگر سر سبز
یہ جس دی بہاران جن ولی اندیان ہین
کوئی نہ دیکھا ہی نہ دیکھو ایسا ہی تو پیارے
چھوٹا سا خال اوس رخ خورشید تاب مین
چمن مین جب سے اوس غنچہ لب نے کھولی ہین
ہین اک اپنے یوسف کی خاطر عزیز و
طوفان اوٹھا رہا ہی میرے دلمین سیل اشک
ڈر ہمکو شادی کی اور ان کا نہین کچھ
سے اگر ہوئی شیر تم بھی زری پوش بن
آئینہ ناہ کو لعل لب اپنے دکھا
تم ہو سہ چار وہ چار قدم رکھکے آج

دور فلک سے کیا خبر پہونچیگا لب تک ہا مین
جتنے حیل ہین اور فسون سب اسکی ہین بر تمکین
رکھتا ہو شاد ایکدم جسے کرتا ہی پر اندوہ گین
اک کاسۂ سر پر الم آیا نظر اپنے وہین
تھی ہم بھی سر بر آسمان گو اب پڑی ہین بر زمین
زرین و سیمین سے ہین دلکش سکانو نگین
عیش و نشاط عشرتین ساقی تھران طرح بین
ہر سو بکثرت جلوۂ حسن بتان نازنین
اب سوچیے کا غور سے در لحظہ آن رلگیا ین
دل عبرتو تسے چھا گیا خاطر ہوئی بس ہمگین
بولا لطیر آگہ ہے ہان سن نیز روزی بیچین
یہ نمک یہ خال و خط یہ زلف سیہ ابرو کہان
یہ لٹک یہ بل یہ پیچ و تاب یہ خوشبو کہان
کہہ کس طرح مگر وہ ہو ہان بچھاویان ہین
تم بن ہماری انکھیان انجھو بہاندیان ہین
ذرہ سما گیا ہے دل آفتاب مین
گلون کے پہلو مین غنچہ نہین کھلی ہین
یہ ہستی کی ساری دو کان بیچتا ہون
وہ دن خدا نہ لائے جو مین آبدیدہ ہون
وہ آن غضب ہی جو خداداد کوئی ہو
دو دو چھٹے گا اسے یاد دلانے چلو
چشمہ کا قور مین آگ لگانے چلو
بد بر فلک قدر کی قدر گھٹانے چلو

دل جنکو دیا نامہ تلک اوسنکے ڈبو دیا
گو آتش گل بھڑکی ہے پر یہ نہین توفیق
خط کو رخسار و نیز اوس گلکی جو تحریرین ہین
فی الحقیقت فیض جذب عشق سے باہم ہین ایک
تری وہ شان کی رفعت ہے یا رسول اللہ
وہ نور دیدہ احمد کہ جسکے رتبہ کی
مصحف رخ پہ ترے ابرو پیوستہ نہین
تا ابد آزاد ہین دام و قفس کی جور سے
پکارا قاصد اشک آج فوج غمکے ہاتھون سے
ق
شفوہین خون کو تو اپنی ساتھہ لی آیا ہون باقی
مرتا ہے جو محبوب کی ٹھوکر پہ نظیر آہ
کب آہ وہ کر سکتے ہین دلکی طپشون سے
ہو چرب زبان سے نہ پریزیون کی تسخیر
زلف ہو بر سر احسان تو گرفتار کرے
تیغ ابرو کی نوازش ہو تو ہو زخم حصول
منہ زرد و آہ سرد و لب خشک و چشم تر
بیٹھے بٹھائے خلد مین ابلیس نے نظیر
ہستیان نیستیان یہان بھی ہین ایسے جلسے
بے زری فاقہ کشی مفلسی بے اسبابی
جھلکتی نکلی ہین اسکو نکی شیشیان پارے
تن دیکھتی جس گل کا ن چھوڑ کی تن نکلے
یہ نقش ہین چیچک کی منہ پر عرق آلودہ
عکس مہ مثل تن ان تو تجھ طور کی سو جھی

تکلیف نہو تا لب ریحان نفسون کو
پہونچی جو اسیران چمن کے قفسون کو
ہے یہ وہ مصحف کہ جسکے ساتھہ تفسیرین ہین
لیلی و مجنون کی گو ظاہر مین تصویرین ہین
کہ لامکان نے کہا لا الہ الا اللہ
حدیث لبعضہ منی ہے دو جہان مین گواہ
سو قلم سے ید قدرت نے لکھا بسم اللہ
بلبل تصویر و طاوس خیال آئینہ
ہوا تاراج پہلے شہر جان دلکا نگر پیچھے
چلے آتے ہین اوٹھتے بیٹھتے لخت جگر پیچھے
پھر اوسکو کبھی اور کوئی لت نہین لگتی
صحبت ہے جنہین حسن کے نازک منشون سے
یہ لوگ جو ملتے ہین تو دلکی کششون سے
چشم کی عین عنایت ہو تو بیمار کرے
شور لب زخم کو چاہے تو نمک زار کرے
سچی جو دل لگی ہے تو کیا کیا گواہ ہے
کیا دم دیا ہے حضرت آدم کو سے
وہ گھر اور وہ وہان کچھہ نہین اور سب کچھہ ہے
ہم فقیرون کی بھی ہان کچھہ نہین اور سب کچھہ ہے
ہمارے سینہ مین کس شیشہ گر کی سوجھی ہے
وہ سیم تن اوس تن سے کس طور نہ تن نکلے
یا حسن کی صافی سے قطرے گئی چھن نکلے
بر ختم رسالت کو بہت دور کی سوجھی

ہر طرف سے دل کے ہو کر رو برو
آ گئی کثرت مین فوج اشتیاق
کھینچکر لشکر ہوس نے ناگہان
تنا ور ہو گئی تمنا کی ہوا +
کیون نہ وہ کشتی روان ہر آن ہو
کیون نہ وہ کشتی پیش لیتی چلے
کیون نہ وہ کشتی روان ہو مثل باد
کیون نہ وہ کشتی روانی مین ہو طاق
کیون نہ وہ کشتی روان ہو تیر سان
کیون نہ وہ کشتی ہو ہران آب پر
الغرض غالب ہوئی جب دلکی چاہ
جب نظر آیا کنارا بحر کا +
جی نے یہ چاہا کہ لیکے اک قلم
پر احوال بحر کا تھا ماجرا
تھا کہین اوسکی جو طرح مین خاصیان
کیا کہون دریا تھا وہ یا عین نور
یون وہ آب صاف سے پر نور تھا
تھا وہ گوہر حسن صفا پایا ہوا
تا بشمس الناس کو آتی تھی بیم
دن مین کرتا تھا وہ آب سیم ناب
پھیکی وہ دیکھتے کی تجلی گستری
تھی ہمہ وقت اوسکی یہ شکر فشان
تو نہ بچا تھا ہو کے ات

جوش مین آیا محیط آرزو +
سر سے گذری دلکی موج اشتیاق
زورق خاطر پہ باندہا بادبان
لے چلی کشتی طبیعت کی ہوا +
شوق جس کشتی کا کشتی بان ہو
جسکو خواہش اور طلب کہتی چلے
جسکی ہووے آرزو باد مراد
جسکے چپو ہون بدست اشتیاق
جسکے قبضہ مین ہوس کی ہو کمان
دے تمنا جسکو ہر دم بال و پر
سیل کے مانند لی دریا کی راہ
اوسکے پہلو سے لگا اک دشت تھا
وصف اوس صحرا کا کرلیجے رقم
پہلے اوس مین ہے سخن تیرا مرا
کہین اوسی کے آب مین غواصیان
جسکی اک موج تھی بحر سے دور
جیسے گدلہ چشمہ کا نور تھا
جیسے آئینہ جلا پایا ہوا
قطرہ قطرہ اوسکا تھا در یتیم
رات مین تھا چشمۂ آبحیات
جیسے آئینہ مین ہو عکس پری
شہد جسکے وصف مین رطب اللسان
منہ سے مصری کی بھی نکلے تھی نبات

صفت دریا

صفت دشت

صفت چشمہ

شہرت اوس پانی کے آگے روتا تھا
اوسکی شیرینی کی گر سنیے صفیر
شعر سرومی اور شیرینی اوسمین یون بہلی
اولی اوسکو دیکھکر غش کھاتے تھے
شعر موج رکھتی ہے نزاکت سے وہ نہر
دیکھکر اوسکی وہ چین دل نشین
حد تو یہ اوس موج چین آباد سے
نمیدہ شبنم کی جھپکر آستین +
تاب کیا جو پاس آتا جانتی +
جب نسیم صبح وان آجاتی تھی
کیا کرون اوسکی تو اثر کا بیان
جیسے طبع عیش زا سے زور زور
شعر ہر حباب اوسکا نزاکت جوش تھا
یا کہ تھی دریا نے بینی کر کے چاہ
یا ہوا نے قصد کرکے خواب کا +
درج سیمین ہوش اوسپر کھوتا تھا
کس نے دیکھا اوس ہوا بہتا ہوا
کس نے غیر از اوسکے دیکھین تھالیان
تھی ہوا اوسمین وہ کچھ خوبی بھری
تھا تنک اتنا کہ وار اور پار سے
کیا کہون اوسکی صفائی اور چمک
موتیون پر غم کے اولے پڑتے تھے
اب کہون خوبی مین اوسکے تا کجا

صفت جنگل
صفت شیرینی آب دریا
صفت موج دریا
صفت حباب دریا

اور وہ بھی پانی سے پتلا ہوتا تھا
بھولتی شیرین کو اپنی جوئے شیر
جیسے ہووے برف شیرین کی ڈلی
ہونٹ شکر کے بھی چپکے جاتے تھے
جون کناریکی نبات وٹ مین ہولے
چپ ہی رہجاتی وہان چپ چین
بھولے تھے جعد سلسل باد سے
گر کوئی اوس موج کے لاتا قرین
دور ہی سے دیکھکر چین ہاتی
دلمین کیا کیا اپنے لہرین کھاتی تھی
اس طرح ہوتی تھی پے درپے عیان
کرتے ہین ہر دم نئی لہرین نمود
موج کے تھالی کا وہ سرپوش تھا
سر پہ شبنم کی فقط سادی کلاہ
تھا وہ بیچ بنا یا آب کا +
گنبد گردون تصدق ہوتا تھا
آب پر اولٹا کٹورا سیم کا +
آب پر چینی کی اولٹی پیالیان
جسطرح ہوتی ہے شیشہ مین پری
خوف رکھتا تھا نگہ کے پار سے
کاسۂ بلور رہتا تھا ونک
دلمین شیشہ گر کے چھولے پڑتے تھے
بندہ رہی تھی نور مین اوسکے ہوا

گردش گرداب تھی اسطور کی
سر کو فکرت کی دہین دور آگیا
دیکھتا گر اوسکی گردش کا کمال
کف پڑا پھرتا تھا وہ ایسا شگرف
چرخ جب کہتا کہ اوس پر ہون نثار
اوسکی گردش مین وہ چکر خاص تھا
بحر دیکھ اوسکی پھرت کی بیڑیان
جب نظر جاتی تھی اوسمین گھرتی تھی
اب پڑون کب تک مین اوسکی آب مین
اور ہی مضمون کوئی لاتا ہون پھیر
خوبیون کو اونکی تکتا تھا بہ
ماہیان تھین اوسمین وہ ندرت بھری
تھین وہ اونسے حسن کی ہمراہیان
آوے کب لطف اونکا اگاہی تلک
یون دل دریا سے ہوتی تھین عیان
ہاتھ چرخ اونکو پاکر اچھیان +
تھا تڑپنے کی بجھی مین وہ جمال
ایسی کچھ اونکی وہ کچھیان تھین نفیس
اونکی کچھیون پر نظر جب لاتی تھی
آب تھی اونکی بجھی کے روبرو +
وہ بھی جب سر سے پانک آتی تھی
دیدۂ شوق اونکو بھی یون تک رہی
صدف اوس سے شفاف تھی

مین نے جب خوبی پہ اوسکے غور کی
ہوش کا بھی سفینہ چکر کھا گیا
چاک ہوتا سینۂ چرخ کلال
چاک کے ہمراہ جون پھرتا ہے ظرف
تھی زبان سعج کہتی دور پار
جس سے حیران دل بھی رقاص تھا
ناچتا تھا لیکے چکر سپیدان
کیا کہون پانی مین پھرتی پھرتی تھی
کشتی دل جا پڑے گرداب مین
گر نہ آجاتی طبیعت کو کمیسد
شبکو عکس ماہ دن کو عکس مہر
جنکی اک اک پر کو تکتی تھی پری
شست مین جنکے خدا کی ماہیان
جنکا نمل تھا ماہ سے ماہی تلک
جیسے نقطہ نون کے ہو درمیان
دور سے لیتی تھین اونکی مچھیان
دن کو گر ہوتا تو غش کرتا ہلال
دیکھتا تھا جنکو نون خوشنویس
برق کیا کیا دہری ہو ہو جاتی تھی
دلبرون کی ابروون کی آبرو
نون کے گردان کی پشت نمایاں تھی
جیسے ماہی کے دو [illegible]
رنگ تھا آب گہر سے صاف تھی

انتہا سے جور بے بیداد کی | ایک دم فرصت نہ دی فریاد کی

نیک تخلص جعفر علی نام ساکن حیدرآباد میاں فیض صاحب جیسے سخنگو انکے اوستاد مشتاق سخن ہر نیک و بد سے بلاغت کلام بحد ہے سخن کی ترکیب سے معانی مین تہذیب ہی مرد نیک ہین سو سخن مین ایک ہین

کدہر جا کر بسے ہونگے خدایا ہمرہان میری | کہ صورت خواب مین بھی مین نے اونکی پھر نہین دیکھی

حرف واو

واقف تخلص لاعلم ایک فیض آبادی فقیر بلند پست سخن سے بخوبی واقف خوش تقریر گدائے سخن واقف حال ہے درویش طبع کا تکیہ کلام مین یہ سوال ہے

لوٹی ہے اوس گلی مین مری دل کو بیکسی | اے نالہ کیجیو خبر اسے آہ جائیو
خوبرو ہوگے باوفا ہو وے | مین نہ مانون اگر خدا ہو وے
سرد ہی بازار جہان گرم بازاری نہین | کتنے یوسف دیکھتا ہون کچھ خریداری نہین

والہ تخلص لاعلم قوم ہنود وطن فیض آباد باوصف ملت کفر کیا کلمہ زبان سے کیا ارشاد +

اعجاز لب اوسکا دم عیسے سے نہین کم | وہ پنجۂ رنگین ید بیضا سے نہین کم

والہ تخلص رحمت خان نام مولد انکا کشمیر مقیم دہلی لکھنؤ مین انکے ذمہ اخبار انگریزی کی تحریر فکر فارسی مین تخلص ثاقب والہ معشوق سخن واقف اسباب تحفہ مضمون احبا کو مرحمت فرمایا اس طرح سبکو والہ و شیفتہ بنایا +

ہے عیان جلوہ ترا انسان کی تصویر مین | صورت معنی ہو ظاہر لفظ کی تحریر مین

واصف تخلص حسن بخش خان نام اعظم الدولہ کے برادر عم زاد لاکلام سخن جنکا وصاف اونسے ظاہر سخن کے اوصاف +

آیا ہے دلمین چاک گریبان کیجیے | صحرا کے آج چلنے کا سامان کیجیے

واصل تخلص محمد واصل نام زمرۂ شعرا مین شریک مدام عاشق طبع معشوق مضمون واصل تو وصل ناز مین مضمون حاصل یہ طرز رقم ہے جو حوالہ قلم ہے +

سرگرم ناز کیون نہو وہ شوخ آفتاب | عالم مین اوسکے حسن کا بازار گرم ہے

وجیہ تخلص نواب وجیہ الدین خان نام برادر خورد حسام الدین خان فارسی گو شاگرد فاخر مکین کلام شیرین عذب البیان +

تسکین درد دل کو لی آج ہو نہ کل ہو | بے یار بیکلی ہے وہ ہی ہلا تو کل ہو

وحشت تخلص لا اعلم جعفر علی حسرت سے تلمذ پایا سودائی فکر وحشت طبع کو سوے وادی مضمون لایا کیا خوب مضمون ہے جسکے اثر سے شہر کاغذ مثل ہامون ہے

آہ آ کے تو نکلتی ہے جگر سے باہر | اب جگر نکلے ہے خود دیدۂ تر سے باہر

وحشت تخلص میر ابوالحسن نام ساکن شاہجہان آباد تھے وحشت سے گریبان سخن تار تار جسکا جنون ابتدا سے

مین نے شروع زمین کی تھی تجھے خبر | پہونچا تو اوس گھڑی کہ مرا کام ہو چکا

وحشت تخلص غلام علی خان نام جگر بند میر فرحت اللہ خان ربط فکر معقول ہے صاحب گلشن بیخار نے واسطے شہرت جن آدمیون کے تذکرہ پریشان جمع کیا ازانجملہ ایک یہ اصل اصول ہے جنکی ساتھ سخن کی تلافی ہے جو کچھ صفت انکی اونہون نے لکھی وہی کافی ہے اسے اتفاق فرمایان بندہ عرض یہ ہے ذرا انصاف کو کام فرمایئے کہ میر سوز صاحب اور میان نظیر صاحب وغیرہ جو صاحب باطن اور اوستاد کامل تھے اونکے حقوق مین وہ فقرے لکھو کہ کچھ کچھ مقام عبارت احقر عرض کرتا آیا عبارت بی مدعا کو بخیال طوالت چھوڑتا گیا یہ جو انکے دوست اور اوستاد بھائی جنکی تعریف اونہون نے بہت فرمائی خواہ وہ وصف اونمین ہو یا نہو پر صفت لکھی ضرور انکو تو مجنون طبع کو یہ کلام وحشت ہے لیلی مضمون کو بیداے کاغذ مین کمال نفرت ہے

دل ترا سنگ ہی پر آگ نہ نکلی گا ہے | رخ ترا آئینہ ہے پر کبھی حیران نہوا
میری مرنے کی خبر غیر کو یون دیتے ہین | مر گیا وحشت جانباز تری جانسے دور
مجکو کثرت ہی گناہون کے سبب یا کہ نہان | ایسی مجرم کی مقرر کوئی تعذیر نہین

وسعت تخلص مستقیم خان نام شاگرد مولوی قدرت اللہ شوق تنگی مضمون پر کشادہ طبعی کا ذوق خود کئے رہتے ہین سا سنین یون سنتے رہتے ہین ٭

وای قسمت ایک گالی کی ہوئی تقصیر جار
وقت گفتن جیسے زبان پر اوسکے لکنت آگئی

وصال تخلص نصر اللہ خان نام پسر حکیم ثناء اللہ خان فراق خوش کلام عرصہ دراز سے غالبا سن چھیالیس یا سینتالیس ہجری سے مقرر جو سرکار نواب شمس الدین خان بہادر مرحوم والی فیروزپور جھرکا احقر سے ملاقات ہوتی تھی اکثر اور مولوی عزیز اللہ صاحب سن تخلص اور مولوی کرامت علی صاحب وغیرہ کا جلسہ رہتا تھا ہر ایک شائق سخن آپ بھی اپنے اور بیگانے شعر کہتا تھا چرچا شعر و سخن کا ہوتا ہر جو ہر سخن کے موتی پروتا کا کل آویزان اوسکے نا بدوش نا بدوش کیا بلکہ دوش بدوش یہ مطلع اونکی تصنیفات سے ثبت دفتر کیا ہر ہاتھ سے تحریر سراسر کیا مثبت نظم و نثر اونکی تصنیفات ہے سے وہ مخزن جسمین کربلا کے معلے وغیرہ کا بیان اور حالات ہر معشوق مضمون سے عاشق طبع کا

وصال سے رقیب بد سرشت ہجر مین یکسر پامال ہے

دیکھکر اضطراب اس دل کے
اوڑ گئے ہوش مرغ بسمل کے

والا تخلص مظہر علیخان نام سخن مین مرتبہ والا یکہ ہر ایک ادنے سے رتبہ مین اعلیٰ لطف سخن مین جیسے شمع انجمن مین ٭

یوسف کا جو نقشہ در و دیوار پہ کھینچا
کیون تونے زلیخا نہ دل زار پہ کھینچا

ولی تخلص مرزا ولی محمد نام دہلی نژاد سخن کے ولی مضمون کے اوستاد قیام پذیر مرشد آباد سخن مین انکو ولایت جنکی یہ حکایت ہر

بند قبا چمن مین جو وہ یار وا کرے
لے برگ گل کو ہاتھ مین بلبل صبا کرے

ولی تخلص حاجی ولی نام والد الشعرا عہد شاہ عالمگیر جنت مقام مین کلام نظم باطن اردو آشنا کیا آنحضرت سے اردو نظم کی بنیاد ہے انکا شاعر طبع کل شعرا کے اردو کا اوستاد ہے چہ رنگ تمام اردو سرخیل سخنوران اردو ہے اور طبع ہمت رسا

سخن معتقد انکے شیخ و برہمن کل شعرا کے پیر امیر ہین سب انہین کی لکیر فقیر ہین سب شاعرون کے باپ ہین یہ انہیں اوستاد آپ ہین شہر سخن ہین یہی ولی کی ولایت ہی ہر گمرہ کو انہین کی ہدایت ہی طریق سخن کے سالک ہین اس راہ کے یہی مالک ہین سخن ایسا جیلن ایسا ولی کا کلام ہے امام الکلام ہے سخن کہا نہین ہے شاعر طبع کیا ذہن ہے اوسوقت کی زبان اس عہد کی بول چال ہین ملادی ہے یہ ولایت ہی یہ شاعری یہ اوستادی ہے ✦ ✦

خط کے آنے نے خبردار کیا گلرو کو
ترک کرا ہے رقیب قد عوی
اثر بادۂ جوانی ہے ✦ ✦

نشہ ہوش ہی اس بادۂ ریحانی ہین
اہ میرے عصا ہے ہو گئے ہے
گر گیا ہون سوال کچہ کا کچہ ✦ ✦

وحید تخلص حکیم محمد وحید الدین خان ساکن بدایون از بس یاد ہے ضبط سے سخن کا قانون سب کاروالی پھر تیور بزمرہ اطبا سرفراز یہ نسخہ مجوزہ طبیب طبع جس سے مریض سخن کو شفا پزیر نائز ✦

دیکھکر گلشن مین تیری زمزمہ سازی وحید
کہکشان اسکو سمجھو کو جاری ہے نہر
تیر عشق نے اچھا دیا مجھکو ثمر
اہ گر دلسے پھیرون خشک کرون مجھون
حیران ہی ہوتی جاتے ہین سر دیکھکر

بولنے سے تھک گئی آخر زبان عندلیب
چرخ اخضر پہ میری دیدۂ خونبار سے لاج
وجہ بیوجہ جو سب سنگ زنی کرتے ہین
جاہون نالی سے ہلادون مین ابھی گردون کو
چشم سے آتے ہین چھن چھن جگر کے ٹکڑے

وفا تخلص حیدر علی نام معشوقان ہیں لئے عشق مین سرگرم وفا لعبتان مجبوب عاشق طبع مرجفا عاشق طبع کا مدعا ہے وہ اس سر خط مین لکھا ہے ✦

سمجھا ہو بیگانہ دنیا مین کی خانہ خراب
پروانے نے مجھے کیونکر ہو وین مجبون دل

کہ سمجھتا ہون بیابان کو مین گھر اپنا سا
جون شمع تیری حسن کا جلوہ کدہ ہین

وحید تخلص مولوی عبد الروف نام از ... کلکتہ علم فارسی و عربی و نیکو وتفسیر سے بہرۂ الہیہ مسلسلہ اصلی طبع سی زیج کیا تو طالبان سخن کا اسمین کیا حرج کیا

بیتابیون سے رات یہ حالت تباہ تھی | نالہ جگر مین بند گرہ دل مین آہ تھے

حرف الہا

ہادی تخلص میر محمد جواد علی خان عماد الملک کے ہمنشین ہادی طبع گلزار مضامین کا رہنما بالیقین انکی سخن کو طبع کی ہدایت ہے جسکی اسطرح روایت ہے

کچھ آج شگفتہ ہے بہت رنگ رخ گل | صیاد نے کس بلبل شیدا کو ستایا
دل ہوا ہادی نہ آگہ سنکی حال رفتگان | بلکہ ہر خواب غفلت یہ بھی اک افسانہ تھا
ہادی ہزار میری اوڑگی اور جائے برآد | آیا نہ میری خاک پہ وہ گلبدن ہنوز
اوٹھتا ہے جائے نالہ میری دل سے اب غبار | اس خاکدان مین آ کے ہمدم رہون یان تلک
چھوٹن حسرت نہ ہی وار کی تیری قربان | قتل کے بعد بھی ہے سمجھو تو وار کبھی

ہاشمی تخلص میر ہاشم نام لکھنوی شاگرد رشید سجدہ کا شعر انجمن سخن مین انتظام نظم اسطرح سے فرمایا +

دماغ آشفتہ ہوتا ہے صبا نکہت سے سنبل کے | مشام آرزو مین تو کسی کاکل کی بو سمجھا

ہاشمی تخلص لالہ اعلم دہلوی اور حقیقت نہ کھلی ورنہ عاصی لکھتا کچھ نہ تھی ملک بھی فقط مطلع بہم پہونچا وہ داخل مجال کیا +

تونے میکشون کے کیا فلک سے ابر اوٹھایا ہے | کہ مست ابر سیہ ہو کے چمن مین جھوم آیا ہے

ہدایت تخلص ہدایت خان نام محمد ثناءاللہ خان فراق سلسلہ بیعت و لطف حضرت خضر شعرا سے اشتیاق مشتاقان نظم کو ہدایت ہے کہ یہی بیان سخن کفایت ہے

سخن سخت سے آئی ہے میری دل کو شکست | کتنا نازک ہے کہ ٹوٹے ہے ہوا سے شیشہ
شب ہجران مین تیری صبح کی صورت ہو گئی | استخوان شمع صفت اپنی گلی رو رو کے
صبا کوچہ سے اوسکے مست اوڑاتا خاک کو میری | صیاد اگر داوسکی چہرہ گلفام پہ ہے
سنتے ہین آپ اپنے رونے پہ ہم ہدایت | گریہ مین اب ہماری تاثیر بھی تو یہ ہے

ہرچند تخلص لالہ ہرچند کشتو نام از نبایر لالہ جگل کشور باد فروش حیدرآباد کی راہ مین ہیش عسا ندروزگار کیست سخن کا الپا جوشش +

پردہ ظلمات دلبری وہیں سب اوٹھ گئے	شمع روئی جب چراغ بزم کو گل کر دیا

ہمدم تخلص عبد اللہ خان نام ساکن رامپور انحضرت کی اور کیفیت سے عاصی بجہور یہ سخن کے ہمدم شعر کہنا انکو مقدم کہتے ہین کہ نظم مین ہم دم بھرتے ہین ابیات کثیر ہم دم مین تحریر کرتے ہین

کسکو حال دل غمگین سناؤن اپنا	قیس صحرا مین نہین کوہ مین فرہاد نہین

ہمزہ تخلص لالہ علی از لشکر اسے شاہجہان آباد سیر گاہ ان داتا کی بلدہ عظیم آباد درویش سخن کا غذ کی تکیہ مین اسطرح کرتا ہے حق کی یاد ہمزاد طبع سوال سخن کو یون کرتا ہے یاد ❊

ہائے کس کس کے تئین بیٹھ کے ہم یاد کرین	غم مجنون کرین یا ماتم فرہاد کرین

ہمت تخلص لالہ علی رامپور وطن الیا فرماتے ہین سخن شاعر فکر کی بلند ہمت سے استقیم نظم مین کمال جودت ہے ❊

عجب گردش مین ہین اپنی اوقات کٹتی ہے	غنیمت ہے کوئی ساعت جو تیرے ساتھ کٹتی ہے

ہوش تخلص غلام مرتضی نام دہلی مسکن خامہ ادر کیفیت سے بیہوش ہوکر کرتا ہے تعریف سخن جب نشہ بادہ مضمون کا جوش آیا آیا پھر کسکو ہوش آیا

زاہد کا دل نہ خاطر مے خوار توڑیے	سو بار توبہ کیجے سو بار توڑیے ❊

ہوش تخلص میر شمس الدین نام شاگرد رشید طور الشعرا خاصہ ذی ہوش بیخودی مین اسطرح حال سخن تحریر کیا ❊

با ہنستا ہے چشم تر کو دیکھ ❊	گریہ ٹک اپنے تو اثر کو دیکھ ❊

ہوس تخلص مرزا محمد تقی خان نام لکھنوی تلمیذ یافتہ غلام ہمدانی مصحفی سے شوق سخن کی ہوس ہے باقی ہوا وحرص کچھ نہین ہے کلام بلاغت نظام سے نظام کلام بلاغت انجام ہے ❊

اوٹھ گیا جب مین جہان گذران سے تو ہوا	خاک اوڑا دی کی بہت باد صبا میری لحد
نہین ہوتا وقت جوش مستی وقت صیدہ سے ہوشیار کر	تبو کا بندہ رہیگا کب تک خدا خدا کر خدا خدا کر

یکرنگ تخلص مصطفے خان نام دہلوی شاگرد مرزا مظہر یوسف یکتائی یکرنگ سراسر صاحب گلشن بیخار اپنی زبانی اپنی تعریف انکے صفت کی شمول کرتے ہین ایسے سند آپ ایسان سخنوران قبول کرتے ہین سے در صفت یکرنگی یکتائی یگانہ الخ سبحان اللہ آپ کیا یگانہ طور پر ہین کسی کی ہجو پلیج کرتے ہین کسیکی بیان حال کی عبارت مین کسی کو برا صریح کرتے ہین اسیر شراب کبر ہین اسقدر خودبین ہین کہ اپنے تئین یکرنگ بناتے ہین اور خلقت کے روبرو اپنی توصیف کیا خوب جتاتے ہین یہ اور ون سے سیدھے لام کاف سو پیش آتے ہین ہم بھی پانچ ہین انکے سات پانچ کو تین تیرہ کرکے انکو کب یکرنگ بناتے ہین یہ دورنگی چھپی ہین طبیعت کی بگھی ہین تیغ قلم تیزی مین برق آہنگ ہے جو دو رنگ سواہی بے رنگی ہین اوسکا دست دعا چورنگ ہو اب تحریر سخن یکرنگ کا آہنگ ہے صفحۂ کاغذ سطح دریائے گنگ ہے اسکے گرداب عدو کو کام نہنگ ہے دوست کو اورنگ اور دشمن کے لیے گور تنگ ہے سخن یکرنگ دل نشین ہے شاباش ہے مرحبا ہے آفرین ہے

نگہبان چاہیے مدہوش کے پاس
کیا جانیے وصال ترا ہووے کسے نصیب

تری آنکھون سے کیونکر دل جدا ہو
ہم تو ترے فراق مین اے یار مر چلے

یاس تخلص حکیم اکرام اللہ نام مولوی عرصہ قریب ہے یہ حضرت وارد عہد دہلی کا ہے شاعرے مین تشریف لاتے ہین سامعین کو شاد کام فرماتے ہین مایوسان اشتیاق کو فکر سخن سے یون تفریح بخشی معجون مجرب سخن مریضان سابق کو عنایت کی مایوسون کو جمال شاہد سخن کی امید ہے نعبت مضمون قابل دید ہے

دہان یار رب اوس بت کی ہی یا نہین ہے
یاس تو مایوس ہو کر سر نہ پھوڑ

جو ہے بھی تو ایسا کہ گویا نہین ہے
آج آوے گا مقدر نامہ بر

یوسف تخلص میر یوسف علی نام حکیم عزت اللہ عشق کے شاگرد عزیز زلیخائے شوق مصر طبع مین یوسف مضمون کی رہا گر دیوسف کنعان طبع کی چاہ سے یعقوب شوق مشتاق رادسے صفحہ کاغذ مصر کا بازار ہے یوسف سخن کا ہر ایک

زلیخا وار خریدار ہے عدو مصورت برادران گرگ سیرت ہر زندان تکالیف مدین اوسکو محنت ہے مضمون یوسف زلیخا کے خواب کی تعبیر ہے وصال یوسف مدعا کی تدبیر ہے

نہین سنے ہیر کی قصہ کی ہمکو کچہہ خبر یوسف | زبان پر رات دن او سکا فسانہ کچہہ الٰہی ہے

یکتا تخلص خواجہ معین الدین نام رئیس شاہجہان آباد سخن کو ایسا کرتے ہیں جیسا سخنگوئی مین یکتا ہو کوئی جیسے پروا جو کچہہ فرمایا وہ زبان کلک پر آیا ❖ ❖

دل گیا صبر گیا چین گیا جی بھی گیا | کب ہوا اور کا الفت مین فقیر اپنا سا
اے آہ شعلہ نائہ خس و خار بھی نہین | تو آسمان مین دو بھی نہین چار بھی نہین
کیا مجھ کو بیخودی ہوں کہ جنت مین بار بار | رضوان سے پوچھتا ہوں کہ اسکا تو گھر نہین
غافل ہین اہل دہر و گرنہ ہزار بار | وان مقبرہ بنا ہے جہان خوابگاہ تھے

یاس تخلص میان شیو نام ساکن حیدرآباد میان فیض صاحب نظم مین انکے اوستاد شائقین کو کب یاس ہے معشوقہ سخن انکے پاس ہے کلام کی محکم بنا وسعت زمین کا غذ مین پیوستہ بقول ذات العماد ہے ❖

رہ گئے ہم تشنہ کام آب تیغ | گھل گئی عبث دم کسے جلاد کی

یوسف تخلص نواب احمد علی خان نام رئیس قصبہ دیوہی علاقہ فتح پور منسوب بمولف قصہ افسانہ رنگین یوسف مضمون کو چاہ طبع سے اہل نگار وان فکر نکال کر لاتے پیش قافلہ سالار سامعین قصہ مضمون طبع یوسف زلیخایان شائق کو فسانہ خواب راحت ہے داستان فکر سخن مشتاق جمال لعبت نظم کو رنگین عبارت ہے ❖

کیون ہے نازک بدن تجہہ پاہر و سا دوسرا | پہول کی بدہی جو ہینی دردشانہ ہو گیا
کب جھکتی ہے پلک یوسف فراق یار مین | قبر سے بھی ہے زیادہ کنج ہجران اندنو

تمام شد

الحمد للہ و المنۃ کہ بتاریخ دوم ربیع الاول یوم دوشنبہ [illegible] ہجری مین
تذکرہ گلستان بیخزان نے اختتام پایا آجکی شب وہ شب ہے جسپر رقیبان
شب برات وشب قدر و روز عید کو رشک آیا کیونکہ شاہد رعنا عروس معانی
ہم بستر عاشق جان باختہ غم اندوختہ سوختہ آتش ہجران ہوکر گرد و غبار رنج و
ملال ایام فرقت کو آب وصل سے پاک کیا درستی شکستگی استخوان تذکرہ [illegible]
نوشدارو ے حکیم مطلق جراح طبع نے کی گویا کہ لفظ خلاصحال کو مسہل جان کر
سر شق دست چالاک کیا جبتک گلستان دنیا مین نہال سخن پر ترشح ابر طبع
سخن سنجان رہے اور گل مضامین شاخ فکر شاعرین چمن کاغذ پر خندان رہے
یہ گلدستہ نسیم عنایات باغبان حقیقی سے تر و تازہ رہے نغمہ سنجی طوطیان سخن پرور
گلشن مین بے اندازہ رہے تا کشتی سخن بحر مواج طبع سخنوران مین ساحل
نجات پر ہے یہ سفینہ بے کینہ مانند زورق آفتاب قلزم عالم مین باد مخالف
روزگار سے محفوظ ہو کر ہر ہاتھ میں رہے + الحمد للہ علی ذالک والسلام
والاکرام تذکرہ نے پایا اختتام +

دستم بزیر خاک چو خواہد شدن تباہ
بارے بیادگار نوشتم خط سیاہ

قطعات تاریخات از مولف خوش صفات

ذکر ہین عاشقون کی حالت کے
تذکرہ مہوشان ہنسکو کا

دل کے بیتابیون کی ہین مذکور
وصف ہے زلف و خال و ابرو کا

ماجرا رفتگان کا ثبت ہے یان
حال یاران زندہ خوش خو کا

فکر تاریخ کی جو باطن نے
پاک مضمون اپنے قابو کا +

از سر ہوش غور کرکے کہا
نغمہ ہے بلبلان جادو کا

۱۲ ۹۵

ایضاً

مخاطب تذکرہ باطن نے لکھا
بہت آسان ہے گو دشوار ہے یہ

مخاطب کر لیے ہے یہ ...
عدو کے واسطے تلوار ہے یہ

مخالف کے لیے شام غریبان
محب کو مطلع الانوار ہے

سپے تاریخ اتنا غرض حاصل
عجب اک سادہ و پرکار ہے

یقین کے سر سے ہاتف نے کہا بس
جواب گلشن بیخار ہے ۱۲۷۵

ایضاً

شگوفہ تازہ بتازہ بہار رنگین ہے
وفور نفرت حضرت سے گل رہے ہین کھل

نسیم روح فزا اور صبا ہے عطر آگین
بجاے غنچہ کف شاخ مین دل بیدل

چمن چمن گل مضمون مین ہر روش بکھر
ہے نافہ نافہ سطر معصا ریشۂ گل

ہے فوج فوج بہار عذار لالہ رخان
تو موج زن ہے شبط چشم عاشق بسمل

دل و دماغ ہوا دوستون کا جب تازہ
کہا ملک نے سوے باغ فکر ہو مائل

ابھی ہو گلشن تاریخ بار ور یکسر
لگائیے جو گلستان بیخزان مین دل ۱۲۷۵

ایضاً

یہ وہ چمن ہے رکش صد روضہ بہشت
ہے یہ ریاض داغ دل گلشن جہان

ہر مصرعہ اسکا شاخ پر از بار و گل ہے آج
اور نغمہ سنج وصف مضامین ہین بلبلان

ہر خار اسکا ہے رگ گل سے لطیف تر
عیسیٰ کی روح موج نسیم سحر ہے یان

ہین سرو اسمین سرو قد دلبران دہر
طائر ہین اسکے طائر ارواح عاشقان

سنبل ہے اسکا زلف تو عارض ہے اسکا گل
نرگس ہے چشم یار تو شبنم اسپدان

شمشاد اس چمن کا قد ناست بلا
قمری ہے نالہ وال شیداے عاشقان

گلبن یہ وہ ہے جسکے ہین گل داغہاے دل
تختہ ہے اسکا سینہ تو بوٹا ہے ارغوان

شبنم ہیان کی دیدۂ مشتاق کے ہین اشک
سوسن ہی اسکی ہے لبہاے دلبران

رنگ شفق سے شام کو دیوار باغ پر
ہا ملس ہے لب مسی مالیدہ کا عیان

گل کا گل کچھ اس بلا کی روش بھی بکھر گئے
بل کھائین جسکے رشک سے طوبیٰ کی ڈالیان

اردی بھی تیغ در کف و بہمن سپر بر د
جور بہار سے ہے خزان توسن دوان

باغ رعنا نازک دماغے و دماغ ہے
کیا سنہ بنائیے طائر فردوس آشیان

طغیانی بہار و ہجوم طرب کو دیکھ | دریائے شوق طبع ہوا ناگہان روان
شاخ قلم سے آنکہ گلچین کے گل کھلے | تاریخ کے یہ جو ہوئی طبع گلفشان
گریچہ یا سر و سر جعفری قلم + | واہو وے آج باب گلستان بیخزان

قطعہ تاریخ از زادگان طبع منشی میر اعظم علی نیر مدرسان مدرسہ جات دہلی

شد مرتب چون زباغ طبع این گلدستہ | غنچۂ دلہای عشاق از نسیمش زر فشان
صد و بو عشرت بروی خاطر مردم کشاد | نے فقط شستہ کدورت از دل رنجیدگان
رحم حق بر صاحب تالیف او بادا مدام | سفت گو در معانی را بالماس بیان
وقت شب ناگاہ پیر عقل گفت از راہ کید | نام و سالش بی تکلف گلستان بیخزان

۱۲ ۶۵

ایضاً

یہ تذکرہ ہی مجمع اشعار عاشقان | گلچین خلد کا ہے یہ گلدستہ اک نیا
رضوان نے اسکو دیکھ کے حیرت سے یون کہا | باغ جہان مین آج یہ گل اک نیا کھلا
ہین اسطور اوسکے اگر دیکھے سلسبیل | غیرت کے مارے شرم سے یہ جا ہی جا بجا
پڑھتے ہین اوسکو شوق سے جسوقت گلرخان | آب حیات لب سے ٹپکتا ہے شہد سا
اس نغمۂ عجیب کو بلبل اگر سنے × | سمجھے کہے گا میرا ترانہ بھلا برا
تاریخ کا جو مین نے خرد سے کیا سوال | تھا منتظر کہ دیکھون جواب اسکا ہو کیا
چپ سے کہا یہ کان مین میرے سروش نے | کیا ہی شگوفہ آج کھلا ہے بہشت کا

۱۲ ۶۵

ایضاً

این چہ گلدستہ ایست نزہت بخش | مے وزد بوے خلد از نامش
چشم دل از سواد او روشن | عقل سرمست از مے جامش
محک امتحان اہل سخن + | حرف و الفاظ رستم و سامش
چون بتقریر سخن خبیر شد + | طائران نگاہ از دامش
سال تالیف گفت ملہم غیب | نغمۂ جان نواز ایامش

۱۲ ۶۵

قطعہ تاریخ از طبع گوہر فشان میان غلام محمد رہا شاگرد جناب خلیفہ صاحب وقبلہ جنکی فکر رسا

گل ہای معانی سے جو ہے سیر تحفہ	اسواسطے ہین نے اسم گلزار کہا ہے
اور اہل معانی نے کہا دیکھ کہ اوسکو	بے شبہ جواب گل بخیار لکھا ہے

۱۲۷۵

تقریظیکہ از نتایج طبع سیدی سندی میر بدد علی تپش شاگرد خلیفہ گلزار علی

تذکرہ محمدت حضرت شاعر حقیقی از دل و زبان باقلام انامل بوسعت آباد کاغذ گنجایش تا چہ آید کہ بذکر دیگرے پرواز و لاجرم ازان راہ بیکران بیہودہ بباغ ثنای حضرت صاحب لولاک سید حبیب خدا اشرف انبیا + کہ عرش بجیبش بود متکا + سوار جہانگیر یکران براق + کہ بگذشت از قصر نیلی رواق + بیغمبری کہ پیغمبران سلف را باستانش بودن آرزو گرشد و حتی سید یکہ قدسیان فلک تجدیش بار یافتن را جستجو الا محہ و ہم باندیش بکدام زبان بنقش ساز و بچہ دل بستایش گراید ناچار ازان برگذشتہ بگلستان بجزان کہ عبارت از تذکرہ حکیم سید محمد قطب الدین صاحب المتخلص بباطن است گر بایدقلم سن تجوو اے ہمنفسان + می سزد زانکہ سن آہنگ ثنائے کردم + چہ ثنا سراپا بجا و چہ بجا بلکل روا ان اشرف الشعرا و اکمل البلغا زبدہ عقلا قدوۂ شرفا صاحب سیف والقلم قدر دان ہر فرد بشر یعنی بنی آدم زہے تجستہ دم کہ مثل آن بیدل در دیوان عالم امکان از بعث آدم تا ایندم زندگی نیافتہ وقتی ہمسری بے نظیر کہ نظیر آن بنظیر در کارخانہ نظیر و نظر از زور کن تا این زمان در کن فیکون نشتافتہ اگر آصفی و ابوالفضل را ہم شبیہ آن دانم فضولے و ثانی و جعفر را امثال آن بمثال خوانم محض بے عقلی ہے ولیست بہ برزاکہ ...

که وحید عصر خود بود اگر ایندم دمے از زندگی میر و هرگز دم همدمی آن یگانه
عهدے نزد مرزا فاخر مکین که بمکان او مکین خود انشائیش بود اگر این ساعت
نقشے از نقش حیات سیار در اصلا گوی همچشمی از سیدان همسری آن یگه و قت
نمی برد الله الله عجب تاثیر که سنشیان جادو قلم بمقابلۂ انشائیش صم و بکم شیخ اثر
وخوشنا نظمی که کارکنان قضا و قدر بملاحظۂ نقش انگشت حیرت بدندان حسرت
مے گزند افلاطون پیش پیش حروفش ابجد خوان لوح ناوانی ارسطوے
دانش نزدیک الفاظش طفل دبستانی سطورش خط عبرت بر ناصیۂ لیلة القدر
کشیده چین بجبین ساخت و بیاض کاغذش غازۂ نور بر چهرۂ خود مالیده
رنگ افروزی پرداخت هر فقره اش بازاریست رشک افزاے بازار
کهکشان و هر مصرعه اش مصرعه ایست خجلت بخش قالب سهی قدان بیت ابیاتش
اصل طوبے است اگر یافته شود خبرش سدرة المنتهی است اگر دست غور برسد
درخوشی رقم کنندۂ آلام منصوبش واقع اغنام مرکزش شعاع آفتاب را
تاب داده و دائره اش دائره ماه را بر طاق فلک نهاده سواد قلمش سواد
سواد دیدۂ آهوان خطا و ختن و بیاض کاغذش بیاض ده بیاض جبین مه
جبینان نازک بدن واه واه رقم خطا ابالتش در خوش نخطے خط خطا بر خط
نو خطان میکشد و سواد مسلسلش سواد خط مشکین خطان را در خط خطا می نگا
ه خطش نگذاشت در جبین ما چینی ✤ هر نافهٔ او نافۂ مشک آگینی ✤ مضمون
دلنشین از عبارت متین آن بخاطر میرسد الفاظ شگفته اش خط نسخ بر خط
شگفته رویان سبز خط میکشد بهار هر لفظش بهاریست از بهارستان لطافت
در پیش نظر نمودار و سواد هر نقطه اش سوادیست چون سویدای دل در
قالب دوست با رظهار ه ندیدم کسے راسن از نیک وید ✤ که با این متانت
خوشی انشا کند ✤ نگر سید ما که مرد و لیست ✤ قدم زن براه جدوعلیست
[illegible] ✤ آمد غنی ف

باآورده‌ست + سرحد بشیر انچنین سیرت است + گرویده که این حسن سیرت
تمام + رسیده زحدش علیه السلام + غلغل زنان و شورکنان در آید
محاسبش را دفترے باید مگر وزان هم احتمال که نوشته شود باشد تحصیلش را
قرطاس ها شاید الا بآن نیز گمان که رقم پذیر باشد فی الجمله سخن و زبان
خامه از عهده تحریر اوصافش نمیتوانند برآمد پس بهتر آنست که بندی به بیان
گلستانش بزبان و[illegible] مشغول شعم و زینتش نهالیست چند آفتاب بار و گلشن را
ماه خریدار میوه اش چون میوه جان شیرین است و مشتریان را چون
شاخ پر میوه بر آستانش فرق فروتنی و قصد زمین نخلبندان گلشن را بدر آمد
برخوردنش امر محال و چمن پیرایان باغ آورده اند در آئینهٔ خیال حصول ثمرش
محض خیال بهبه اوراجنس حسن روزبهی در بازار است تماشا از بین و ندان
خریدار هر که نظر بر سیب او افگنده دل از سیب زنخ دلبران بر کنده تا که خوشه
انگورش زبان صادق بدعوی صاحبے کشاده نمک غلامی شیشه طرخورشید بگوی
صبح صادق بمهر ماه داده مذاق شکرشکنان زیر بار منت شیرین ثمر اوست
لب شیرین دهنان خسته رطب حلاوت بار نوشش پرورده و در برابر شگفته رویش
بهار شکسته رنگ تر از خزان و از سیب رنگین ذقنش با سیب شکسته ماه
فرق از زمین تا آسمان شفتالوے پیوندش نوش پیوند است و جان شیرین
بدام محبتش پابند شیرین فرهاد مشرب را در دور عذوبت آئینه شیرین کارش
قصهٔ شیرین از دل فراموش و در خواره زبان بذکر شکر بارش شکر در جوش
انارش که بدخشان بدخشان لعل آبدار در دل نهفته گاه افشاے گوهر راز
بیکدانه خنده حرف تنک مایگی سیلان و گران سرمایگی خود پوست کند
گفته تاریخ پیچ در پیچ خورشید افگن و ترنجش ترنج ترنج [illegible] ماه طلعتان
خنده زن از شوریدهٔ آتش زخم سینه ریشان نمکسود و از حلاوت شکر قندش
کام جانها شکر آلود الحاصل هر روش رشک گلشن بهار است و هر قدم خنده زن

کہ ان دونون فرخندہ عنوان مین کتاب تذکرۂ گلستان بیخزان معروف
باسم تاریخی نغمۂ عندلیب مولفۂ حکیم سید قطب الدین صاحب
متخلص باطن مرید مولوی نصیر الدین صاحب عرف کالے میان
شاہجہان آبادی بجواب تذکرۂ گلشن بیخار مولفۂ نواب مصطفےٰ خان
متخلص شیفتہ بہ احسن وجوہ تیار ہوئی فی الواقع مولف نے نہایت
کاوش اور کوشش سے اسکو جمع کیا ہے اور جہان موقع پایا جواب
باصواب دیا ناظرین کو دونون تذکرہ کے مشاہدہ سے عیب و صواب
معلوم ہوگا اپنے اپنے موقع پر دونون بہت خوب ہین زیادہ طول تقریر کی
گنجایش نہین الحاصل کہ حسب فرمایش مؤلف موصوف مطبع عالی ہمم
صاحب جود و کرم بین الامصار و دیار مشہور اعنی جناب
منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ
مین ماہ جون سنہ ۱۸۷۵ عیسوی
مطابق ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۲ ہجری
مقام لکھنؤ مین
حلیۂ طبع سے
آراستہ
ہوئی
ٹ

فہرست اسماء

تعداد تخلص و اسم ہاے شعرا بہ ترتیب حروف تہجی با طمن لکھی گیا جو اس سفینہ مین سیر دریاے سخن کے لیے شکار ماہیان مضامین نو و کہن کی لیے سوار ہین مضمون آبدار ہین +

حرف الف

حرف الغین

حرف الفا

حرف النون

حرف الواو

حرف الہا

حرف الیا

برائے مصطلحات اسمائے چند شعرائے طوطی خامہ و ہمزبان اس طرح نوا سنج حقیقت ہوا
والد شعرا حاجی ولی صاحب قدس سرہ ظہور الشعرا میر سوز صاحب مرحوم
مجدد کا شعرا مجدد الشعرا مرزا محمد رفیع سودا صاحب مرشد شعرا میر تقی صاحب استاد
ہادی شعرا سید ولی محمد تخلص نظیر صاحب خضر شعرا خواجہ میر درد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اصطلاح نام مستقر الخلافت اکبرآباد بدین وجہ زیب دفتر کی گئی پس جس شائق نے
سنا اوسکو یہ طرز پسند آئی +

عبد دہلی   فخر دہلی